سراغرسانی کا نہایت اچھوتا اور دلچسپ

ناول

دلاور جاسوس

ایک

دلکش انگریزی ناول کا ترجمہ

پبلشرز

ورمن اینڈ کمپنی تاجران کتب

لوہاری گیٹ لاہور

بنگالی جاسوس

یوں تو جاسوسی ناول آپ نے سینکڑوں پڑھے ہوں گے مگر یہ عجیب و غریب قسم کا خفیہ پولیس بنگال کے رکن کا کارنامہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے پتہ لگ سکتا ہے کہ جانباز بنگالی سراغرساں نے باوجود ملازم خفیہ پولیس ہونیکے کسطرح دیش سیوا کے مقدس فرض کو ادا کیا اور اپنے فرائض ملکی میں بھی ویسا ہی ثابت قدم نکلا جیسا کہ ہر ایک محب وطن کا فرض ہے یہ اپنے طرز کی بالکل نئی کتاب ہے جو لوگ ملازماں پولیس کے ہتھکنڈوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں وہ ضرور اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ یہ نہایت ہی دلچسپ کتاب ہے

قیمت صرف آٹھ آنے ۸/

ملنے کا پتہ

ورمن اینڈ کمپنی تاجران کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

دلاور جاسوس

باب اول

برٹنیس ایک آرام کرسی میں پڑا کسی گہرے مسئلہ کو سوچ رہا ہے کہ اس کے منشی نے آکر عرض کی "جناب ایک ملاقاتی باہر کھڑا ہے۔"

برٹنیس نے سر اٹھایا اور ایک ایسی آواز میں جیسے کوئی شخص خواب میں استعمال کرتا ہے کہا۔

"کون ہے اس کو اندر لے آؤ"

منشی یہ سنکر باہر چلا گیا اور کچھ دیر کے بعد اجنبی کو لئے کمرہ میں داخل ہوا۔ اور اسے وہاں چھوڑ گیا۔

اب برٹنیس نے اجنبی کو مخاطب کیا اور کہا۔ "جناب تشریف رکھیے"

اجنبی یہ سن بڑی لاپرواہی سے ایک کرسی پر ڈٹ گیا۔ اور غور سے سراغ رساں برٹنیس کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگا۔ کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد اجنبی نے سلسلہ کلام یوں شروع کیا۔

کیوں جناب آپ برلڈین کے مسٹر انگرم کو جانتے ہیں؟

سراغرساں نے سر ہلایا۔ گویا وہ کچھ اور سننے کا خواہشمند ہے۔ اور

خاموش ہو رہا۔ اجنبی بھی چپ ہو گیا۔ اس لئے کچھ دیر تک کمرہ میں سکوت کا عالم رہا۔ لیکن وہ زیادہ دیر تک نہ رہ سکا کیونکہ اجنبی نے پھر کچھ کہنا شروع کیا۔ وہ میرا گہرا دوست ہے اور مجھے اس سے از حد انس ہے۔

پرنسپل "اچھا"

اجنبی ہاں جناب کل رات کا ذکر ہے کہ ہمارے ہاں ایک ناچ تھا جس میں گاؤں کے مقیموں کے علاوہ ارگرد کے بہت سے آدمی شامل تھے ایک اور قابل بیان بات یہ ہے کہ عین اس وقت جب ناچ زوروں پر تھا تو کچھ آدمی باہر چلے گئے لیکن اس سے ناچ میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ ناچ بدستور جاری رہا۔ اس واقعہ سے آدھ گھنٹہ بعد دو نوجوان وارد ہوئے جن کا رنگ بوجہ خوف کے زرد ہو رہا تھا۔ وہ آتے ہی چلائے۔ "خون"۔ "خون"

خون اور آگ کا لفظ کوئی ایسا لفظ نہیں جسے سنکر کوئی شخص ایسا ہو جو حواس بجا رکھ سکے۔ سب لوگ سراسیمہ ہو گئے۔ اور پوچھنے لگے "کس کا خون؟ کس کا خون ہوا ہے؟"

"لیڈی انگرم کا" نوجوانوں میں سے ایک نے کہا۔

"لیڈی انگرم کا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ ابھی کچھ عرصہ ہوا وہ یہیں تھی تم کیسے کہتے ہو۔ کہ لیڈی قتل ہو گئی؟" عام لوگوں کی طرف سے آواز آئی کہ۔ نہیں جناب ہم نے بھی باہر جاتے دیکھا تھا۔ اب میری اور مسٹر انگرم کی رہی سہی امیدوں کا خاتمہ ہو گیا ہم دونوں حیران و سرگردان ایک دیوار سے سہارا لئے کھڑے تھے۔ کہ خدا جانے مسٹر انگرم کو کیا ہو گیا۔ وہ اپنی جگہ پر کھڑا نہ رہ سکا۔ اور زمین پر گر گیا کچھ عرصہ کے بعد

اُسے ہوش آئی تو بولا۔ اسٹیلا۔ اسٹیلا۔ اس وقت اس کی آواز سے بے حد رنج ہویدا تھا اسے ڈھارس دی گئی۔ اور وہ کچھ ہوش میں آیا اُسے ہمراہ لے کر ہم سب جائے وقوع کی طرف روانہ ہوئے جب وہاں پہونچے تو عجیب ہی رنگ ڈھنگ دیکھا اور مسٹر انگرم کو بھی مقتولہ سے تقریباً دس گز کے فاصلہ پر بے ہوش پایا۔ اب تو رنج کی انتہا نہ رہی۔ انگرم مثل ایک بت کے کھڑا تھا۔ اور اپنی تازہ مصیبت پر غور کر رہا تھا جب ہم نے اُسے بے حس کھڑا دیکھا اور واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوراً ایک آدمی ڈاکٹر کو بلانے کیلئے روانہ کیا۔ جو اُسے بہت جلد جائے وقوعہ پر لے آیا۔

ڈاکٹر نے بعد معائنہ کے ایک سخت غمگین آواز میں کہا "افسوس" مسز انگرم بالکل مردہ ہے۔ مسز انگرم کی پشت میں گولی لگی ہے جو اس کے دل کو چیرتی ہوئی نکل گئی ہے جس سے فوری موت واقع ہوئی۔ اور مس انگرم کو ایک غیر معروف طریقہ سے مارا گیا۔ اس کے خون میں زہر داخل کیا گیا ہے۔ افسوس وہ نوکے بچنے کی کوئی امید نہیں اب وہ انسانی مدد کے احاطہ سے باہر ہیں۔

اسی وقت میں انگرم سے اجازت لے اپنے گھر گیا اور گاڑی میں سوار ہو سٹیشن پر آیا جہاں لندن کیطرف جانیوالی گاڑی کھڑی تھی میں اس میں سوار ہو گیا اور ۱۲ بجے یہاں پہنچا ہوٹل میں گیا۔ اسجگہ مجھے سکواٹر کا بھیجا ہوا ایک تار ملا اُسے وصول کرتے ہی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

جب اجنبی اپنا قصہ ختم کر چکا تھا۔ تو برٹینس نے اس سے چند

سوال کرنے شروع کئے۔
برٹینیس معاملہ پیچیدہ ہے اور میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔
اجنبی۔ نے جواب دیا "جناب میں آپ کے ہر ایک سوال کا جواب دینے کے لئے حاضر ہوں جو دل میں آئے دریافت کیجئے۔
برٹینیس۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ بتائیں کہ کیا مسز انگرم مس کی سوتیلی ماں تو نہ تھی؟
اجنبی۔ ہاں جناب ایسا ہی ہے مس تو اپنے باپ کے دوبارہ شادی کرنے پر ہی سخت ناراض تھی۔
برٹینیس۔ تو ممکن ہے مس نے اپنی والدہ کو نشانہ پستول بنایا ہو اور بعد ازاں کسی ایسی زہریلی چیز کو اپنے جسم میں داخل کر لیا ہو جس کے اثر سے وہ بخوبی واقف ہو اور اُسے یقین ہو کہ وہ مرے گی نہیں صرف کچھ عرصہ تک مردہ معلوم ہو گی۔
اجنبی۔ نے اپنے کندھے سکیڑے اور بولا۔ جناب ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اب تک اسی حالت میں ہو گی۔ ورنہ سکوائر مزدور مجھے اس سے مطلع کرتا۔
اب اجنبی اپنا کام ختم کر چکا تھا اس لئے چلنے کے لئے اٹھا۔ اور جانا ہی چاہتا تھا کہ مسٹر انگرم کے رفیق مسٹر . . . . کا نام معلوم کرنے کا خیال مسٹر برٹینیس کے دل میں پیدا ہوا اور وہ بولا۔
جناب معاف کرنا۔ آپ اپنا نام بتانا بھول گئے ہیں ملا
اجنبی نے جواب دیا۔ "حضور میرا نام پال ڈربلی ہے" اور پھر سلسلہ

کلام جاری رکھتے ہوئے بولا آپ ضرور ۲½ بجے کی گاڑی پر روانہ ہو جائیں کیونکہ آپ کی موجودگی کا سکوائر انگرم بہت مشتاق ہے اور جب تک وہ آپ کو دیکھ نہ لیگا اُسے کسی پہلو قرار نہ آئیگا۔ مجھے امید ہے۔کہ اس کی گاڑی آپ کو سٹیشن پر لینے آئے گی جس سے آپ بآسانی ہال پہونچ جائیں گے۔ آپ ضرور ہی ۲½ بجے کی گاڑی سے روانہ ہو جائیں تاکید ہے۔

برٹنیس نے جواب دیا آپ بالکل بے فکر رہیں میں ضرور اس گاڑی پر سوار ہو جاؤنگا۔ یہ کہتے ہوئے اس نے گھنٹی بجائی تاکہ منشی اسے دروازہ تک چھوڑ آئے۔

اس کام سے فارغ ہوکر برٹنیس نے معاملہ کو نوٹ کیا۔ اور سفر کی تیاری میں مصروف ہوا۔ وقت پر سٹیشن کی طرف روانہ ہوا اور گاڑی میں سوار ہوگیا۔ کل تین گھنٹہ کے سفر سے وہ ہرٹلسڈین کے سٹیشن پر جا پہنچا جب سٹیشن سے باہر نکلا تو اُسے گاڑی کی تلاش ہوئی لیکن گاڑی وہاں کہاں کھڑی تھی۔ لہذا اس نے ایک قلی سے راستہ دریافت کیا اور بیس میل کی سپیڈ پر سے ایک طرف روانہ ہوا یہ وہی راستہ تھا جو ہال کی طرف جاتا تھا۔ راہ میں سب طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی چاندنی اس پہاڑی منظر کی شان کو دوبالا کر رہی تھی مرغزار دور تک پھیلا ہوا اس خالق باری کی قدرت وصناعی کی داد دے رہا تھا۔ اسے یہ جگہ بہت پسند آئی وہاں ایک قریبی بنچ پر بیٹھ گیا اور قدرتی منظر دلکش کی سیر دیکھنے لگا۔ اور دل ہی دل میں اس خالق ورازق کی حکمت وقدرت کی تعریف کر رہا تھا۔ کہ اسے چرچ کے گھڑیال

کی آواز سنائی دی۔ جو گیارہ کا گھنٹہ بجا رہا تھا۔

وہ اٹھا اور ہال کی طرف روانہ ہوا جب ہال کے دروازہ پر پہنچا تو حیران سا رہ گیا۔ دل میں کہنے لگا خدایا یہ کیا ماجرا ہے مجھے تو بتایا گیا۔ کہ یہاں پر دو قتل ہوئے ہیں۔ لیکن یہاں محفل رقص و سرود گرم ہے یہ جگہ اسوقت تک ماتم کدہ ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن عجیب معاملہ ہے کہ یہاں اسقدر خوشی کمنائی جا رہی ہے۔ گویا کوئی شادی ہو ممکن ہے۔ کہ یہ جال مجھے ہی پھنسانے کے لئے بچھایا گیا ہو خیر چاہے کچھ بھی ہو مجھے دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا معاملہ ہے۔

باب دوم

جو کچھ دیکھا خواب تھا اور جو کچھ سنا افسانہ تھا

برٹینس اپنے خیال میں محو ہال کے پھاٹک کی طرف روانہ ہوا - اور بہت جلد وہ یہاں پہونچ گیا اسے دوری پر کچھ ایسا معلوم ہوا کہ کوئی آرہا ہے وہ ایک درخت کے سایہ میں ٹھہر کر دانتفات کا انتظار کرنے لگا- جب وہ ذرا قریب آئے تو اس نے دیکھا- کہ وہ دو نوجوان ہیں-جو شام کا لباس پہنے ہیں اور بہت خوف زدہ معلوم ہوتے ہیں

برٹینس اپنی جگہ پر خاموش کھڑا تھا کہ وہ دو تیزی سے قدم اٹھاتے زینہ کی طرف ہو لئے - اور اوپر چڑھتے ہوئے کمرہ رقص میں جا داخل ہوئے -ان کے جانے کے بعد ایک دو منٹ تک تو گانے کی آواز آتی رہی - پھر ایک دم سناٹا چھا گیا - اور سب آدمی اور عورتیں گھبرائے ہوئے باہر نکلنے شروع ہوئے -

اب برٹینس ان کی زبان سے قتل- قتل- خون - خون کی آوازیں سن رہا تھا لیکن خاموش تھا اور ان کی حرکات و سکنات کو دیکھ رہا تھا- سب مرد و زن حیران و پریشان معلوم ہوتے تھے - اور سب کے بشرہ

سے خوف نمایاں تھا۔
گروہ میں سے ایک نے اطلاع دہندہ نوجوانوں سے کہا۔ "یہ ناممکن ہے میری بیوی قتل ہوگئی ہو کیونکہ میں نے ابھی ابھی اُسے ہال میں دیکھا ہے تم ضرور غلطی پر ہو۔"
"نہیں جی ہمیں غلطی ہرگز نہیں ہوسکتی ہم نے اُسے جنگل میں بالکل مردہ دیکھا ہے۔" ان نوجوانوں نے جواب دیا
"تو ڈرسیلی ہمیں چلنا چاہیئے" اسی آدمی نے جو بظاہر ہے کہ سکوائر انگرم تھا کہا۔
لفظ ڈرسیلی پر برٹینس چونکا۔ کیونکہ وہ ڈرسلی کے نام سے اچھی طرح واقف تھا۔ جس نے اُسے قتل سے بیشتر تمام واقعات سے آگاہ کیا تھا اس نے اس ڈرسلی کے چہرہ کی طرف خوب غور سے دیکھا تو اطلاع دہندہ اور اس میں زمین آسمان کا فرق پایا۔
اب ڈرسلی اور سکوائر انگرم جائے وقوعہ کی طرف روانہ ہوئے تمام مہمان ان کے ساتھ تھے برٹینس بھی ان کے پیچھے ہولیا
وہ ایک پگ ڈنڈی کی راہ سے روانہ ہوئے جو پہاڑ پر خم کھاتی ہوئی ڈھلوان کی طرف چلی گئی تھی۔ سب طرف خاموشی تھی۔ صرف کبھی کبھی دریا کے پتھروں پر گرنے کا شور سنائی دیتا تھا اور کہیں کہیں چاندنی درختوں سے چھن چھن کر زمین کو منوّر کر رہی تھی۔
سب خاموشی سے چلے جا رہے تھے برٹینس ان کے پیچھے تھا کہ دفعتہً انہوں نے موت کا گھنٹہ بجتا ہوا سنا۔ جو دو عورتوں کی موت کو ظاہر کر رہا تھا۔ سب کھڑے ہوگئے۔ اور چوٹوں کی تعداد گننے

لگے پہلی دفعہ وہ تیس تھیں اور دوسری دفعہ بیس جو مقتولوں کی عمر کو ظاہر کرتی تھیں۔

سب آدمی خاموش کھڑے گھڑیال کی چوٹوں کو گن رہے تھے کہ ڈرسلی بے صبر ہو کر بولا۔ "خدا کی قسم یہ ان کی موت کو ہرگز ظاہر نہیں کرتا۔ یہ ضرور کوئی گہری سازش عمل میں لائی جا رہی ہے۔" اور وہ مسٹر انگرم کو چھوڑ آگے بڑھا۔ اور تمام لوگ بھی جلدی سے قدم اٹھاتے اس کے پیچھے ہو لئے برٹیلنس بھی ان کے ساتھ تھا۔

وہ پہاڑی پر سے جلدی جلدی اترتے چلے گئے حتیٰ کہ دریا جس کی پہلے گڑگڑاہٹ سنتے رہے تھے صاف نظر آنے لگا۔ اسکی دوسری طرف لکڑی کا ایک خوشنما بنگلہ تھا

اس کے اردگرد کا منظر دلکش اور ہوا فرحت بخش تھی۔ لیکن افسوس سکوائر کا یہ مکان جہاں وہ عیش و عشرت سے زندگی گذارتا تھا اب ماتم کدہ بننے والا تھا۔ پل کے ایک طرف مسز انگرم کی لاش تھی جس کا خون ہر چہار طرف بکھرا ہوا ہے۔ اس کے قریباً دس گز کے فاصلہ پر مس انگرم کی لاش بھی موجود تھی۔

ڈرسلی اس کو دیکھتے ہی بہت حیران و سرگردان سا ہو گیا۔ فوراً اسکا ہاتھ ملتے ہوئے کہنے لگا۔ "وہ مردہ نہیں ہے۔ وہ مردہ نہیں ہے وہ صرف بیہوش ہے

اسی وقت پاؤں کی چاپ سنائی دی اور ایک شخص شام کے لباس میں ملبوس اس طرف آتا دکھائی دیا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ ڈاکٹر ہے وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بڑھا۔ اور مس انگرم کا معائنہ کرنے

لگا۔ وہ بہت جلد اس سے فارغ ہوگیا اور ڈریسلی کی متجسانہ نگاہوں کے جواب میں کہنے لگا۔ مسٹر ڈریسلی! افسوس۔ اب اس کے بچنے کی کوئی امید باقی نہیں وہ بالکل مردہ ہے۔

نہیں۔ نہیں وہ مردہ نہیں ہے صرف بے ہوش ہے حرمان نصیب ڈریسلی نے جس پر کہ محبت بہ نسبت عقل کے زیادہ غالب تھی لڑکھڑاتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر نے سکوت و اطمینان سے جو اس پیشہ کے آدمیوں کا خاص حصہ ہے اپنے جواب کو پھر دوہرایا اور جلدی مسز انگرم کی طرف چلا۔ اس کے قریب جا دوزانو ہوا آہستگی سے اُسے سیدھا کیا اور دل کا معائنہ کرکے بولا اس کے دل کو گولی نے چھیدا ہے اب اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔

اس وقت تک ڈاکٹر کے پاس کھڑا سکوائر انگرم بالکل خاموش تھا۔ لیکن اب اس نے زبان ہلائی اور کہنے لگا۔ کوئی جائے اور پولیس کو لے آئے تاکہ وہ اُسے اپنی جگہ پر دیکھ لے پیشتر اس کے کہ اُسے اس جگہ سے ہلایا جائے۔

اس وقت تک برنیس چپ چاپ کھڑا اپنے ملاقاتی اور اصلی واقعات پر غور کر رہا تھا۔ اُسے اپنے ملاقاتی کی بتائی ہوئی بہت سی باتیں غلط ثابت ہوئیں۔ مثلاً اس نے کہا تھا۔ کہ خبر ملتے ہی سکوائر بے ہوش ہوگیا۔ لیکن دراصل ایسا نہیں ہوا۔ دوسرے اس شخص نے بیان کیا تھا کہ قتل کا وقوعہ کل رات پیش آیا۔ جبکہ حالات اس کے برخلاف تھے۔ اُسے جھوٹ بولنے سے کیا حاصل تھا؟ کہیں وہ

خود تو قاتل نہیں ہا ضرور ایسا ہی ہے ورنہ اُسے تمام واقعات کا کیونکر علم ہُوا وہ اسی ادھیڑ بن میں تھا۔ کہ اس نے سکوائر کی بات سنی اور آگے بڑھا۔ بولا۔ میں سراغ رساں برٹنیس ہوں۔ اور پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"جب واقعات کی اطلاع دی گئی تو میں اتفاقیہ طور پر ہال کے قریب تھا اور تمہارے ساتھ ہی یہاں تک چلا آیا ہے"

سکوائر نے کہا۔ "تو بہتر ہو کہ آپ ہی اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں میں سنے آپ کی تعریف تو بہت سُنی ہے امید ہے کہ آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے"

برٹنیس۔ "میں اپنا سارا زور لگاؤں گا۔ لیکن نتیجہ کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا آج تک تو میں کبھی ناکام نہیں ہُوا۔ آگے خدا جانے"

پھر اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "میرا خیال ہے مس کے جواہرات محفوظ ہیں ؟"

سکوائر۔ "میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ البتہ اس کی خادمہ ضرور بتائیگی"

برٹنیس۔ "تو پھر بہتر ہو کہ انہیں ہال لے جائیں"

ایک آدمی گیا اور وہ دو زخمیوں کی پالکیاں لے آیا جن پر انہیں لٹایا گیا۔ اور انہیں اٹھائے یہ ماتمی جلوس پہلے راستہ پر واپس ہُوا۔ اور ہال میں پہنچا کر سب لوگ واپس اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے کوئی بھی ان فلک زدوں کے پاس نہیں رہنا چاہتا تھا۔ سب چلے گئے۔ صرف سکوائر۔ برٹنیس اور ڈرسلی باقی رہ گئے ڈاکٹر بھی ایک احتیاطی معائنہ کی غرض سے رُک گیا لیکن وہ بھی پھر

پہلے ہی نتیجہ پر پہنچا۔ اور سکوائر کی حالت پر افسوس کرتا ہوا اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔

اس کے بعد سکوائر معہ ڈرسیلی اور برٹینس کے لائبریری میں آیا یہاں اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی میں گرا دیا اور اپنے ہاتھوں سے منہ ڈھانپ کر بیٹھ گیا۔

ڈرسیلی ایک میز پر کہنی ٹیکے کھڑا تھا۔ برٹینس بھی اس کے پاس کھڑا ہو گیا۔ تب ڈرسیلی نے برٹینس سے دریافت کیا۔

ڈرسیلی "کیا تمہارے خیال میں دونوں قتل ایک ہی شخص نے کئے ہیں

برٹینس۔ "میں کچھ رائے قائم نہیں کر سکتا ہوں ابھی تک"......"

برٹینس ابھی یہ فقرہ مکمل بھی کرنے نہ پایا تھا کہ دروازہ زور سے کھلا اور ایک دایہ کمرہ میں داخل ہوئی۔ وہ آتے ہی بولی "

"حضاب لڑکا گم ہے"

"گم ہے ...... گم ہے۔ کیا مرضی میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔ برٹینس نے پھر بدحواس ہو کر پوچھا۔

دایہ۔ حضاب معاملہ یہ ہے کہ میں بچہ کو پنگوڑے میں لٹا کر ذرا نیچے گئی۔ لیکن دو منٹ کے بعد ہی جب میں واپس آئی تو بچہ موجود نہ تھا۔ نامعلوم کہاں گیا۔"

"بیوقوف وہ نیچے گر گیا ہو گا" سکوائر نے جھنجھلا کر کہا۔

"نہیں جناب ایسا نہیں ہے بیٹسی کہتی ہے کہ اس نے بچہ اس کے بازوؤں میں دیکھا ہے۔ وہ اُسے ناچ گھر لے جانا چاہتی تھی اور بیٹسی یہ خیال کر کے کہ بچہ اس سے خوش ہو گا خاموش ہو رہی اور

اپنے کام میں لگ گئی۔
سکواٹر۔ "لاؤڈ لارڈ کے کونیچے لے گئی! کیا یہ ممکن ہے؟ بچہ اس کے پاس نہیں۔ نامعلوم اسکو کیا ہوا! میں کچھ نہیں سمجھ سکتا۔"
اس کی آنکھیں برٹنیس کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ گویا وہ اس سے معاملہ کی التجا کر رہا تھا۔ کچھ عرصہ تک کمرہ میں خاموشی رہی۔ پھر برٹنیس نے کہا۔
برٹنیس۔ جناب ضرور ہے کہ بچہ کوئی جان پہچان والا لے گیا ہو ورنہ وہ ضرور رہتا۔
اچھا تم جاؤ اور بیٹسی کو اسجگہ بھیج دو۔ سکواٹر نے کہا۔ اب وہ برٹنیس سے مخاطب ہوا۔
"مسٹر برٹنیس ضرور ہے کہ ہم جاکر بچہ کا کمرہ دیکھ لیں۔
برٹنیس نے رضامندی ظاہر کی اور وہ دونو بمعہ ڈوریسلی اس طرف روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا بچہ وہاں موجود نہیں ہے خیر وہ وہاں سے واپس لائبریری میں آئے۔ جہاں بیٹسی ان کے انتظار میں تھی انہیں دیکھ وہ بولی
بیٹسی۔ "جناب میرا خیال ہے۔ کہ آپ ہی نے مجھے طلب کیا ہے"
"ہاں بیٹسی ایسا ہی ہے۔ پھر سکواٹر نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔
"کیا تم نے بچہ کو مس کے پاس دیکھا؟ دایہ کا بیان ہے کہ تم نے اسے یہ تمام ماجرا بتایا"
بیٹسی۔ "جی ہاں۔ جو کچھ اس نے کہا بالکل درست ہے۔

سکوائر۔ اچھا یہ بتاؤ کہ وہ تمہاری طرف متوجہ ہوئی یا نہیں
بٹلیسی۔ جی ہاں۔ وہ میری طرف دیکھ کر ہنس پڑی۔ اور کہنے لگیں۔ کہ میں اسکا ذکر نرس سے نہ کروں۔ وہ بچہ کو ناچ میں لے جانے کے لئے کہہ رہی تھیں میں نے خیال کیا کہ بچہ اس سے خوش ہوگا اور میں خاموش ہو رہی۔

"یہ کس وقت کا واقعہ ہے؟" برٹینس نے دریافت کیا۔

"حضور تقریباً گیارہ بجے کا۔ بٹلیسی نے جواب دیا

برٹینس۔ کیا تم نے دیکھا کہ وہ بچہ کو کس طرف لے گئی ہے۔
بٹلیسی۔ نہیں جی۔ میں اپنے کام میں لگ گئی۔ اور خیال نہیں کیا کہ وہ کس طرف کو گئی۔

"اچھا بٹلیسی تم جا سکتی ہو۔ سکوائر نے درد بھری آواز میں کہا بٹلیسی چلی گئی تو ڈارسیلی کہنے لگا۔ میں نے گیارہ بجے کے بعد نہیں دیکھا البتہ وہ .... اس کا گلا بھر آیا اور کچھ کہتا کہتا رک گیا۔ لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور بولا اگر وہ بچے کو نیچے لے گئی تو ضرور اس کی بھی کچھ وجہ ہوگی دیکھو مسٹر برٹینس یہ کیسی زبردست سازش ہے"

تمام شد باب دوم

باب سوم

سراغ

مسٹر برٹینس ڈرسیلی سے کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ دروازہ کھلا اور ڈاکٹر لیورا اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھتے ہی سکوائر نے کہا "ڈاکٹر صاحب میرا لڑکا گم ہو گیا ہے"

گم۔۔۔ کیا؟ میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔ ڈاکٹر نے سراسیمہ ہو کر کہا۔ بس یہی۔ جو آپ کو بتایا۔ اس کے بعد سکوائر نے تمام واقعہ جو گذرا تھا۔ شروع سے اخیر تک کہہ سنایا۔

چونکہ ڈاکٹر نے یکایک آنے سے سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اس لئے برٹینس نے کچھ نہ کہا اور جو کچھ کہنا چاہتا تھا اس کی طرف سے بھی خاموشی اختیار کی۔

واقعات کو سن ڈاکٹر خاموش رہا۔ اور سوچنے لگا۔ کہ اب کیا کیا چاہیئے ہے بعد غور و فکر کے اس نے یہ رائے دی کہ گھر کی نگرانی کی جائے۔ چونکہ یہ ایک قابل قدر رائے تھی۔ اس لئے اس پر عمل کیا گیا ڈرسلی اور برٹینس اوپر کی منزل میں مشغول ہوئے۔ جبکہ ڈاکٹر اور سکوائر نچلی منزل میں رہے۔ لیکن اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور انہیں مایوس ہو کر اس کام سے دست بردار ہونا پڑا!

ڈرسیلی اور برٹینس نچلی منزل میں سکوائر اور ڈاکٹر کی طرف آرہے تھے کہ راہ میں انہوں نے ایک گندمی رنگ کی عورت کو ایک دروازہ کے سامنے ایک چٹائی پر پڑے پایا۔ اُسے دیکھ ڈرسیلی نے کہا وہ مس اگرم کا کمرہ ہے۔ اور بچاری ایڈی دروازہ میں ایک چٹائی پر پڑی ہے۔ پھر اس نے ایڈی کو مخاطب کیا اور کہنے لگا ایڈی یہاں کس لئے پڑی ہو؟

ایڈی جناب کیا کروں ڈاکٹر تالا لگا گیا ہے۔ اور مجھے کمرہ میں داخل ہونے نہیں دیتا۔ لیکن مس سے دور نہیں ہونگی۔ وہ مری نہیں۔ اُسے ایڈی کی ضرورت ہے

افسوس ایڈی آیندہ وہ کبھی بھی تمہیں نہیں بلائے گی۔ ڈرسلی نے درد بھری آواز میں کہا۔

نہیں صاحب آپ غلطی پر ہیں آپ اُسے جانتے ہیں آپ عقلمند ہیں لیکن ایڈی بعض باتوں میں آپ سے زیادہ عقلمند ہے۔ لو! اب وہ مجھے پھر بلاتی ہے ایڈی نے ایک ایسی آواز میں جس سے خلوص دلی پورے طور پر نمایاں تھی۔ کہا۔

اس کی محبت اس کی عقل پر غالب ہے۔ . . . بچاری یہ کہتے ہوئے۔ ڈرسلی برٹینس کو ساتھ لئے سکوائر اور ڈاکٹر سے آملا۔ ناامیدی پورے طور پر ان کے چہروں سے آشکارا تھی۔

مگر یہ بڑی ہی عجیب بات ہے۔ ڈاکٹر نے کہا۔ بڑی ہی عجیب ڈرسیلی نے تائیداً کہا۔ خیر ڈاکٹر یہ تو بتاؤ کہ میری لڑکی کی وجہ موت کیا ہوئی ہے سکوائر نے دریافت کیا۔

ڈاکٹر۔ اس کے جسم میں زہر داخل کیا گیا ہے۔ جس کے اثر سے وہ جانبر نہ ہو سکی۔ پھر ڈریسلی سے مخاطب ہو کر بولا۔ ہمیں ضرور اس کا سراغ لگانا چاہیئے۔"
برٹینس نے جواب دیا "میں اپنی طرف سے پورا زور لگاونگا۔ فتح وشکست کامیابی وناکامی کی خدا جانے۔" میں آپ سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔
ڈاکٹر نے برٹینس کی بات کا کچھ نوٹس نہ لیا اور سکوائر سے مخاطب ہوا۔
ڈاکٹر۔ مسٹر سکوائر خدا کرے کہ قاتل گرفتار ہو۔
اس کے بعد وہ اٹھا اور باہر جانے لگا کہ برٹینس نے اُسے روکا کہنے لگا۔ ڈاکٹر صاحب معاف کرنا میں آپ سے کچھ وقت چاہتا ہوں اگر آپ عنایت کریں تو میں آپ سے کچھ گفتگو کیا چاہتا ہوں
ڈاکٹر۔ بہت بہتر تو چلے آؤ۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔ برٹینس اس کے ساتھ ہی کمرہ چھوڑنے کو تھا۔ کہ سکوائر بولا۔ میرا خیال ہے۔ کہ آپ مقدمہ کے اختتام تک یہیں تشریف رکھیں گے۔
برٹینس۔ "ہاں یہیں رہوں گا لیکن آج رات آپ میرا بالکل انتظار نہ کریں کیونکہ میں صبح تک واپس آنے سے رہا۔"
سکوائر۔ "اچھا۔"
اس کے بعد برٹینس کمرہ سے باہر چلا گیا اور بعد ڈاکٹر باغ سے گذر سڑک پر آیا۔ یہاں وہ کچھ دیر تک بالکل خاموش چلا گئے اس کے بعد برٹینس نے تقل خاموشی کو توڑا اور کہنے لگا

پرنٹینس: "کیا آپ یہاں سے کچھ فاصلہ پر رہتے ہیں؟"
ڈاکٹر: "ہاں میرا گھر یہاں سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔"
اس کے بعد پھر وقفہ رہا۔ پھر ڈاکٹر بولا
ڈاکٹر: "وہ کیا آپ نے بھی قتل کی اطلاع کے بعد اور جائے وقوع پر پہنچنے سے پہلے کوئی گھنٹہ کی آواز سنی۔ جو دو نوں لیڈیوں کی موت کو ظاہر کرتا تھا؟"
پرنٹینس: "صرف میں نے ہی نہیں بلکہ کل لوگوں نے سُنی۔"
ڈاکٹر: "بہت خوب۔"
اب وہ گھڑیالی کے گھر کی طرف گرجا کے قریب سے گھوم کر روانہ ہوئے۔ ڈاکٹر تو گھڑیالی کی بیوی کو جو عرصہ سے بیمار تھی دیکھنے کے لئے گیا۔ لیکن سراغرساں ایسے ہی اس کے ساتھ چلا گیا۔
چند منٹ کے بعد دونو واپس لوٹے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ اور پرنٹینس سراغرسانی کی دھن سر میں لئے ایک طرف کو چل کھڑا ہُوا۔
تھوڑی دیر اِدھر اُدھر گھومنے کے بعد وہ جائے وقوع کیطرف روانہ ہُوا یہاں پہنچ وہ ہتھیار جس سے قتل کیا گیا تھا۔ ڈھونڈنے لگا۔ لیکن سب بے سود آخر وہ تھکا ماندہ دریا کے پل کی طرف بڑھا۔ کہ پاؤں دھوکر ہال کا راستہ لے۔
جب وہ پل کے قریب پہونچا تو اُسے ایک کاغذ ہاتھ سے لکھا ہوا۔ اس نے اُسے اٹھایا۔ اور خیالات کا طومار دل میں لئے اُسے کھول کر پڑھنے لگا۔ اس میں لکھا تھا۔

در سکوائر انگرم۔ تمہاری بیوی تمہیں دھوکا دینے والی ہے۔ اگر اس کی راستی میں کلام ہو تو جنگل میں ناچ والی رات بارہ بجنے میں دس منٹ پر آنا۔ اگر اس سے پہلے آؤ گے تو بے سود ثابت ہو گا۔ یاد رہے بارہ بجنے میں دس منٹ پر گرمیوں والے مکان کے قریب"
(راقم انصاف پسند)

برٹینس اس کو پڑھ کر سوچ میں پڑ گیا۔ کہ کیا سکوائر اسی رات یہاں آیا۔ اور اپنی بیوی کو ایک غیر مرد کے پاس دیکھ اسے قتل کر گیا؟ یا یہ صرف ضد کی وجہ سے لکھا گیا؟ پھر اس نے سوچا کہ اس صورت میں اس نے اپنی لڑکی کا ہے کو قتل کی۔ کیا وہ واقعہ قتل کو سب سے پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا؟ نہیں نہیں۔ ہرگز نہیں سکوائر قاتل نہیں۔ اس کے دل نے گواہی دی ضرور ہے کہ یہ بوجہ حسد کے لکھا گیا ہو۔

برٹینس پہلا سراغ پا لینے پر بہت خوش تھا اور اسی خوشی و خرمی کی حالت میں واپس ہوا۔ راہ میں اُسے ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ وہ پہلی رات کچھ کہنے کے لئے چلا تھا۔ لیکن ادھر اُدھر کی باتوں اور وقت کی کمی کی وجہ سے کچھ بھی نہ کہہ سکا تھا اس لئے اب اس نے اس سے تمام واقعات کہہ دینے کی ٹھانی اور یوں گویا ہوا
برٹینس۔ ڈاکٹر صاحب میں کل رات اس لئے آپ کے ساتھ آیا تھا کہ آپ سے کچھ مدد مانگوں۔ کیا آپ میری کچھ امداد کر سکتے ہیں؟
ڈاکٹر۔ دیکھوں نہیں میں ہر طرح کی خدمت کے لئے حاضر ہوں

آپ شوق سے ارشاد فرمادیں"
برٹینیس۔ "اچھا تو پھر چند ایک سوالات کا جواب دیں۔ میں آپ کا از حد مشکور ہوں گا"
ڈاکٹر۔ "اجی مشکور ہونے کی کون بات ہے آپ چند چھوڑ لاکھ سوال کریں مجھے جواب دینے سے انکار نہیں"
برٹینیس آپ صرف اتنا ہی بتادیں کہ ڈرسیلی کا کوئی اور بھائی بند ہے یا نہیں؟
ڈاکٹر حیران سا رہ گیا اور بولا۔ "جناب پال ڈرسیلی بالکل اکلوتا ہے اور اپنے خاندان کا آخری فرد ہے۔ میرا یقین ہے۔ کہ اس کے خاندان کا کوئی اور مرد و عورت زندہ نہیں۔ جناب وہ تو بہت اچھا آدمی ہے۔
وہ اچھا آدمی ہے۔ میں جانتا ہوں لیکن میری سرگذشت سنو۔ اور برٹینیس نے ساری سرگذشت تمام و کمال کہہ سنائی
سراغرساں کی داستان سن ڈاکٹر اسقدر حیران ہوا کہ کچھ بول نہ سکا۔ اور خاموش مثل ایک بت کے کھڑا ہو گیا۔
کچھ دیر تک اس حالت میں رہنے کے بعد ڈاکٹر بولا۔
"کیا تم نے اسکا ذکر سکواڈر سے کیا؟" "نہیں بالکل نہیں میں اُسے اس سے مطلع کرنا بھی نہیں چاہتا" پھر برٹینیس کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد بولا۔ "بہر صورت مجھے کامیابی کے لئے ایک راز چاہیئے"
اب وہ ہال کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اس لئے دونو نے گفتگو کا رخ پلٹا۔ اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہال میں داخل ہوئے یہاں

انہوں نے ناشتہ کیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد برٹینس ڈاکٹر کو وہیں چھوڑ خود باہر نکلا، اور ایک طرف کو چل دیا کچھ عرصہ کے بعد وہ پہاڑی کے دامن میں تھا۔ اس جگہ اس نے ایک راستہ بالکل مشابہہ اس راستہ کے دیکھا کہ جس سے ماتمی جلوس مسز انگرم اور مس کی لاشوں کو لیکر واپس ہوُا تھا۔

برٹینس کو خیال ہوُا شاید یہ وہی راستہ ہو وہ اس پر چڑھنے لگا۔ تو اُسے بہت جلد اپنی غلطی کا احساس ہوگیا کیونکہ یہ راستہ بہت ڈھلوان تھا اس لئے وہ اس پر بڑی مشکل سے چڑھ سکا

درخت گھنے ہوتے جاتے تھے۔ اور راستہ ڈھالو لیکن وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ راستہ میں ایک جگہ سخت تاریکی تھی جہاں اُسے بہت خوف محسوس ہوُا۔ اس نے جیب سے برقی لمپ نکال کر روشنی کی اور آگے بڑھا۔ ابھی کچھ زیادہ دور نہ گیا تھا۔ کہ اُسے ایک دستانہ ملا جسے اس نے اٹھا لیا۔ اور جیب میں رکھ کر آگے چل دیا اب درخت قدرے کم گنجان تھے اور راستہ بھی نسبتاً فراخ تھا وہ آگے بڑھتا ہی چلا گیا۔

جنگل کے اختتام پر اس کو ایک مقفل دروازہ ملا۔ جہاں وہ رک گیا اور غور سے اس کی آہنی سلاخوں کے درمیان سے اندرونی حالات معلوم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کے اندر اُسے ایک خوبصورت باغ دکھائی دیا۔ جس میں پرانی وضع کا ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ ابھی اسے وہاں ٹھیرے ایک منٹ بھی نہ ہوا تھا کہ ایک کتا دور سے بھونکتا ہوُا اس کی طرف آیا وہ آواز سنتے ہی

وقت پر پیچھے ہٹ گیا ورنہ کتا اس کی ٹانگ کاٹ لیتا۔ اور دوسری طرف سے پہاڑی پر چڑھ کر سیدان کی طرف دیکھنے لگا۔ لمپ یہاں سے بخوبی نظر آتا تھا۔ اور ہال کی چمنیاں بھی دور سے دھندلی سی نظر پڑتی تھیں۔

کچھ دیر وہ کھڑا اس مکان کی بابت سوچتا رہا۔ آخر اس کے دل میں آیا کہ یہ مکان مقفل کیوں ہے؟ کیا یہاں کوئی نہیں رہتا؟ نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ضرور ہے کہ یہاں کوئی رہتا ہو ورنہ یہ کتا یہاں کیونکر ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی رہتا ہے تو اس نے یہ کتا کیوں رکھا ہے؟ یہ تو لوگوں کو کاٹنے کو آتا ہے۔

خیر وہ انہیں خیالات میں واپس ہوا اور ہال کی طرف روانہ ہوا۔ کچھ عرصہ میں وہ ہال پہنچ گیا۔ اور سکوائر کے ہمراہ کھانے میں مشغول ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈرسیلی بھی آ گیا۔

اب یہ تینوں دسترخوان پر بیٹھے۔ تو واقعات پر رائے زنی کرنے لگے۔ جب تینوں سیر ہو چکے تو دسترخوان بڑھایا گیا۔ لیکن یہ وہیں خوش گپی میں مشغول رہے۔ چند منٹ بعد ایڈی کمرہ میں داخل ہوئی (یہ سکوائر کے ہاں خادمہ کے کام پر معمور تھی) اور بولی

ایڈی۔ جناب مس کے کمرہ کی گھنٹی بج رہی ہے۔ اور دروازہ بند ہے

"کیا؟ سکوائر نے حیران ہو کر پوچھا۔

مس کے کمرہ کی گھنٹی۔ . . . . . "چچا صاحب"

ایڈی نے جواب دیا

ٹھیرو ایڈی ہم بھی تمہارے ساتھ چلتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہوئے برٹینیس اور ڈربسلی کو ساتھ لے کمرہ مذکور کی سمت روانہ ہوا واقعی گھنٹی بج رہی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گھنٹی بجانیوالا تنگ آیا ہوا ہے۔

تیسرا باب ختم ہوا

چوتھا باب

گھڑیالی کا مکان

اور

مس کا دوبارہ زندہ ہونا

سکوائر انگرم نے مس کے کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور ایڈی کو اندر داخل ہونے کے لئے کہا تاکہ وہ جا کر مس کو پوشاک پہنا دے باقی سب باہر کھڑے رہے۔

کچھ دیر کے بعد دروازے پر پھرنے والوں نے مس کو یہ کہتے سنا۔ "ایڈی مجھے ایسے کپڑے کیوں پہنائے ہیں؟ مجھے سردی لگ رہی ہے۔

"سب لوگوں کا خیال تھا۔ کہ تم مردہ ہو۔ لیکن ایڈی ایسا خیال نہیں کرتی تھی لوگوں نے تمہیں یہ کپڑے پہنا دیئے تو بتاؤ میں کیا کرتی۔ لاچار ہو خاموش ہو رہی۔" ایڈی نے جواب دیا۔

"مردہ ..... ایڈی ہوش کی دوا کرو۔ میں تو سو رہی تھی تم کہتی ہو مردہ۔ میں تمہارا مطلب بالکل ہی نہیں سمجھی۔ اچھا

کچھ کھانے کو لاؤ۔ مجھے سخت بھوک لگی ہے" مس نے کہا۔
ایڈری کھانا لانے چلی گئی اور سکوائر کمرہ میں داخل ہو کر اس سے مسز انگرم کی موت کے بارہ میں دریافت کرنے لگا۔ جس کے جواب میں اس نے بالکل لاعلمی ظاہر کی۔
برٹینس اور ڈریسلی واپس کھانے کے کمرہ میں چلے گئے۔ اور سکوائر کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔ ڈریسلی اسوقت اپنی معشوقہ کے دوبارہ زندہ ہونے پر از حد خوش تھا۔
کچھ عرصہ کے بعد سکوائر ان سے آملا اور کہنے لگا۔ بڑا عجیب معاملہ ہے۔۔ مس کہتی ہے کہ اسکو قتل ہونے تک کا علم نہیں اور کہتی ہے۔ کہ اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اُسے قبر سے کھود کر لایا ہے۔
واقعی میں درستی پر تھا۔ میرا خیال تھا کہ وہ کچھ نہ بتائیگی چنانچہ ویسا ہی ہُوا۔ برٹینس نے کہا۔ اور پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "ہم نے کیونکر اُسے مردہ خیال کیا۔ ضرور ڈاکٹر کو بُلا بھیجنا چاہیئے۔
وہ بالکل مردہ معلوم ہوتی تھی اس لئے ہمیں گمان ہونا غالب تھا۔ لیکن ڈاکٹر بھی اُسے مردہ ہی کہتا تھا۔ ..... خیر کچھ ہو ہمیں خدا کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ وہ صرف گمان اور غلط خیال تھا ہمیں ضرور ڈاکٹر کو بلانا چاہیئے ڈریسلی نے تائیداً کہا۔
سکوائر نے گھنٹی بجائی ایک خادم حاضر ہُوا جسے مخاطب کر کے سکوائر نے حکم دیا۔

سکواٹر۔ "سائیس کو کہو کہ فوراً گھوڑا لے جائے اور ڈاکٹر صاحب کو جسقدر جلد ہو سکے یہاں لے آئے"

نوکر نے سر تسلیم خم کیا اور باہر چلا گیا۔ سائیس کو حکم سے مطلع کیا وہ فوراً سوار ہو ڈاکٹر کی طرف روانہ ہُوا اور کچھ دیر میں اُسے ساتھ لے واپس آ گیا۔

سکواٹر نے ڈاکٹر سے تمام ماجرہ کہہ سنایا۔ ڈاکٹر نے مس کا معائنہ کرنے کے لئے کہا۔ اور مس کے کمرہ کی طرف روانہ ہُوا اُسے دیکھ تھوڑے ہی عرصہ میں واپس ہُوا۔ اور سکواٹر سے کہنے لگا۔ "اب وہ بالکل اچھی ہے۔ نا معلوم وہ کس دوائی کے زہر اثر مردہ معلوم ہوتی تھی۔ پھر وہ ڈرسیلی سے یوں مخاطب ہُوا

ڈاکٹر۔ ڈرسیلی۔ مس تمہیں ملنے کے لئے ابھی بڑے کمرے میں آئی ہے۔ بہتر ہے کہ تم وہیں چلے جاؤ۔

ڈرسیلی یہ مژدہ سن ہال کی طرف روانہ ہُوا اور وہاں بیٹھ اپنی محبوبہ کا انتظار کرنے لگا۔

تھوڑی دیر کے بعد مس بھی اس کے پاس آ گئی اور دونو واقعات گذشتہ پر گفتگو کرنے لگے۔

دوسری طرف برٹینس نے سکواٹر سے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ مس کو واقعات کی یاد دلانے پر ہم ضرور کوئی کارآمد بات معلوم کر سکیں گے"

سکواٹر۔ "تو اچھا چلو پھر۔ دیر کیوں کرتے ہو اس کو بھی کر دیکھو ممکن ہے کوئی کارآمد بات معلوم ہو سکے۔ سکواٹر نے جواب دیا۔

ڈاکٹر کہنے لگا ذرا ٹھیر جاؤ۔ ڈریسلی اسی سے باتیں کر رہا تھا جب وہ واپس آئے تو چلے جانا۔

وہ کوئی ڈر نہیں۔ ڈریسلی بعد ازاں مس کے پاس رہ سکتا ہے۔" سکوائر نے جواب دیا۔

یہ کہہ کر سکوائر برٹینس کو ساتھ لئے مس کے کمرہ کی طرف روانہ ہوا اور کمرہ میں داخل ہوتے ہی سکوائر نے کہا۔

سکوائر لاؤرا۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری سوتیلی والدہ کل رات قتل ہو گئی اس کی نسبت سراغرساں برٹینس تم سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں مس نے نظر اٹھائی اور غور سے برٹینس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ "وہ مجھ سے کیا دریافت کرتا ہے۔ مجھے تو کچھ بھی علم نہیں"۔ "شاید تم کوئی کارآمد بات کوشش کرنے پر بتا سکو"۔

برٹینس نے ایک قریبی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "ممکن نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی مجھے ابھی ابھی قبر سے اکھاڑ کر لایا ہے۔ خیر تم سوال کرو میں اپنے دماغ پر زور دے کر جواب دینے کی کوشش کرونگی۔ میں آج صبح سے پہلے کے تمام واقعات بھول گئی ہوں"۔

برٹینس کا خیال تھا کہ واقعات پیش کرنے سے مس کچھ جواب دینے کے قابل ہو جائیگی اس لئے اس نے کہا "کیا تم بتا سکتی ہو کہ تمہاری ماں کس شخص کے ہاتھوں قتل ہوئی ہے"

"کیا وہ کوئی آدمی تھا؟ مجھے تو اسقدر بھی معلوم نہیں۔ لاؤرا نے جواب دیا جسے سن برٹینس از حد پریشان ہوا اور کہنے لگا

یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں۔ خیر تم یہ بتاؤ کہ تم جنگل میں کیونکر گئی؟

مس۔ مجھے تو اس کا کچھ پتہ نہیں، اور نہ ہی میں ایسی باتوں پر یقین کرتی ہوں۔ لیکن مسٹر ڈریلی کہتا ہے۔ کہ میں کل رات جنگل میں پائی گئی۔

برٹینس نے دو دفعہ نا امید ہونے پر بھی پھر سوال کیا۔ تم کل رات اپنے معصوم بھائی کو لے جاتے ہوئے دیکھی گئی ہو بتاؤ وہ کہاں ہے

مس۔ روٹے کو لئے ہوئے؟ میرا خیال ہے کہ کل رات ہم ایک ناچ میں شریک تھیں۔

کیا تمہیں یہ اچھی طرح یاد ہے؟ برٹینس نے نا امیدی کے لہجہ میں کہا

مس۔ بہت اچھی طرح۔ میرا خیال ہے میں کل رات ناچی بھی تھی اور پھر کسی کے ساتھ آرام گاہ میں بھی گئی۔ لیکن پتہ نہیں کس کے ساتھ

مس یاد کرو برٹینس نے کہا۔

لاؤرا کچھ دیر تک سوچتی رہی اور پھر بولی۔

مجھے بالکل یاد نہیں رہا۔

اب برٹینس بالکل نا امید ہو چکا تھا اس لئے وہ اٹھا اور بغیر کچھ کہنے سننے کمرہ سے باہر چلا آیا وہ لائبریری کی طرف جا رہا تھا کہ اسے راہ میں ڈاکٹر ملا جو اپنے گھر جانے لگا تھا۔ یہ بھی اس کے اس کے ساتھ ہو لیا۔ اور ہال سے باہر سڑک پر پہنچ اس سے یوں گویا ہوا۔

برٹینس ڈاکٹر صاحب جب میں نے مس کو پہلی مرتبہ دیکھا تو میں

نے اس کی نسبت بہت اچھی رائے قائم کی تھی لیکن وہ غلط نکلی۔ کیونکہ وہ اس رائے کے بالکل برعکس ثابت ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا وہ قاتلوں سے ملی ہوئی ہے۔"

ڈاکٹر یہ سن کر بہت غمگین ہوا۔ اور بولا "وہ کچھ روزمرہ کی نسبت مختلف معلوم ہوتی ہے اور ایسا ظاہر ہوتا ہے جیسے وہ خود قتل کی سازش میں شریک ہے۔ لیکن واقعات پر غور کرنے سے وہ بالکل بے گناہ معلوم ہوتی ہے۔

اس وقت تک وہ کلیسا کے قریب پہنچ چکے تھے ڈاکٹر ایک گلی میں مڑا اور گھوڑیالی کے گھر کی طرف روانہ ہوا تو برٹینس نے پوچھا "کیا تم گھوڑیالی کے ہاں جاؤگے؟

ڈاکٹر ہاں میں وہیں جا رہا ہوں۔ تمہیں معلوم ہی تو ہے۔ اس کی بیوی بیمار ہے۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"تو کیا میں تمہارے ساتھ آ سکتا ہوں؟ میں گھوڑیالی سے کل رات والے قتل کے بارے میں دریافت کرونگا" برٹینس نے کہا۔

"تو چلے آؤ" ڈاکٹر نے کہا۔ اور پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "وہ ایک راست باز بوڑھا ہے۔ اور وہ سب کچھ سچ سچ کہہ دیگا۔"

چند منٹ کے بعد دونو ایک پتھر کی جھونپڑی کے دروازہ پر رُکے۔ دستک دی ایک بوڑھے نے دروازہ کھولا اور تسلی بخش نگاہوں سے ڈاکٹر کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

" ڈاکٹر صاحب شکر ہے کہ تم آ گئے۔ میری بیوی بڑی نڈھال ہے

ڈاکٹر نے اس کی بات پر بالکل توجہ نہ دی - اور کہنے لگا -
میں اپنا دوست مسٹر برٹینس کو اپنے ساتھ لایا ہوں - اب حال ہی میں قتل کا سراغ لگانے کے لئے لندن سے تشریف لائے ہیں وہ آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں میرا خیال ہے کہ تم ان کے سوالوں کا جواب بخوبی دے سکو گے "
کیسے سوال؟ بوڑھے گھڑیالی نے سراسیمہ ہو کر پوچھا -
" کچھ قتل کے متعلق - ڈاکٹر نے لاپرواہی سے جواب دیا -
" کیوں مجھے قتل سے کیا تعلق ؟ بوڑھے نے اور بھی مضطرب ہو کر دریافت کیا -
دوست تم کیوں اسقدر گھبرا رہے ہو ہم کوئی تمہیں قتل کی سازش میں شریک نہیں خیال کرتے - برٹینس نے کہا -
سراغرساں کی بات سن کر بوڑھے کو قدرے تسکین ہوئی اور پوچھنے لگا - سنا ہے کہ مس انگرم دوبارہ زندہ ہو گئی ہے کیا یہ درست ہے ؟
" ہاں - بالکل درست ہے - برٹینس نے جواب دیا -
" تو پھر بہت خوشی کا مقام ہے - بوڑھے نے کہا - اور پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا -
" اب آپ یہ بتائیں کہ آپ قتل کی اطلاع کے بعد کس وقت آئے ؟ "
" میں اس وقت اتفاقیہ طور پر یہیں تھا " برٹینس نے جواب دیا -

گھڑیالی۔ پھر کون کہہ سکتا ہے کہ تم قتل کی سازش میں شریک نہیں ہو؟" بوڑھے نے کہا۔

برٹینس مسکرا دیا اور کہنے لگا۔ "واقعی تمہارا قیاس درست ہے لیکن میں نے کبھی اس کا خیال نہیں کیا۔"

گھڑیالی۔ خیر اس مخول کو جانے دو اور کہو کہ کیونکر غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمایا؟

برٹینس۔ کیا آپ ہی اس گرجا میں پادری اور گھڑیالی کا کام کرتے ہیں؟

گھڑیالی۔ جی ہاں۔ فی الحال تو میں ہی دونوں کاموں کو سرانجام دیتا ہوں۔ لیکن میں ایک ایسے آدمی کی تلاش میں ہوں جو گھڑیالی کی ڈیوٹی سرانجام دیا کرے۔

برٹینس۔ کیا کل رات آپ ہی گھڑیال بجا رہے تھے؟

گھڑیالی۔ "نہیں تو۔

برٹینس۔ تو ضرور ہے کہ کسی اور نے بجایا ہو۔

گھڑیالی۔ جی ہاں۔ آواز تو میں نے بھی سنی تھی۔ لیکن میں اس وقت اس پرلی پہاڑی پر دکان سے کچھ سودا لینے گیا ہوا تھا۔ جب گھڑیال کی آواز سنی تو میں نے خیال کیا کہ میری بیوی مرگئی لیکن خدا کا شکر ہے کہ میرا خیال غلط ثابت ہوا۔

برٹینس کیا تم دیکھنے گئے کہ گھڑیال کون بجا رہا ہے؟

گھڑیالی۔ نہیں جناب پہلے میں اپنے گھر آیا اور چابیوں کو اسی کیل پر جہاں وہ اب لٹک رہی ہیں موجود پایا۔ تو میں نے خیال کیا کہ ہو نہ ہو یہ کسی روح کا کام ہے۔

کاشکے تم گئے ہوتے۔ برٹینس نے افسردگی کے لہجہ میں کہا۔
" ہنیں جناب یہ روحوں کا کام ہے بوڑھے نے اپنی بات کی تائید
میں کہا۔
برٹینس۔ اگر یہ کسی روح کا کام ہے تو ضرور وہ کوئی کوتہ اندیش روح
تھی۔ ورنہ مس انگرم کی موت کا گھنٹہ ہرگز نہ بجاتی۔
گھرڈبالی۔ ہاں اس میں ضرور کچھ راز ہے۔ خیر ہمیں خوش ہونا
چاہیئے۔ کہ مس دوبارہ زندہ ہو گئی۔ لیکن افسوس کہ مسز انگرم
جانبر نہ ہو سکی۔
اسوقت ڈاکٹر آگیا۔ اور بوڑھے کو مریض کی خبر گیری کی ہدایت
کر برٹینس کو ساتھ لے چلتا بنا

پانچواں باب

پستول

ڈاکٹر اور برٹینس بوڑھے گھرڈبالی کی جھونپڑی سے نکل۔ تنگ
گلی سے ہوتے ہوئے سڑک پر پہونچے۔ تو انہیں ایک جنٹلمین
گھوڑے پر سوار ان کی طرف آتا نظر پڑا۔ اس نے بھی ڈاکٹر کو دیکھ
گھوڑا تھاما۔ اور اس سے یوں مخاطب ہوا۔

" کیوں ڈاکٹر صاحب تم سکوائر کے ہاں گئے تھے؟
ڈاکٹر۔ ہاں میں وہیں سے آرہا ہوں اور تم یہ سن کر خوش ہوگے کہ مس مری نہ تھی صرف بے ہوش ہوگئی تھی۔
سوار۔ بے ہوش تھی؟ سوار کی آواز سے خوشی پورے طور پر نمودار تھی
ڈاکٹر۔ جب میں نے اُسے کل رات دیکھا تو وہ بالکل مردہ معلوم ہوتی تھی اس میں ایک رمق بھی جان باقی تھی۔ اور اب وہ بالکل تندرست ہے
سوار۔ یہ ایک عجیب فسانہ ہے۔ لیکن دوبارہ ہوش میں کیونکر آئی
ڈاکٹر۔ میرا خیال ہے جب وہ ہوش میں آئی اور اپنے آپ کو اس نے ایک کفن میں لپیٹے پایا۔ تو وہ کچھ ڈر گئی اور اس نے اپنی خادمہ کو بلانے کے لئے گھنٹی بجائی۔
سوار۔ بہت ٹھیک ہُوا۔ اب میں جا کر سکوائر کو مبارکباد دیتا ہوں میرا خیال ہے وہ قتل کے بارے میں سب کچھ بتا دیگی۔
ڈاکٹر۔ نہیں وہ تو کچھ نہیں بتا سکتی۔ اس کا دماغ کام نہیں کرتا۔
سوار۔ تو پھر سراغرساں کو بڑا کام کرنا ہوگا۔ کوئی یہ کہہ رہا تھا۔ کہ سکوائر نے ایک کی خدمات حاصل کرلیں ہیں۔
ڈاکٹر۔ اور وہ آپ ہی مسٹر برٹینس ہیں۔ ڈاکٹر برٹینس کو آگے کرتے ہوئے برٹینس نے سر جھکایا اور اجنبی سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد اجنبی ڈاکٹر سے مخاطب ہُوا۔
اجنبی سوار۔ مس انگرم کا کیا حال ہے؟
ڈاکٹر۔ اب تو اچھی ہے؟
اجنبی۔ میرا خیال ہے کہ وہ سکون کی حالت میں ہوگی؟

ڈاکٹر جی ہاں۔
شخص مذکور یعنی اجنبی تو ڈاکٹر سے رخصت ہُوا مگر ڈاکٹر کا پیچھا سوالوں سے نہ چھوٹا۔ کیونکہ اس کے جاتے ہی برٹنیس نے سوالوں کا سلسلہ اسطرح شروع کیا۔
برٹنیس یہ کون صاحب تھے؟
ڈاکٹر۔ مسٹر نا تیل کیمروں۔ ..... وہ جو اس پہاڑی پر رہتا ہے اس نے ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
برٹنیس وہ جس نے ایک کتا بھی رکھا ہُوا ہے۔ عجیب آدمی ہے میرا خیال ہے کہ وہ مس سے محبت رکھتا ہے
ڈاکٹر۔ آدمی تو وہی ہے لیکن تمہارے قیافہ کے قربان۔ تم نے تو پتے کی کہی۔ واقعی وہ مس پر عاشق ہے۔ لیکن وہ اسے خیال میں نہیں لاتی۔
اس کے بعد طرفین خاموش رہے اور چپ چاپ چلے گئے۔ آخر ڈاکٹر اپنے گھر کی طرف روانہ ہُوا۔ اور برٹنیس پولیس سٹیشن کی طرف وہاں پہنچ اس نے ٹیلی فون کا چونگا ہاتھ میں لیکر آواز دی۔
ہیلو .... ہیلو ۴۹۲۱۶
کون صاحب ہیں۔ .... ہاں .... ایک لڑکا۔ گم ہوگیا ہے اس کی تصویر چھاپی ہے ۔۔۔
...... فوٹو .... پہنچ جائیگا۔ لڑکا ملنے پر انعام کافی ہوگا ...... صبح جا کر۔
یہاں سے رخصت ہو برٹنیس مزید تحقیقات کے لئے اسٹیشن کی

طرف روانہ ہُوا۔ لیکن کوئی بھی کارآمد بات معلوم نہیں ہو سکی۔

جب وہ واپس تھانہ کے قریب آیا تو اس نے انسپکٹر کو دیکھا جو کارلسل سے تفتیش کے لیئے آیا ہوا تھا۔ سپاہی نے دونو کا تعارف کرا دیا برٹنیس انسپکٹر کو ساتھ لیئے جائے وقوعہ کی طرف روانہ ہُوا۔ راہ میں برٹنیس نے اس سے اپنے عجیب ملاقاتی کا حال کہہ دیا۔ اور اسے اس بات کو بطور ایک راز کے رکھنے کے لیئے کہا۔

جائے وقوعہ دیکھ انسپکٹر واپس تھانہ چلا گیا۔ اور برٹنیس واپس ہال آگیا۔

دوپہر کا وقت ہے مسٹر برٹنیس ایک کمرہ میں بیٹھے سگرٹ کے کش لگا رہے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ معاملہ پر غور بھی کیئے جاتے ہیں۔ کہ مسٹر ڈرسیلی کمرہ میں داخل ہُوا وہ قدرے غمگین معلوم ہوتا تھا۔ اس نے ایک سگرٹ سلگایا اور دھواں اڑانے لگا۔ کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر مسٹر برٹنیس نے مس انگرم کی صحت کا حال دریافت کیا۔ تو ڈرسیلی کا چہرہ اور بھی اوداس ہو گیا اور کہنے لگا۔ اس کی شکل بھی قدرے تبدیل ہو گئی ہے۔ کہیں وہ مر جائے سکوائر نے بھی یہی خطرہ ظاہر کیا ہے

برٹنیس ڈرسیلی۔ تم بے خطر رہو۔ یہ دوائی کا اثر ہے۔ جو امید ہے کہ کم ہوتا جائیگا۔ تسلی رکھو خدا جس نے کامل نا امیدی میں امید کا منہ دکھایا۔ تمہیں اس طرح خستہ دل نہ کریگا۔

خدا تمہاری زبان میں برکت دے۔ ڈرسیلی نے ایک ایسی آواز میں جس سے دلی خلوص پورے طور ظاہر تھا کہا۔

دونو عرصہ تک آپس میں مس کے بارے میں گفتگو کرتے رہے حتےٰ

کر کھانا کھانے کا وقت ہو گیا۔ ڈرسلی اپنے کمرہ میں چلا گیا اور برٹینس اپنے کو روانہ ہُوا۔ راہ میں اُسے ایڈی ملی جو بہت اوداس اور کبیدہ خاطر معلوم ہوتی تھی برٹینس نے وجہ اوداسی کی پوچھی تو وہ کہنے لگی ایڈی جناب مس نومس معلوم ہی نہیں ہوتی اس کی شکل تبدیل ہو گئی۔ اور سب کہتے ہیں کہ میں نے اُسے ایسا بنا دیا ہے۔

برٹینس افسوس ایڈی میں تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتا۔ نا معلوم تمہیں کیا وہم ہو گیا ہے۔ جو آتا ہے یہی رٹ لگاتا ہے۔ کہ مس کی شکل تبدیل ہو گئی ہے۔ بتاؤ میں کیا کروں۔ بیماری کا علاج ہے۔ لیکن وہم کا کوئی علاج آج تک دنیا میں موجود نہیں۔

یہ کہہ برٹینس اپنے کمرہ میں چلا گیا۔ اس نے کپڑے نکالنے کے لئے اپنا صندوق یا بکس کھولا تو اُسے اوپر ہی ایک پستول پڑا ملا ایک منٹ تک وہ بالکل حیران کھڑا رہا۔ پھر پستول اٹھا اس کا معائنہ کرنے لگا۔ اس پر صرف آر۔ آئی۔ کندہ تھے اور اس میں سے ایک گولی خالی تھی۔

برٹینس نے اپنی جیب سے ڈاکٹر کی دی ہوئی گولی جو اس نے مرحوم کے جسم سے نکالی تھی نکال اس سوراخ میں رکھی تو وہ بالکل فٹ آ گئی ہیں یہ کیا؟ یہ بات تو صاف ہے کہ حربہ قتل یہی ہے۔ لیکن اب حل طلب مسئلہ یہ ہے۔ کہ یہ میرے بکس میں کیونکر آیا۔؟ دوسرے یہ نام کس کا کندہ ہے؟

اس کے بعد اس نے پستول اپنے بکس میں رکھ دیا اور سیڑھیاں اتر نچلی منزل میں آیا۔ اور کھانے کے کمرہ میں داخل ہُوا۔

یہاں مسٹر ڈرسیلی اور انگرم موجود تھے۔ کچھ دیر میں مس انگرم بھی آ گئی وہ سیاہ گاؤن پہنے تھی۔ اور روزمرہ کی نسبت زیادہ خوبصورت معلوم ہوتی تھی۔

سب کھانے میں شریک ہوئے لیکن سب کی حالت ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھی۔

یہ ایک عجیب وقت تھا سکوائر ایک ناقابل بیان حالت میں تھا۔ اور ڈرسیلی بڑا ہی حیران معلوم ہوتا تھا۔ لیکن مس انگرم بالکل سکون کی حالت میں تھی اور مزے سے کھانا کھا رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اس کے دل میں کسی بات کا اثر ہی نہیں۔

برٹینس نے دل میں خیال کیا کہ یہ عورت بڑی ہی چالاک اور دھوکہ باز معلوم ہوتی ہے۔ اور پھر سکوائر کو مخاطب کرکے بولا۔

برٹینس۔ میں دیکھ آیا ہوں کہ انعام مشتہر کیا گیا ہے۔ اور جابجا اشتہار چسپاں ہیں۔ پھر کھانا ختم ہوگیا اور ایک سناٹے کا عالم چھا گیا اس وقت کئی منٹ تک یہی حالت رہی لیکن اس کے بعد مسٹر انگرم اپنی لائبریری کی طرف روانہ ہوا۔ برٹینس اور ڈرسیلی بھی اس کے ساتھ ہو لئے۔ وہ جا کر اپنی لائبریری میں بیٹھ گیا۔ تب برٹینس اور ڈرسیلی پائیں باغ میں چلے گئے تاکہ وہاں بیٹھ کر سگار پییں۔

مس انگرم تو پہلے ہی اپنے کمرہ میں جا چکی تھی۔ اب انہوں نے بیفکر ہوکر چہل قدمی شروع کر دی۔ اور اس وقت اُن میں مندرجہ ذیل گفتگو ہونی شروع اور برٹینس نے ڈرسیلی سے دریافت کیا۔

برٹینس۔ سکوائر کا پورا نام کیا ہے؟

ڈرسیلی۔ روبرٹ انگرم۔ لیکن تم اسے کیوں دریافت کرتے ہو؟
اس نے برٹینس کے چہرہ کی طرف دیکھتے ہو کہا۔
برٹینس۔ بڑی عجیب بات ہے۔ ...... ویسے ہی میری عادت ہے۔ کہ میں جن اشخاص کے ہاں رہوں یا جن سے میرا سابقہ پڑے یا پڑنے کی امید ہو میں ان کے بارے میں اچھی طرح واقفیت حاصل کر لینا ضروری خیال کرتا ہوں۔
پھر اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہارا کوئی رشتہ دار تمہارا ہم نام ہے؟
ڈرسیلی۔ نہیں بالکل نہیں۔ میں اپنے خاندان کا آخری فرد ہوں ہمارا خاندان کافی پرانا ہے۔ جو عرصہ تین سو سال سے چلا آتا ہے۔ کیوں کیا بات ہے؟
برٹینس۔ بڑی عجیب بات ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا میں ایک شخص سے ملا۔ جو اپنا نام پال ڈرسیلی بتاتا تھا"
ڈرسیلی۔ خیر تو یہ اُس کا آبائی نام نہ ہوگا۔ شاید ویسے ہی اس نے یہ نام پسند کیا ہو۔ اور اُسے مشتہر کرنا چاہتا ہو۔ کیونکہ یہ کوئی غیر مانوس نام نہیں ہے" آپ برائے مہربانی اسکا حال تو بیان کیجئے۔
برٹینس۔ اس کی شکل تم سے اسی قدر مختلف تھی۔ جسقدر کہ ہو سکتی ہے۔ اور برٹینس نے اس آدمی کا حلیہ بیان کیا۔ جس کا ذکر ہم نے باب اول میں کر آئے ہیں۔
جونہی برٹینس نے اپنی گفتگو ختم کی عقب سے ایک آواز آئی۔
مسٹر برٹینس تم ایک خوش رو آدمی کا ذکر نہیں کر رہے ہو"

مسٹر برٹنیس جلدی سے مڑ کر دیکھنے لگا تو مس انگرم کو کھڑے پایا۔ جو چوری چوری اس جگہ تک پہونچ گئی تھی۔ اور کسی نے اس کے پاؤں کی چاپ تک بھی نہ سنی تھی۔ اب اس نے اپنا بازو اپنے عاشق کے بازو میں ڈال لیا۔ اور بیٹھ گئی۔

برٹنیس۔ خوبصورت تو نہیں البتہ دلچسپ ضرور ہے۔ معاف کرنا۔ تمہاری خادمہ تو بڑی ہی عجیب ہے۔ اگر اسے مسخرا کہا جائے تو بجا ہے۔ ایسے تو اس سے کہ دوائی سے (جو نہیں دی گئی تھی) تمہاری شکل تبدیل ہو جانیکا بڑا ہی فکر لگا ہوا ہے۔ برٹنیس نے اسے سراسیمہ کرنے کے لئے مندرجہ بالا الفاظ کہے تھے۔ کیونکہ اسے شک ہو چکا تھا۔ کہ مس انگرم بھی سازش میں شریک ہے۔ اور اس لئے اور اس نے اپنے بچاؤ کے لئے یہ چال چلی ہے۔

مس انگرم (ڈرسیلی کی طرف دیکھتے ہوئے) شاید میں اب پہلے کی نسبت قدرے اچھی ہو گئی ہوں۔ میرے خیال میں تم کبھی بھی یقین نہ کروگے کہ میں پہلے کی نسبت بری ہوں بہرحال یہ تبدیلی اچھی ہے۔

چونکہ ڈرسیلی جواب دینے سے ہچکچاتا تھا۔ اس لئے برٹنیس وہاں سے چلدیا۔ اور سیدھا اپنے کمرہ میں پہنچا۔ وہاں جاکر وہ گہری سوچ میں پڑگیا۔ کہ الہی یہ کیا اسرار ہے معاملہ بڑا ہی پیچیدہ ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی اس نے ٹرنک سے پستول بھی نکال لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا اس کے دل میں سوال پیدا ہوا۔"

"کیا سکواٹر نے غصہ میں اپنی بیوی کو مار دیا؟" کیا یہی وجہ ہے جس کے لئے مس انگرم کہتی ہے۔ کہ اس کی یادداشت خراب ہو گئی ہے

یہ سوالات تھے جو اس کے دل میں بار بار اُٹھتے تھے۔ لیکن کچھ بھی نہ سمجھ میں آسکا آخر کار فیصلہ آئندہ واقعات پر چھوڑ دیا گیا۔ اور اب انتظار شروع ہوا کہ دیکھیے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ برٹینیس پچھلی منزل کی طرف گیا۔ راستہ میں اُسے دایہ ملی جو بچہ کے گم ہونے پر بہت ہی غمگین معلوم ہوتی تھی۔ اس نے ایک چیز برٹینیس کے ہاتھ میں دی۔ اور کہا میں آپ کو اس سے پیشتر ملنے کی کوشش کرتی رہی۔ لیکن مل نہ سکی۔

چیز جو برٹینیس کو دی گئی ایک سونے کی پتلی سی زنجیر تھی جس کے ساتھ سونے کا بنا ہوا لاکٹ لٹک رہا تھا۔ عورت نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ مجھے لڑکے کے پنگوڑے میں کمبل پر سے ملی ہے۔

چھٹا باب

سکوائر کی سرگذشت

برٹینیس نے نرس کے ہاتھ سے وہ زنجیر لے لی۔ اور یوں گویا ہوا برٹینیس ۔۔ تم نے اس معاملہ کا کسی اور سے تو ذکر نہیں کیا؟

نرس نہیں جناب میں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ بات سوائے آپ کے کسی اور کو نہیں بتاؤنگی اور یہ کہہ کر وہ کچھ رُک سی گئی۔

برٹنیس:۔ ہاں! ہاں!! کہے جاؤ۔

نرس۔ بچہ ابھی تک نہیں ملا وہ بڑا ہی اچھا لڑکا تھا۔ اس کے مل جانے پر مجھے بڑی ہی خوشی ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے مل جانے پر مجھے بھی کچھ انعام مل جائے۔

برٹنیس۔ نرس! میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بچہ سے محبت ہے ساتھ ہی تم کو روپیہ کی بھی بہت چاہت ہے۔ تمہیں انعام میں سے ضرور حصہ ملے گا۔ اگر تم کوئی چیز جو لڑکے کے کھوج لگانے میں مفید ہو ڈھونڈھ لو تو تمہارا انعام میں حصہ زیادہ ہو جائیگا۔

نرس۔ جناب میں پوری کوشش کرونگی۔ صرف بچہ کے لیئے ہی نہیں بلکہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ابھی نرس نے فقرہ پورہ بھی نہیں کیا تھا۔ کہ برٹنیس سیڑھیوں سے اتر گیا۔ اور سکوائر کے کمرہ پر جا دستک دی۔ دروازہ کھلا وہ اندر داخل ہُؤا۔ اور کرسی سکوائر کے قریب کھینچ کر بیٹھ گیا۔

برٹنیس۔ مسٹر انگرم میں آپ کو ایک چیز دکھانی چاہتا ہوں۔

سکوائر نے برٹنیس کی طرف دیکھا اور بولا۔

سکوائر۔ کیا اس کا تعلق میرے لڑکے سے ہے یا کچھ قتل سے۔

برٹنیس۔ تمہارے لڑکے کے متعلق ہے۔ اور برٹنیس نے وہ زنجیر سکوائر کے ہاتھ میں دے دی۔ اور اسے بتا دیا کہ وہ زنجیر نرس کو بچہ کے کپڑے جھاڑتے وقت ملی ہے۔

جب سکوائر نے اس زنجیر کو دیکھا تو اس کے چہرے پر مردہ کی سی زردی چھا گئی ۔ یکلخت بوڑھوں کی طرح کانپنے لگے ۔ تین چار منٹ تک وہ اس زنجیر کو دیکھتا رہا گویا وہ ایک عجوبہ ہے ۔ پھر اس نے اسے میز پر رکھ دیا ۔ ایک آہ سرد کھینچی اور یوں گویا ہوا ۔

سکوائر ۔ مسٹر برٹنیس ! کیا تم جانتے ہو ۔ کہ وہ زنجیر مجھے کیا کہتی ہے ؟

برٹنیس ۔ "نہیں" ۔ اور وہ اس کی طرف حیرانی سے دیکھنے لگا ۔

سکوائر ۔ وہ کہتی ہے سکوائر یاد رکھو .... تم اپنے گناہوں کے عوض ضرور ایک دن رنج والم کا شکار ہوگے ۔

برٹنیس ۔ کیا تم اس زنجیر کو پہچانتے ہو ۔

اس زنجیر کو دیکھ کر اس کے دل پر اس قدر گہرا اثر ہوا کہ اس کے اوسان خطا ہو گئے تھے اس نے ایک دو دفعہ بولنے کی کوشش کی لیکن ناکامیاب رہا آخر کار اس نے اپنے جذبات پر قابو پایا اور یوں گویا ہوا ۔

سکوائر ۔ مسٹر برٹنیس ! میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے اپنی زندگی کا ایک واقعہ جسے بیان کرتے ہوئے مجھے سخت تر مجبوری ہوتی ہے بیان کرنا پڑے گا ۔ میں خیال کرتا ہوں شاید میری بیوی کے قتل اور میرے لڑکے کی گمشدگی کا کچھ سراغ اس واقعہ سے مل سکے ۔ گو میں مصمم ارادہ کر چکا تھا کہ میں اسے بیان نہ کروں گا ۔ مگر اب موجودہ حالت میں میں وہ واقعہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں گو اس واقعہ کو پیش آئے عرصہ گذر گیا ہے ۔ تاہم وہ واقعہ ہر وقت مجھے تازہ ہی معلوم ہوتا ہے ۔ اور ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسے کل کی بات ہے ۔

سکواٹر نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔
سالہا سال گذر گئے ابھی میں نوجوان ہی تھا کہ تمام یورپ کی سیر وسیاحت کرنے کے بعد میرے دل میں امریکہ جانے کا خیال پیدا ہوا۔ چند ہی دنوں میں یہ خیال ارادہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا اور میں امریکہ روانہ ہوا۔ تھوڑے ہی دنوں میں امریکہ جا پہنچا چونکہ میرے پاس نیویارک کے بعض امراء کے نام تعارفی خطوط تھے۔ اس لئے میں بہت جلد وہاں کی معزز سوسائٹی میں داخل ہو گیا۔ ایک دن میری ملاقات ایک خوبصورت لیکن غریب لڑکی سے ہو گئی۔ لڑکی بہت ہی غریب تھی اور اس کی حالت قابل رحم تھی۔
میں نے اس لڑکی کو گاڑی کے نیچے آنے سے بچایا جس سے ڈلسی (لڑکی کا نام) کی ماں بہت خوش ہوئی۔ اور مجھے وقتاً فوقتاً اپنے معمولی گھر پر بلایا کرتی تھی۔ کسی زمانہ میں وہ خوشحال تھے۔ لیکن ان کا مالک مسٹر نینٹر ایک فضول خرچ اور سست الوجود آدمی تھا۔ اس نے ساری جائداد تباہ و برباد کر دی تھی ان کا ایک لڑکا کالج میں پڑھتا تھا۔ اور لیڈی نینٹر مشکل سے اس کا خرچ برداشت کرتی تھی وہ خود کسی اپنی ضرورت کو نہ پورا کرتے ہوئے روپیہ بچاتی اور اس سے اپنے لڑکے کی ضروریات پورا کرتی۔ سنا جاتا تھا کہ وہ بیت لائق ہے مس نینٹر ایک سٹور میں کام کرتی جہاں اسے صبح سے شام تک کام کرنا پڑتا تھا۔
لیڈی نینٹر کشیدہ کاڑھتی اس طرح سے وہ بہت ہی کم روپیہ

دونو دھوکہ میں رہے۔

پہلے پہل تو مجھے بہت ہی غصہ آیا۔ لیکن جب اس نے تھرتھر کانپتے ہوئے بتایا کہ یہ اس نے میری بہتری کے لئے کیا تھا۔ کیونکہ شادی ہونے کی صورت میں مجھے فارخطی مل جانی ضروری تھی۔ اس لئے اس نے شادی کا ثبوت ہی ضائع کر دیا تھا۔ یہ معلوم کر کے کہ فارخطی ملنے پر میں غریب ہو جاتا اور اس صورت میں بیوی رکھنا سخت مشکل ہوتا۔

میں اس کی دوراندیشی پر بہت ہی خوش ہوا۔

جوں جوں ہم امریکہ سے دور ہوتے گئے میں خوش ہوتا گیا شاید اس سے فاصلہ کا کچھ تعلق تھا۔ حتیٰ کہ جب میں انگلینڈ پہنچا تو میں بے حد خوش تھا۔ کیونکہ اب میں اپنے والد کے سامنے اس کے ہر ایک سوال کا جواب اس کے حسب منشا دے سکتا تھا۔

میری واپسی کے ایک مہینہ بعد میرے والد صاحب فوت ہو گئے۔ اب میں بالکل اپنی مرضی کا مالک تھا۔ اگر میں چاہتا تو واپس امریکہ جا سکتا تھا۔ ڈلسی سے باقاعدہ شادی کر سکتا تھا۔ لیکن میرا دل واپس جانے کو بالکل نہ چاہتا تھا۔ اس وقت پہلی دفعہ مجھے معلوم ہوا۔ کہ ڈلسی سے مجھے دراصل کوئی عشق نہ تھا۔

اس اثنا میں میری ملاقات لاڈرا کو ننگز بائی (مسز انگرم) سے ہو گئی۔ جو اپنے والد کرنیل گو ننگز بائی کی اکلوتی بیٹی تھی لیکن پھر بھی کبھی کبھی مجھے ڈلسی کا خیال آ جاتا تھا۔ جو بیچاری مجھ سے دوری کے لئے کشمکش کر رہی تھی۔

میں یہ سوچتا تھا کہ اسکو کسی طرح روپیہ ارسال کیا جائے میں نے اپنے ہمراز بڈھے نوکر سے مشورہ کیا اور اس کو امریکہ جانے کیلئے کہا۔ تاکہ وہ جاکر ایک سالانہ وظیفہ کا فیصلہ میری داشتہ سے کر آئے لیکن اس نے یہ کہہ کر کہ ڈلسی کا بھائی اسے گولی سے ماردیگا جانے سے انکار کیا اور کہا کہ بہتر ہے کہ کچھ دن خاموش رہیں تاکہ یہ معاملہ سرد پڑ جائے۔ اگر وہ ہمارا پتہ دریافت نہ کرسکے تو اور بھی اچھا

میں نے اپنے راز دار کے الفاظ کی خوب جانچ پڑتال کی میں نے کبھی بھی ڈلسی کو اپنے باپ کے نام سے آگاہ نہیں کیا تھا۔ یا کبھی بھی اسے اپنی جائے رہائش کا پتہ نہ دیا تھا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ اس طرح وہ میرے باپ کو خط لکھ دیگی۔ جس سے بہت ہی قباحت ہے۔ میں نے جب سے نیویارک چھوڑا اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں سنا۔ یہ بھی پتہ نہ تھا۔ آیا وہ زندہ ہے یا مرگئی۔ حتٰے کہ تم نے یہ زنجیر مجھے دکھائی۔

برٹینیس۔ کیا یہ اسکی ہے۔

مسٹر انگرھم۔ میں نے ہی تو اسے دی تھی۔ یہ ایک ہار کا جزو تھا جو میں نے اپنی ماں کے جواہرات کے ڈبہ میں سے پایا تھا۔ میرا باپ اسے گھڑی کے چین میں لگانے کے لئے رکھتا تھا۔ لیکن میں نے ہنستے ہوئے کہا کہ میں اسے اپنی معشوقہ کو دونگا۔ اتفاقیہ طور پر میں اسے اپنے ساتھ امریکہ لے گیا۔ اور وہاں ڈلسی کو دے آیا۔

برٹینیس۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ وہی ہے۔

مسٹر انگرھم ہاں۔ وہی۔ ۔ ۔ ۔ بالکل وہی۔ وہی گھڑات۔

وہی شکل۔ ویسا ہی جھکاؤ۔ ویسا ہی بناؤ۔ بھلا میں اسے کیونکر نہ
پہچانوں یہ کہتے ہوئے اس نے وہ زنجیر برٹنیس کے حوالہ کر دی
برٹنیس۔ میرے خیال میں مرحومہ بھی امریکہ کی رہنے والی تھی۔
انگرہم۔ ہاں وہ امریکہ کی ہی رہنے والی تھی لیکن وہ اس ڈلسی سے
کہیں چھوٹی تھی اور اس سے بالکل مختلف زندگی بسر کرتی تھی۔
برٹنیس۔ کیا مرحومہ شادی سے پہلے ایکٹرس نہ تھی؟
سکوائر نے اثبات کے طور پر سر ہلایا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے
کہ وہ دوبارہ اس بات کو یاد کرنا نہیں چاہتا۔
برٹنیس۔ چونکہ ایکٹرس ہر قسم کے آدمیوں سے ملتی ہے ممکن کہ وہ اس
عورت کو جانتی ہو اور اس نے اسے یہ بطور تحفہ کے دی ہو۔ تو کیا
اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب وہ ناچ سے پہلے اپنے بچے کو دیکھنے
آئی تو وہ زنجیر اس کے گلے سے گر گئی ہو۔
انگرہم نہیں مسٹر برٹنیس یہ تم دیکھتے ہو کہ میں نے اس کیساتھ کمینہ سلوک
کیا۔ تمام زمانہ میری وہ تلاش میں رہی آخر کار اس نے میرا پتہ پا لیا
برٹنیس تو کیا تمہارا خیال ہے کہ ڈلسی کسی طرح انگلینڈ آگئی ہے۔ اور
اس نے بچہ پر قبضہ کر لیا ہے؟
انگرہم ہاں میرا یہی خیال ہے۔ اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا
برٹنیس۔ تو کیا تمہارے خیال میں وہ قتل کی سازش میں بھی شریک ہے
انگرہم کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
انگرہم۔ خدا ہی جانتا ہے۔ سارا ہی ایک عجیب اور خطرناک طلسم ہے
لیکن اب قدرے سراغ چل گیا ہے اور معاملہ حل ہوا چاہتا ہے۔

برٹنیس۔ لیکن تم ایک بات بھول گئے۔ مس انگرم سب سے آخر بچہ کے پاس گئی ہے کہیں وہ تو اس عورت کے ہتھے نہیں چڑھ گئی۔
انگرم۔ اس کا مجھے خیال ہے میں نے آج ہی اس سے دریافت کیا تھا۔ کہ وہ بچہ کو کہاں لے گئی تھی۔ وہ کہتی ہے اُسے کچھ بھی یاد نہیں۔ اگر وہ لے بھی گئی ہو تو وہ اسوقت اپنے آپے میں نہ ہوگی۔

برٹنیس چونکا اس کے دماغ میں ایک اور خیال آیا۔ کہیں اسپر جادو تو نہیں پھونکا گیا؟۔ یہ سوال تھا جو برٹنیس کے دل میں پیدا ہوا اور یوں بولا۔

برٹنیس کیا تم کسی ایسے شخص کو جو اس کے زیر اثر ہو جانتے ہو؟
انگرم وہ بڑے مضبوط ارادہ کی عورت ہے۔ میرے خیال میں تو وہ ڈرسکیلی کے کہنے پر بھی اندھا دُھند کرنے کو تیار نہیں ہوسکتی وہ بڑی سوچ وچار کر کام کرتی ہے۔
برٹنیس۔ میں تو خیال کرتا تھا کہ وہ ایک بے حس عورت ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے بھی جذبات نہیں۔
انگرم۔ یہ محض دوائی کا اثر ہے۔
برٹنیس۔ بہرحال ہمیں لڑکے کا کچھ سراغ مل گیا ہے اب ہمیں نانسٹز کی تلاش کرنی چاہیئے۔

اسوقت برٹنیس کمرہ میں واپس آیا۔ اور اس نے ایک خط اپنے ایک سب سے ہوشیار نوکر کو لکھا تاکہ وہ ایک نانسٹز نامی عورت کا جو اوبہ سے آئی ہے۔ سراغ لگائے۔ اور وہ خط گھسیلے

سکے ہاتھ ڈاک میں ڈالنے کے لئے بھیج دیا گیا۔

ساتواں باب

مقدمہ

ایڈی کیا کہتی ہے

ان واقعات کے دوسرے دن۔ جن کا ذکر ہم باب پنجم میں کر آئے ہیں۔ ہال کے ناچ گھر میں ایک مجلس منعقد ہوئی۔ ہال کے درمیان ایک لمبی میز رکھی گئی۔ جس کے اردگرد جج اور جیوری بیٹھ گئے۔

تقریباً ۱۰ بجے دونوں نوجوان جنہوں نے قتل کی اطلاع دی تھی طلب کئے گئے۔ دونوں کا علیحدہ علیحدہ اظہار لیا گیا۔ لیکن ان دونوں نے ایک ہی بیان دیا۔ اور سارا ماجرا جو کچھ انہوں نے لوگوں سے کہا تھا۔ بیان کر دیا۔

اس کے بعد ڈاکٹر لیور کی طلبی ہوئی۔ اس نے بیان کیا کہ ایک گولی مسٹر انگرم کی پشت میں لگی۔ اور دل کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ جس سے

فوری موت واقعہ ہوئی۔ میں نے وہ گولی نکال کر مسٹر برٹینس کے حوالہ کر دی تھی۔

سرکاری وکیل۔ میرے خیال میں اس نے خودکشی تو نہیں کی؟

ڈاکٹر ڈلیور۔ یہ سراسر ناممکن ہے۔۔ بھلا وہ اپنی پیٹھ میں کس طرح گولی مار سکتی ہے۔

وکیل۔ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ سب لوگ مس انگرم کو مردہ سمجھے تھے؟

ڈاکٹر۔ اس میں کوئی شک نہیں میں نے اس کے بازو پر ایک نیلے رنگ کا نشان دیکھا۔ جو بظاہر انجیکشن۔ کا نشان تھا۔ میں نے خیال کیا کہ اس کے جسم میں زہر داخل کر دیا گیا ہے۔ اس کے دل کی حرکت بالکل بند تھی۔ یہ کوئی عجیب ہی دوائی تھی۔ جس سے عارضی موت واقع ہوئی دوسرے دن جب میں نے اسے زندہ دیکھا تو میں حیران رہ گیا۔

وکیل۔ کیا تمہیں کچھ پتہ لگا کہ کونسا زہر استعمال کیا گیا۔

ڈاکٹر۔ نہیں مجھے کچھ پتہ نہیں چلتا۔ گو میں دریافت کرنے کیلئے اب تک مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ یہ کوئی عجیب و غریب زہر ہے

اس کے بعد برٹینس کو آواز ہوئی وہ اندر آیا تو وکیل صاحب اس سے یوں ہمکلام ہوئے۔

وکیل"کیا تم ہی مشہور و معروف سراغرساں برٹینس ہو۔

برٹینس جی ہاں۔

وکیل۔ کیا تم یہ بتا سکتے ہو۔ کہ تم کس طرح اس وقت موقعہ پر

پہنچے۔
برٹینس۔ ایک عجیب واقعہ میرے یہاں آنے کا موجب ہوا۔ ایک شخص مجھے اس قتل کا سراغ لگانے کے لئے بلانے گیا حالانکہ اسوقت تک قتل کا کوئی واقعہ ہوا بھی نہ تھا۔"
یہ سن کر جج جیوری اور عام لوگ بالکل خاموش ہو گئے اور سب حیرت سے برٹینس کا منہ تکنے لگے۔ اس وقت کمرہ مجسم خاموشی تھا۔ اگر ایک سوئی بھی زمین پر گرتی تو اس کی آواز بھی تمام حاضرین کمرہ سن لیتے۔
مسٹر برٹینس نے اپنے ملاقاتی کا جس نے اپنے آپ کو بیان ڈرسیلی کے نام سے ظاہر کیا تھا حال بیان کرنا شروع کیا۔ اور اس کا بیان ختم کر چکنے کے بعد بھی ایک منٹ کمرہ میں بالکل خاموشی ہی رہی۔
وکیل۔ جواب تسلی بخش ہے۔ معاملہ بہت پیچیدہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قتل سے پہلے ہر ایک پہلو پر غور کیا گیا ہے۔
برٹینس۔ جی ہاں۔ یہ کسی پختہ کار کا کام معلوم ہوتا ہے۔
وکیل کیا اس شخص کی شکل مسٹر ڈرسیلی جیسی تھی؟
برٹینس۔ بالکل نہیں اس کی شکل مسٹر ڈرسیلی سے بالکل مختلف تھی۔ اس کا قد بھی ان سے قدرے چھوٹا تھا۔ وہ مجھے صبح کیوقت ملا۔ اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ تمام دن کہاں رہا۔
وکیل۔ یہ معاملہ بڑا ہی پیچیدہ ہے۔ جوں جوں غور کیا جاوے پیچیدہ ہی پیچیدہ ہوتا جاتا ہے۔

برٹینس۔ جی ہاں کسی پکے بد معاش کا کام ہے۔
وکیل۔ کیا تم نے ہتھیار جس سے قتل کیا گیا ڈھونڈھ لیا ہے۔
برٹینس۔(پستول بڑھاتے ہوئے کہا) جی ہاں۔ لیکن یہ نہیں بتایا۔ کہ وہ اُسے اس کے اپنے ہی بکس میں سے ملا ہے۔
وکیل نے پستول ہاتھ میں لیا۔ اسے غور سے دیکھا اور الفاظ آر۔ آئی۔ پر اس نے خاص زور دیا۔ کیونکہ یہ جو پستول پر کندہ تھے مسٹر انگرم کے نام کے پہلے حروف تھے اور پھر اُسے میز پر رکھدیا
وکیل کیا تمہیں کوئی اور چیز بھی ملی ہے۔
برٹینس (دستانے کو آگے کرتے ہوئے کہا) یہ ہے لیکن یہ موقع واردات کے قریب نہ تھا۔
یہ ایک معمولی چمڑہ کا دستانہ تھا جو سینکڑوں آدمیوں کو پورا آسکتا تھا۔ اس لئے یہ کوئی سراغ نہ تھا۔ اور نہ ہی ہم اسے کوئی کارآمد شئے کہہ سکتے ہیں۔
برٹینس نے وہ خط جو اُسے گھاس میں سے ملا تھا۔ نہ دکھایا۔ کیونکہ وہ اُسے دکھانا نہیں چاہتا تھا۔ اور نہ ہی اس نے اس سے پہلے کسی کو بتایا تھا۔ حتیٰ کہ انسپکٹر کو بھی اس کا علم نہ تھا۔
وکیل۔ مسٹر برٹینس میں آپ کا مشکور ہوں میرے خیال میں تم ضرور اس معاملہ کی تہ کو پالوگے۔
یہ سُن برٹینس قریب ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔
اس کے بعد سکواٹر کی باری آئی۔ اور وہ کمرہ میں داخل ہوا

وہ ایک خوبصورت آدمی تھا باوجود اسقدر رنج وغم کے وہ کچھ بہت اوداس نہ تھا۔

وکیل۔ (پستول کو بڑھاتے ہو کہا) مسٹر انگرم کیا آپ نے کبھی یہ پستول دیکھا ہے؟ پستول پر سکوائر کے نام کے پہلے حرف ہونے کی وجہ سے اس پر شک کیا جا سکتا تھا۔ شک کیا بھی گیا۔ اس نے اسے اٹھا لیا اور غور سے دیکھنے لگا۔

"جی ہاں۔ یہ تو میرا ہی ہے۔ جو عرصہ ڈیڑھ ماہ سے گم ہے" سکوائر نے جواب دیا۔

وکیل۔ تم نے اسے کہاں کھویا؟

انگرم۔ جنگل میں۔ ایک دن شام کے وقت مجھے اطلاع دی گئی۔ کہ گرد و نواح میں کچھ ڈاکو دیکھے گئے ہیں اس پر میں اپنے مالی کو ساتھ لے کر جنگل میں گیا۔ پستول میرے پاس تھا لیکن جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ پستول لا پتہ ہے۔

وکیل۔ کیا یہ بھرا ہوا تھا۔

انگرم۔ جی ہاں۔ یہ چھ گولی کا پستول ہے اور اس میں چھ ہی گولیاں تھیں۔

وکیل۔ کیا تم نے اسے استعمال کیا؟

انگرم۔ میں اسے احتیاطاً ساتھ لے گیا تھا۔ میری خواہش استعمال کرنے کی نہ تھی۔

وکیل کیا تمہیں کوئی ملا۔

انگرم۔ ڈاکو تو کوئی نہ ملا۔ البتہ ایک شخص مسٹر نائیل کیمرون ملا

جس سے میں کچھ دیر تک گفتگو کرتا رہا
وکیل۔ کیا تم نے اپنے پستول کی گمشدگی کا کسی سے ذکر کیا۔
انگرم مجھے خیال نہیں شاید میں نے اپنی بیوی یا لڑکی سے اسکا ذکر کیا ہو۔لیکن میں قسمیہ کہتا ہوں کہ یہ پستول عرصہ ڈیڑھ ماہ سے گم ہے۔
اس کی آواز میں انتہائی خلوص پایا جاتا تھا۔ اس آواز نے برٹینس کے دل پر اثر کیا۔اس کے شکوک آہستہ آہستہ رفع ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن وکیل کو اس کی راستی میں کچھ شبہ تھا۔اور اس نے پھر سوال کیا۔
وکیل کیا تم اور مرحومہ خوشی سے زندگی گذارتے تھے؟
انگرم جی ہاں۔
وکیل مرحومہ کی موت کے پہلے تم نے اسے کس وقت دیکھا تھا؟
انگرم۔ یہی کوئی دس ساڑھے دس بجے۔اس وقت وہ ناچ میں مشغول تھی۔ایک شخص نے میری توجہ اس کی طرف دلائی۔ میرا خیال ہے کہ وہ مسٹر ٹائیل کیمرون ہی تھا۔
برٹینس ٹائیل کیمرون کا نام دوبارہ سنکر چونکا۔اسے اس شخص سے گفتگو کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور اس نے ارادہ کر لیا کہ وہ ضرور اس سے گفتگو کرے گا۔
وکیل۔ کیا لیڈی انگرم کا کوئی حریف تھا۔
انگرم۔ میں نہیں جانتا وہ اپنی گذشتہ زندگی کی بابت بہت ہی کم گفتگو کیا کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس کی گفتگو سے پتہ لگا کہ وہ کسی شخص

سے ڈرتی ضرور تھی۔
وکیل۔ میرے خیال میں وہ شادی سے پہلے ایکٹرس تھی
انگرم۔ جی ہاں۔ اس نے اپنا سر نیچا کر لیا گویا وہ شرم محسوس کرتا ہے
وکیل۔ کیونکہ تم اس کی گزشتہ زندگی کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں کسی سے اس کی دشمنی ہو گئی اور تم اس سے لاعلم ہو۔
انگرم۔ شاید ایسا ہی ہو۔ سکواٹر نے سکوت کے لہجہ میں کہا۔
وکیل۔ کیا تمہارے خیال میں وہ اس جگہ کسی سے ملنے گئی تھی ممکن ہے کہ ملاقاتی کوئی ایسا شخص ہو جسے تمہارے ہاں آنے کی اجازت نہ ہو۔
انگرم۔ لیڈی انگرم میری بیوی ہے اور مس انگرم کی منگنی مسٹر ڈریلی سے ہو گئی ہے۔ اس لئے میرے خیال میں یہ ناممکن ہے کہ وہ ایسے فعل کی مرتکب ہوں۔ اس نے قدرے تلخ آواز میں کہا
مسٹر برٹینس یہ جانتے ہوئے کہ اس کے قبضہ میں ایک ایسا نوٹ ہے جس سے اسکی بیوی کی بدچلنی ظاہر ہوتی ہے۔ اس بیچارے سکوائر کی عزت برقرار رکھنے کے لئے برزور الفاظ استعمال کر رہا ہے مسکرا دیا۔
وکیل۔ ہم نے تمہارے لڑکے کی گمشدگی کا بھی حال سنا ہے کیا تم اُسے بھی قتل سے وابستہ سمجھتے ہو۔
انگرم۔ جناب میں پریشان خاطر ہوں۔ میں اسکا کچھ جواب نہیں دے سکتا۔ میری تمام امیدیں سراغرساں برٹینس پر ہیں۔

وہی میرے بچہ کو ڈھونڈھے گا وہی قتل . . . . . .

یہ کہتے کہتے مسٹر انگرم کی زبان رک گئی اور وہ کچھ اور نہ بول سکا۔ اس لئے اس پر ایک اور سوال کیا گیا۔

وکیل۔ کیا مرحومہ اور مس انگرم ایک دوسرے کو محبت کرتی تھیں۔

انگرم۔ نہیں۔ میرے تمام اڑوسی پڑوسی اس بات سے واقف ہیں کہ میری لڑکی میرے دوبارہ شادی کرنے سے سخت ناراض تھی۔ ہمیشہ ان کے درمیان شکر رنجی رہا کرتی تھی۔ لیکن ہاتھا پائی کی نوبت کبھی نہیں آئی۔

وکیل۔ کیا تمہاری لڑکی طبی کتب کا مطالعہ کیا کرتی ہے اور کیا تمہارے خیال میں اسے زہروں کے اثرات کا کچھ علم ہے۔

انگرم۔ نہیں۔ میں نے تو کبھی بھی ایسی کتاب اس کے ہاتھ میں نہیں دیکھی۔ سکوائر نے حیران ہو کر جواب دیا۔

لیکن وکیل کا شبہ تا حال رفع نہیں ہوا تھا۔ اسے شک تھا کہ مبادا مس انگرم نے ہی اپنی ماں کو پستول کا نشانہ بنایا ہو۔ اور پھر خود ایک زہر اپنے جسم میں داخل کر لیا ہو۔ جس کے اثر سے وہ پہلے ہی واقف تھی سب کو اسی کے اثر سے مردہ معلوم ہونے لگی۔

وکیل۔ مسٹر انگرم اب میں آپ کو زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا اس کے بعد وکیل اور جج بمعہ جیوری کے کچھ مشورہ کرنے لگے۔ آخر انہوں نے مس انگرم کی ہندوستانی خادمہ کو بلایا۔ پانچ منٹ کے بعد یہ آوازہ کھلا اور ایڈی حیرانی سے چاروں

طرف دیکھتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ پہلے تو وہ قسم کھانے سے انکار کرتی رہی۔ مگر پھر بڑی مشکل سے وہ قسم کھانے پر رضامند ہو گئی۔ اور وکیل نے یوں اپنا سلسلہ سوالات شروع کیا۔
وکیل۔ تم کب سے مس انگرم کی ملازمت میں ہو۔
ایڈی۔ پہلے میں اس کی ماں کی خدمت کیا کرتی تھی۔ مگر جب سے وہ عالم ارواح کو سدھاریں میں ان کی خدمت میں مشغول ہوں۔
وکیل۔ کیا تمہاری ننھی مالکہ کبھی تم سے سمیات کے بارے میں دریافت کرتی تھی۔ میرے خیال میں تم لوگوں کو ان کے بارے میں بہت کچھ علم ہے۔
ایڈی۔ نہیں مجھے اس بارے میں کچھ بھی علم نہیں ہے۔
وکیل۔ ایڈی تم خیال کرو کوئی ایسی چیز ہے جس سے ایسی نیند آئے کہ انسان مردہ معلوم ہو۔ ہندوستانی لوگ اس قسم کی بہت چیزیں جانتے ہیں۔
ایڈی۔ ایڈی کو اس کا کچھ علم نہیں۔ پھر یکایک اس کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور بول اٹھی۔ مجھے ایک دوائی کی ضرورت ہے جس سے میری نیم مردہ مالکہ پہلے کی طرح ہو جائے۔
وکیل۔ کیا کہا ایڈی؟
ایڈی۔ میں اپنی مالکہ کو بالکل تندرست چاہتی ہوں۔
جو کچھ ایڈی نے کہا تھا وہ نہایت صاف دل سے کہا تھا اس لئے اس کا لہجہ مؤثر تھا۔ اور کمرہ میں ایک منٹ تک بالکل خاموشی رہی پھر وکیل بولا۔

وکیل۔ کیا مس انگرم اپنی سوتیلی ماں کو محبت کرتی تھی۔
ایڈی۔ بالکل نہیں۔ کیونکہ مس انگرم ایک معزز خاتون تھی۔ اور لیڈی انگرم ایک رقاصہ؟
یہ سنتے ہی انگرم غصہ سے بھر گیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہوگیا وکیل ڈرا کہیں وہ دست درازی نہ کر بیٹھے اس لئے اس نے سوال کی روش تبدیل کر دی۔
وکیل۔ قتل کی رات مس انگرم کو تم نے کس وقت دیکھا؟
ایڈی۔ جب سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔ اور ایک فرشتہ معلوم ہوتی تھی۔
وکیل۔ ناچ سے پہلے ہی؟
ایڈی۔ جی ہاں۔
وکیل۔ اچھا ایڈی اب تم جا سکتی ہو۔
فوراً ہی ایڈی باہر چلی گئی۔
سرکاری وکیل نے اعلان کیا کہ اس معاملہ کی تحقیقات کھانے کے بعد کی جائیگی اور وہ بمعہ جج وجیوری کھانے کے کمرہ میں چلا گیا۔
انگرم اور برٹنیس اپنے گھر آئے جہاں کھانا میز پر چنا ہوا تھا۔ اور ڈرسیلی اور مس انگرم ان کا انتظار کھینچ رہے تھے۔

آٹھواں باب

برٹینس اور انگرم آ گئے۔ کھانا شروع کیا گیا۔ مس انگرم حیران ڈرسیلی متفکر۔ اور مسٹر انگرم حسب معمول خاموش تھا۔ اس لئے برٹینس کو بھی خاموش ہی بیٹھنا پڑا۔ کھاتے وقت ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی اور کوئی بھی گفتگو شروع کرتا نظر نہ آتا تھا۔ جب کھانا ختم ہو گیا تو مس انگرم نے قفل خاموشی کو اپنے تکلم سے یوں توڑا۔

مس انگرم مسٹر برٹینس! ڈرسیلی سے سنا ہے کہ وہ ہنھیار جس سے قتل کیا گیا تمہیں مل گیا ہے۔ کیا یہ سچ ہے۔

برٹینس۔ ہاں بالکل درست ہے۔

مس انگرم۔ کیا تمہیں کچھ معلوم ہوا کہ وہ کس کا ہے؟

انگرم۔ ہاں وہ میرا ہے۔ عرصہ ڈیڑھ ماہ کا ہوا جب میں ڈاکوؤں کو دیکھنے گیا تھا۔ تو گم ہو گیا تھا۔ سکوائر نے متانت سے کہا۔

مس انگرم۔ کس قدر بدقسمتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُف! لوگ کیا کہیں گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ممکن ہے لوگ شبہ کریں۔

انگرم کیا تم یہ خیال کرتی ہو کہ کوئی شخص مجھ پر شک کرے گا۔

کر میں نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا ہے۔

برٹنیس۔ میرے خیال میں تو یہ بھی ممکن ہے۔ تم کوئی خدائی فوجدار تو ہو ہی نہیں کہ لوگ بالکل خاموش ہو رہیں ——— قاتلوں سے یہ بھی امید ہو سکتی ہے۔

انگرم۔ ہائے لالورا ۔۔۔۔

سکوائر کی آواز میں حد درجہ کا رنج پایا جاتا تھا۔ ڈرسلی چپ چاپ اس کے منہ کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ حیران و پریشان تھا۔

مس انگرم (کندھوں کو ذرا حرکت دیتے ہوئے) "میں نے تو بالکل سچ کہا ہے۔

کھانا ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے سکوائر اور برٹنیس اٹھے کمرہ عدالت میں آئے۔ جج اور جیوری اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے تھے۔ سب سے پہلے مس انگرم کی طلبی ہوئی۔

دو ایک منٹ کے بعد مس انگرم اپنے عاشق کے ہمراہ کمرہ عدالت میں آئی۔ اور ایک کرسی سے سہارا لے کر میز کے قریب کھڑی ہو گئی۔ اور چاروں طرف دیکھنے لگی گویا کہ وہ لوگوں کے خیالات کا مطالعہ کر رہی ہے۔

وہ میز کے قریب کھڑی تھی۔ اس کے گورے گورے جسم پر سیاہ مخمل کا لباس غضب ڈھاتا تھا۔ اس کے سیاہ بال کئی بار آگے بڑھتے۔ کہ اس کے پھول سے خوبصورت گالوں کو بوسہ دیں۔ لیکن ہر بار ایک حسرت زدہ عاشق ناکام کی طرح پیچھے ہٹا دیئے جاتے۔ اس کی بجلی کی سی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں کہ غزال دیکھے

تو عمر بھر جنگل میں مارا مارا پھرا کرے۔
غرض غضب کا نکھار۔ غضب کا ابھار۔ اس کی سیاہ شرمگیں آنکھیں جس طرف اٹھتیں۔ ایک تیر آزما کی طرح پرے کے پرے بے جان کر دیتیں۔ گو اس نے کسی کی طرف لگاوٹ کی نظر سے نہیں دیکھا۔ کسی طرف ترچھی چتون نہیں کی۔ پھر بھی اسکا حسن خداداد ایسا نہ تھا۔ کہ عشاق کے دلوں کو پارا پارا نہ کرتا۔ اور وہ ایک ٹھنڈی سانس نہ کھینچتے۔ حتے کہ جج بھی اس کے حسن سے متاثر ہونے سے نہ رہ سکا۔

غضب کا تھا جوبن غضب کا نکھار
غضب کی تھی چتون غضب کا اُبھار

رسمی قسم کے بعد اس سے دریافت کیا گیا۔
وکیل۔ تم قتل کی رات جنگل میں کیوں گئیں؟
مس انگرم۔ کیا میں جنگل میں گئی؟ مجھے بتایا گیا کہ میں وہیں پائی گئی۔ مجھے اس کا کچھ علم نہیں۔ اسوقت اس کے چہرہ پر حیرانگی کے آثار نمودار تھے۔ اور وہ عجیب الجھن میں تھی۔
اب وکیل کو مس انگرم کی یادداشت خراب ہونے کا یقین آیا اور بے حد حیران ہوا لیکن پھر بھی سوال کر دیا۔
وکیل کیا تمہیں جنگل میں جانا یاد نہیں؟
مس انگرم۔ نہیں مجھے کچھ بھی یاد نہیں۔ کاش کہ مجھے یاد ہوتا اور میں سارا معاملہ سلجھا سکتی لیکن افسوس . . . .
وکیل۔ تمہیں کیا کچھ یاد ہے؟

مس انگرم - میں اور میری ماں مہمانوں کا استقبال کر رہی تھیں اس کے بعد میں کئی دفعہ ناچی بھی۔
وکیل - کیا تم اس سے زیادہ کچھ یاد نہیں کر سکتی؟
مس انگرم - اس کے بعد میں ناچ گھر کی آرام گاہ میں کسی کے ساتھ گئی لیکن یہ نہیں یاد کہ کس کے ساتھ۔
وکیل - اس کے بعد؟
مس انگرم اس کے بعد مجھے کچھ پتہ نہیں۔
جیوری مین - شاید اس پر مسمریزم کیا گیا ہو۔
یہ تسلیم کیا گیا اور وکیل نے دریافت کیا۔
وکیل - یاد کرو کہ تمہارے ساتھ آرام گاہ میں کون تھا؟
مس انگرم - ممکن ہے کہ وہ میرا باپ یا ڈرسیلی ہو۔ لیکن نہیں وہ میری سوتیلی ماں تھی۔
اس جواب نے لوگوں پر ایک بجلی سی گرا دی۔ سب حیران اور پریشان۔ سب حواس باختہ الو کی دم فاختہ بنے بیٹھے تھے۔ ڈرسیلی و سکوائر کا تو حال ہی نہ پوچھئے۔ وہ مردہ نہیں تو نیم مردہ ضرور ہی ہو گئے ہونگے۔ شاید ہی کوئی ایسا ہو جسے حیرانی نہ ہوئی ہو۔ ورنہ سب پر ایک ہی حالت طاری تھی۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ وہ حالت حیرانگی کی حالت تھی۔
وکیل - کیا تمہیں یقین ہے یا تمہارا خیال ہی ہے۔ کہ اس وقت یعنی آرام گاہ میں تمہاری ماں ہی تھی۔ جو تمہارے پاس بیٹھی تھی
مس انگرم - مجھے تو یقین سا معلوم ہوتا ہے اور یاد ہے کہ میں سب

کچھ حلفاً بیان کر رہی ہوں اس لئے جھوٹ نہیں بول سکتی۔"
وکیل۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم جنگل میں بالکل مردہ پائی گئی ہو۔
مس انگرم۔ مجھے ایسا ہی بتایا گیا ہے۔
وکیل۔ تم تو کہتی ہو کہ تم نلنچ ٹمر کی آرام گاہ میں تھیں۔ اور پائی تم جنگل میں گئیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟
مس انگرم۔ میرے خیال میں میری ماں نے مجھ پر مسمریزم کیا اور مجھے جنگل میں کسی اپنے مطلب کے لئے بھیج دیا۔
سکوائر۔ لاؤرا۔ زبان سنبھالو۔
وکیل۔ سکوائر صاحب ذرا معاف فرمائیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ جس طرح ہو سکے اس راز کی کھوج نکالیں۔
وکیل ہاں! مس انگرم سچ سچ کہنا۔ تمہیں یاد ہوگا تمہیں قسم دی گئی ہے۔ کیا تمہاری ماں نے پہلے بھی کبھی تمہیں مسمریزم سے بیہوش کیا
مس انگرم۔ ہاں ایک دفعہ اس نے مجھے کچھ دیر کے لئے بیہوش کر دیا تھا۔ جب میں نے اُسے بات سکوائر کو کہنے کی دھمکی دی تو وہ ہنس پڑی اور بولی کہ وہ میرے قبضہ میں ہے۔ اور کچھ نہ کہیگا۔ دیکھو ابھی ابھی تو میں اس کے ٹرنک سے پچاس پونڈ کا نوٹ لائی ہوں جو میں اب اپنے پرانے عاشق کو جو بہت ہی غریب ہے۔ بھیجوں گی اس نے مجھ سے ہی چھٹی لکھائی۔ جس میں میرے سامنے نوٹ بند کیا اور ڈاک میں ڈالنے چلی گئی۔
وکیل کیا تم نے اپنے باپ کو اس سے مطلع کیا؟
مس انگرم۔ نہیں میں اس سے ڈرتی تھی۔ اس لئے کہنے کی جرأت

نہ ہوتی۔ البتہ اس دن سے میں اس سے کچھ متنفر سی ہو گئی۔ اور جب قدر ہو سکا اس سے دور ہی رہی۔

کمرہ میں ایک منٹ تک خاموشی رہی پھر وکیل نے کہا۔

وکیل۔ اور تمہیں ان باتوں کے علاوہ جو کہ بیان کر چکی ہوں کچھ بھی علم نہیں؟

مس انگرم۔ نہیں۔ بالکل نہیں۔

مسز انگرم کا چہرہ شرم سے جھکا ہوا تھا۔ سب لوگ حیران تھے۔ لیکن کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کہ اس مرحومہ کی ہتک کرنے سے اُسے کیا ہاتھ آیا۔ سب کا خیال تھا کہ اس نے فضول ہی اس کے چال چلن پر دھبہ لگایا ہے۔

ہرٹینس نے اس پر ایک نظر ڈالی۔ اسے شک ہوا کہ شاید مس انگرم نے اپنے بچاؤ کے لئے بچاری مرحومہ کو بدنام کیا ہو۔ ایک منٹ پہلے جس بات پر اسے یقین تھا۔ اب اسے شک ہو گیا۔ مبادا مس انگرم نے ان کی آنکھوں میں دھول ہی جھونک دی ہو اس لئے اس نے سکوائر سے دریافت کیا۔

ہرٹینس۔ کیا کوئی آپ کا پچاس پونڈ کا نوٹ گم ہوا۔

سکوائر۔ ہاں۔ اور ساتھ کچھ اور نوٹ بھی

ہرٹینس۔ کیا تم نے اس کا ذکر اپنی بیوی سے کیا۔

سکوائر۔ ہاں۔ کیا تو۔ لیکن سود مند نہ ہوا۔ وہ کہنے لگی کہ شاید کسی اور جگہ پر رکھ دیئے ہوں۔ لیکن مجھے اس کا یقین نہ آیا

ہرٹینس۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری بیوی مسمریزم جانتی تھی؟

سکوائر۔ نہیں! اور یہ معلوم کرکے کہ اس نے میری بیٹی کو بیہوش کر دیا عجیب حیران ہوں۔ کیونکہ مس انگرم کی قوت ارادی اسکی قوت ارادی سے کہیں مضبوط تھی۔

اس عرصہ میں جج بالکل خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے بڈھے گھڑیالی کو جو چرچ کا گھنٹہ بجایا کرتا تھا۔ بلایا۔

بڈھے نے قسم کھائی اور کہا کہ چابیاں کبھی بھی اپنی جگہ سے ہلی ہوئی نہیں دیکھی گئیں۔ اور نہ ہی میں نے گھڑیال بجایا اور نہ ہی مجھے کوئی ایسی وجہ معلوم ہوئی جس کے لئے گھڑیال بجایا گیا تھا۔

تحقیقات ختم ہوئی سرکاری وکیل نے عجیب وغریب پہلو لئے۔ اور مس انگرم کے بیان کی طرف خوب زور دیا۔ اور ایک تقریر کی جس کا بیانگرنا حاصل یہ جج جیوری و دیگر صاحبان آپ کو معلوم ہے۔ کہ مقدمہ بڑا ہی پیچیدہ ہے۔ اور اس نے سارے واقعات بیان کئے۔ جیسے ہم دوبارہ بیان کرکے مضمون کو خواہ مخواہ طول دینا نہیں چاہتے۔ آخر میں کہا خدا کی قسم میں نے کبھی بھی ایسا مقدمہ نہیں دیکھا وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد ممبران جیوری ایک علیحدہ کمرہ میں چلے گئے۔ جہاں انہوں کسی آدمی کے برخلاف مقدمہ فیصل کیا۔ آدمی کون تھا اس کے بتلانے کی ابھی چنداں ضرورت نہیں آگے چل کر خود ہی معلوم ہو جائیگا۔

اچھا اب تم کیا کروگے ؟ مسٹر ڈنکن نے کہا جو کارسل سے بحیثیت ایک انسپکٹر پولیس کے آیا تھا۔

برٹینلس۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جو ہوگا دیکھا جائیگا۔ مجھے امید ہے

کہ میں ضرور کامیاب ہو جاؤنگا۔ اگر ناکام ہوا۔ تو یہ میری شکست پہلی ہو گی۔
میری خواہش ہے کہ آپ کامیاب ہو جائیں۔ اچھا میں سکوائر سے مل آؤں۔ اس نے مجھے بلایا تھا۔ میں اگلی گاڑی سے ضرور روانہ ہو جاؤنگا
برٹینس۔ اچھا خدا حافظ۔
ابھی اس نے بمشکل تمام پیٹھ پھیری ہوگی۔ کہ انسپکٹر صاحب آ دھمکے۔
انسپکٹر۔ مسٹر برٹینس۔ مس انگرم کے بیان سے واضح ہے کہ اسکی سوتیلی ماں کا کوئی عاشق ضرور تھا۔ اور پھر وہ تھا غریب شاید اس نے مسز انگرم سے روپیہ مانگا ہو اور اس نے انکار کر دیا ہو اور اس لئے اسے گولی مار دی ہو۔ "مرتا کیا نہیں کرتا" وہ مایوس تھا اب مجھے اس آدمی کی تلاش ہے۔
برٹینس۔ بہت اچھا میں اپنا سارا زور لگاؤنگا۔
دونوں نے ہاتھ ملایا اور ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔
اس کے بعد برٹینس ہال کی طرف روانہ ہوا۔ اور سیدھا لائبریری میں پہنچا۔
سکوائر وہاں موجود تھا اس کے جاتے ہی سکوائر نے کہا۔
سکوائر۔ مسٹر برٹینس میں آپ کی ہی انتظار میں تھا۔ اس وقت اس کا چہرہ بہت ہی افسردہ تھا۔
برٹینس تو پھر بندہ حاضر ہے۔
سکوائر۔ دیکھو نا۔ میری لڑکی کیسی طوطا چشم نکلی آج دیکھا بنچ

عدالت کیا کہ گذری۔
برٹینس۔ یہ ایک عجیب ہی بات ہے لیکن میں نے ابھی تک کوئی رائے قائم نہیں کی۔
سکوائر۔ میں نے تو رائے قائم کر لی ہے۔ اسے اپنی ماں سے نفرت تھی اس لئے اس کے چال چلن پر اس نے یہ ایک بدنما دھبہ لگا دیا۔ (قدرے آہستہ آواز میں) مجھے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے سچ نہیں بولا۔ مسز انگرم کبھی بھی لسے بے ہوش نہیں کر سکتی!!
برٹینس۔ کیا میں وجہ دریافت کر سکتا ہوں۔
سکوائر۔ لاؤرا کی قوت ارادی اس کی ماں سے کہیں زبردست ہے۔ وہ اسے کیونکر بے ہوش کر سکتی تھی۔ البتہ مس انگرم اگر چاہے تو ایسا ممکن ہے۔
برٹینس۔ لیکن اُسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔
سکوائر۔ مجھے کچھ معلوم نہیں یہ سب راز ہے۔ لاؤرا خود بھی ایک راز سے کم نہیں۔ میں اُسے بہت اچھی لڑکی سمجھتا تھا۔ لیکن وہ بالکل ہی میری رائے کے الٹ نکلی۔
برٹینس نے اپنی کرسی سکوائر کے قریب لگائی اور بولا۔
برٹینس۔ سکوائر میں تمہیں دھوکہ میں رکھنا نہیں چاہتا اس لئے بہتر ہے کہ میں آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کر دوں۔
اور اس نے وہ خط جو اسے جنگل سے ملا تھا۔ سکوائر کے حوالہ کیا۔

ناںواں باب

ایک اہم تبدیلی

خط پکڑتے ہوئے سکوائر کے ہاتھ کانپ اٹھے چہرہ زرد ہو گیا اور اس نے اپنی حالت درست کرتے ہوئے کہا۔
"کیا آپ مجھے ہی مجرم سمجھتے ہیں ؟
اگر میں آپ کو مجرم سمجھتا تو آپ کبھی کے جیل کی ہوا کھاتے ہوئے نظر آتے۔ چونکہ میں آپ کو بالکل ہی بے قصور سمجھتا ہوں اس لئے میں نے یہ خط بھی حاضر عدالت نہیں کیا۔
سکوائر۔ مسٹر برٹینس میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ کے ایسا کرنے سے تو مجھے بہت ہی مصیبت اٹھانی پڑتی۔ آپ کو میں کسی غلط فہمی میں رکھنا نہیں چاہتا۔ سنئے۔
میں نے کئی مرتبہ آپ کو ایک بات بتانے کا ارادہ کیا۔ لیکن موقع نہ ملنے کی وجہ سے میں خاموش ہی رہا۔ جس دن سے یہ خط کھویا گیا میں بہت ہی بے چین ہوں
برٹینس۔ "ہیں آپ سے ؟"

سکوائر - جی ہاں - جس دن ناچ ہونا تھا۔ اسدن صبح کے وقت مجھے یہ خط ملا - لفافہ پر لنڈن - ڈبلیو - سی - کی مہر تھی - عرصہ سے مجھے میری بیوی پر شک تھا - لیکن بہت ہی معمولی - اسدن اس خط کو دیکھتے ہی مجھے تو ایک آگ سی لگ گئی - میں نے اس خط پر عمل کیا - شام ہی سے اپنی بیوی کی نگرانی شروع کر دی - لیکن میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا - کیونکہ وہ ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر گھوم رہی تھی - اس حالت میں نگرانی کرنا شبہ پیدا کرتا تھا اس لئے میں خاموش ہو کر ایک جگہ پر بیٹھ گیا -

وقت مقررہ سے کچھ دیر پہلے میں گھر کے خفیہ دروازہ سے نکلا اور سب کی نظروں سے پوشیدہ سمر ہوس کے راستہ پر ہو لیا - میرے شوق اور غصہ کی کوئی انتہا نہ تھی - اس لئے میں جلدی جلدی لیکن بڑی احتیاط سے چلتا گیا - جب میں سمر ہوس کے قریب پہنچا تو ایک ایسا نظارہ دیکھنے میں آیا کہ میں اُسے تمام عمر نہ بھولونگا - خدایا وہ کیسا بھیانک نظارہ تھا -

میں غیض و غضب کا پتلا بنا ہوا وہاں گیا تھا اور دل میں ٹھان لی تھی کہ اس کی کسی اور مرد سے سازباز ثابت ہونے پر میں اُسے دوسرے ہی دن اپنے گھر سے نکال دونگا - لیکن وہاں پہنچنے پر اور ہی سین نظر آیا - وہ بیچاری ایک مردہ حالت میں زمین پر چت پڑی تھی -

میں پہلی ہی نظر سے تاڑ گیا کہ وہ مردہ ہے - پھر بھی دلی اطمینان کے لئے میں اس کے پاس گیا - اٹھایا - غور سے اس کے چہرہ کی

وقت دیکھنے لگا۔ لیکن وہ مردہ ثابت ہوئی جب میں واپس ہُوا ہی چاہتا تھا۔ تو میری نظر میری لڑکی پر پڑی پہلے تو میں اُسے بے ہوش سمجھا لیکن بعدازاں وہ بھی مری ہوئی معلوم ہوئی۔ اس کے چہرہ پر مردہ کی سی زردی چھائی ہوئی تھی۔ اور ہاتھ پاؤں بالکل سرد تھے۔
میں نے خیال کیا کہ لوگ مجھ پر ہی شبہ کرینگے۔ اس لئے مجھے واپس ہی چلنا چاہیئے۔ اور انتظار کرنا چاہیئے۔ حتےٰ کہ کوئی اور شخص ان کے مرنے کی اطلاع دے۔
جب میں جلدی جلدی قدم اٹھاتے واپس آرہا تھا تو میں نے چرچ کے گھڑیال کی آواز سنی۔ میں نے گھڑیال کی چوٹوں کو گننا شروع کیا۔ تو وہ میری ہی بیوی کی موت کو ظاہر کرتی ثابت ہوئیں میں کس طرح ہال میں واپس آیا۔ اور پھر کس طرح تم لوگوں میں شریک ہوگیا۔ اس کا مجھے کچھ بھی علم نہیں۔ اس وقت سے میں اپنی بزدلی پر متاسف ہوں۔ کہ میں نے کیوں تاخیر کی اگر میں اسی وقت لوگوں کو حالات سے مطلع کرتا تو قاتل ضرور ہی گرفتار ہوجاتا لیکن واقعات ہی کچھ ایسے تھے۔ کہ لوگ قاتل کو گرفتار کرنے کی بجائے مجھے ہی خونی خیال کرتے۔ اس لئے میں خاموش ہی رہا۔
برنیس۔ مسٹر انگرم! اب مجھے معلوم ہُوا کہ آپ نے کیوں اسوقت لوگوں کو اطلاع دی۔ اور یہ بھی پتہ لگا۔ کہ قاتل کوئی بھیدی ہے جو گرد نواح سے بخوبی واقف ہے۔ گھر کے تمام انتظامات سے بھی اُسے پوری پوری آگاہی رہتی ہے۔ اور وہ تمہارے آنے جانے کے راستوں سے بھی بخوبی واقف ہے۔

برٹینیس تو کیا پھر تم ایسے شخص کو جس سے اسکی شادی سے پہلے واقفیت ہو قاتل نہیں سمجھتے ؟

سکوائر۔ اس بارے میں میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ ممکن ہے کہ وہ کچھ عرصہ سے گردونواح میں ہی رہتا ہو۔ اور سڑکوں اور ڈنڈایوں سے بخوبی واقف ہو۔

برٹینیس۔ کیا تم کسی گھر کے آدمی پر تو شبہ نہیں کرتے ؟

سکوائر۔ میں کسی خاص آدمی پر شبہ نہیں رکھتا۔

برٹینیس۔ لیکن میں آپ سے کچھ دریافت کر سکتا ہوں ؟

سکوائر۔ ہاں ہاں آپ بخوشی دریافت کر سکتے ہیں۔

برٹینیس۔ کیا ایڈی مسز انگرم سے سخت متنفر تھی ؟

سکوائر۔ وہ اس سے بڑی نفرت کرتی تھی۔ لیکن یہ اس کا کام نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا کرتی تو ضرور ہی اسے زہر دیکر ہلاک کرتی۔

برٹینیس۔ میں بھی آپ سے مطابقت کرتا ہوں۔

یہ کہتے ہوئے برٹینس کمرے سے باہر چلا گیا اور ڈنر سے پہلے سکوائر کو نہ مل سکا۔

وہ سکوائر کے پاس ڈنر کے وقت بیٹھا ہی تھا۔ کہ مس انگرم داخل ہوئی۔ اس وقت وہ بہت ہی خوبصورت معلوم ہوتی اور حد سے زیادہ خوش تھی۔ وہ ایسی خوش کبھی بھی نہ ہوتی تھی۔ اگر اسے ذرا بھی خیال ہوتا کہ اس کی مرحومہ سوتیلی ماں ابھی تک ساتھ کے ہی کمرہ میں مردہ پڑی ہے۔ اسوقت ڈرسیلی بھی موجود تھا۔ سکوائر نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہا۔

سکوائر۔ لاؤرا جب سے تم اس عجیب حالت سے اچھی ہوئی ہو۔ تمہارا دل بالکل مردہ ہوگیا ہے۔ اور تم کچھ نہیں سوچتی۔

لاؤرا۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ میرا دل اور دماغ دونو مردہ ہوگئے ہیں اور مجھے بھی یاد نہیں رہتا۔ شاید ایسا ہی ہو۔ میرے خیال میں ضعف سے زیادہ دنیا معمولی واقعات کو بھولنے کی کوشش کرتی ہے۔ آپ ہی بتائیں۔

کیا آپ نہیں چاہتے کہ معمولی باتیں جو آپ کو ہر وقت یاد رہتی ہیں بھول جائیں۔ اگر میں نے ایسا کیا تو کونسا جرم کیا۔ اس وقت اس کا طرز تکلم عجیب قسم کا تھا۔

سکوائر کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا۔ ڈرسیلی حیرانی سے اپنی محبوبہ کی طرف دیکھنے لگا۔ اور اس نے گفتگو کا پہلو تبدیل کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہوگیا۔

اس کے بعد سب طرف خاموشی چھاگئی کھانا ختم ہُوا۔ سکوائر اپنی لائبریری کی طرف روانہ ہُوا۔ برٹینس باغ میں سگرٹ پینے کے لئے چلا گیا۔ اور ڈرسیلی بمعہ مس انگرم کے ایک کمرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ باغ میں جا برٹینس نے ایک سگرٹ اپنی جیب سے نکالا اور سکون و خاموشی کی حالت میں پینے لگا۔ ابھی زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ مس انگرم اور مسٹر ڈرسیلی کی گفتگو نے اسے اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ اور اس نے اسے یہ کہتے سنا

مس انگرم۔ مسٹر ڈرسیلی۔ کچھ عرصہ ہُوا کہ تم مجھے جلد از جلد شادی کرنے کے لئے کہتے تھے۔ لیکن اب تم کہتے ہو۔ کہ سوگ کی وجہ

سے ہمیں کچھ دیر اور صبر کرنا چاہیئے۔
ڈرسیلی۔ ہاں میرا تو ایسا ہی خیال ہے۔
مس انگرم۔ ڈرسیلی۔ مجھے اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں مجھے تو
ایسے گھر میں رہنا پسند نہیں جہاں محفل رقص و سرود تو کہاں چھ
سات ماہ تک کوئی ضیافت بھی نہ ہوگی۔ اور ہر ایک شخص اوداس
اور غمگین نظر آئے گا۔
کیا تمہیں خیال نہیں کہ شادی ہونے پر بھی ہم کچھ دیر تک فیسٹ
نہیں کر سکیں گے۔ ڈرسیلی نے سرد مہری سے کہا۔
مس انگرم۔ لیکن تم مجھے پیرس تو لے جا سکو گے۔ اور وہاں
جاکر ہم سب کچھ بھول جائیں گے۔
ڈرسیلی۔ کیا تم اپنے باپ کو اکیلا مصائب کا شکار ہونے کے لئے چھوڑ
دوگی۔ ابھی تک تمہارے ننھے بھائی کا بھی کچھ پتہ نہیں لگا کیا وہ
زندہ ہے یا مردہ
مس انگرم۔ ہاں میں چھوڑ دونگی۔ تمہیں میرے باپ سے کیا واسطہ
سراغ رساں بخوبی کام کرسکتا ہے۔ اور شاید میری غیر حاضری میں
اب سے اچھا کر سکے۔ پال! پال! میں تم سے محبت کرتی
ہوں۔ تمہیں چاہتی ہوں میری خواہش ہے۔ کہ جسقدر جلدی
ہو سکے تم مجھے یہاں سے لے جاؤ۔ میں اس موت زدہ گھر میں
رہنا نہیں چاہتی۔ مجھے زندگی کی روشنی درکار ہے پال! پال!
وعدہ کرو کہ تم مجھے ایک ہفتہ کے اندر اندر بیاہ لو گے۔ میں جانتی
ہوں کہ میں بے غیرتی سے کام لے رہی ہوں مگر ڈرسیلی سچ جانو

میں تمہیں محبت کرتی ہوں اس لئے تم سے جدا رہنا نہیں چاہتی۔

ڈرسلی نے کچھ جواب نہ دیا۔

جب گفتگو بند ہوگئی تو برٹینس کھڑکی کے قریب آیا۔ چھپ کر دیکھنے لگا۔ کیا دیکھتا ہے کہ دونو عاشق و معشوق کمرہ کے ایک کونہ میں ایک کوچ پر بیٹھے ہیں۔ مس انگرم اپنے بازو ڈرسلی کے گلے میں ڈالے محبت بھری نگاہ سے ڈرسلی کی طرف دیکھ رہی ہے

جب برٹینس نے پہلے پہل مس انگرم کو مردہ کی سی حالت میں دیکھا تھا تو اس نے اسے بہت ہی اچھی لڑکی خیال کیا تھا۔ لیکن اب حالت بالکل برعکس تھی۔ اب نہ اس میں پہلے کی سی شرم تھی نہ حیا بلکہ اب وہ مجسم شہوت تھی۔ اور یہ کوئی بہتری نہیں بلکہ نیکی کا تنزل تھا۔

یقینی طور پر پال اسکو اس حالت میں دیکھنا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے اس کی صورت قدرے کشیدہ تھی۔

ڈرسلی۔ لاؤرا تمہاری عادات بالکل ہی تبدیل ہوگئی ہیں پہلے تم میری عرض معروض پر کبھی خیال نہ کرتی تھیں۔ اب جبکہ حالات بالکل برخلاف ہیں تم جلدی شادی کرنے کے لئے کہتی ہو مجھے تو کچھ بھی سمجھ نہیں آتا کہ کیا کروں؟

مس انگرم۔ تم سب کچھ سمجھتے ہو پہلے میں سرد مہر تھی اسوقت میں زنانہ محبت ظاہر کر رہی ہوں۔ جس کا تم بدلہ نہیں دے سکتے میرا باپ مجھے مردہ دل سمجھتا ہے حالانکہ اب میں بڑی ہی زندہ دل ہوگئی ہوں۔

اس سے ڈرسلی قدرے ڈھیلا پڑ گیا اور مس انگرم نے پھر کہا۔
مس انگرم پال! کیا تم مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ گے۔
پال کے چہرہ پر محبت کی ایک رو دوڑ گئی۔ اور وہ بولا۔
ڈرسلی۔ تین ہفتہ تک تمہاری شادی ہو جائے گی لیکن اس سے ہم رسوا ہو جائیں گے۔
مس انگرم۔ تمہارے خیال میں میں رسوائی کی پرواہ کرتی ہوں۔ نہیں! نہیں! بالکل نہیں مجھے اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔ اچھا پال ایک اور کام ہے۔ وہ یہ کہ اگلے ہی ہفتہ تم لنڈن جاؤ۔ اور ایک پستول کا لائسنس حاصل کرو۔ میں اس سے بہت ہی خوش ہونگی۔
ڈرسلی نے وعدہ کر لیا۔ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ اس کی جگہ کوئی اور بھی ہوتا۔ تو اسے بھی ہاں ہی کرنی پڑتی۔ ایسے موقع پر سوائے اس کے چارہ ہی کیا ہے جبکہ ایک خوبصورت نازک بدن گلے میں ہاتھ ڈالے ہو۔ اور محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی ہو۔ ایسے حالات میں زاہد صد سالہ بھی یہی جواب دیتا۔ جو ڈرسلی نے دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مس انگرم کے ہاتھوں میں سانپ تھے۔ جو اسے انکار کرتے ہی ڈس لیتے۔ اس کے سینے میں برچھیاں تھیں جو فوراً ہی دل میں پیوست ہو جاتیں۔ اس کی نگاہوں میں جادو تھا۔ جس نے ڈرسلی کے تمام حوصلہ اور دلائل کو خاک میں ملا دیا۔ اور وہ بغیر حیل و حجت اس کے کہنے پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔

اس واقعہ سے اگلے ہی دن مسز انگرم کو دفن کیا گیا۔ جبوقت تمام لوگ جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے۔ تو مسٹر برٹینس ایک جگہ پہاڑی پر کھڑا انہیں جاتے دیکھ رہا تھا۔ اس وقت اس نے قسم کھائی کہ وہ ضرور قاتل کو تلاش کر کے چھوڑے گا۔
اس وقت اسے بچہ کا کچھ بھی علم نہ تھا۔ اسے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اُسے زمین نگل گئی۔ یا آسمان اٹھا لے گیا ہے۔
جنازہ نظروں سے غائب ہوگیا تو برٹینس آہستہ آہستہ پہاڑی پر سے اترنے لگا۔ پیچدار پہاڑی راستہ ختم ہو چکا تھا۔ وہ اس وقت میدان میں تھا۔ جہاں گھنا جنگل اُگا ہُوا تھا۔ وہ چلتا گیا حتی کہ جائے وقوعہ پر پہنچ گیا۔ اپنے خیال میں محو ہونے کی وجہ سے اس کو راستہ کے حالات سے کچھ بھی آگاہی نہ ہوئی۔ وہ وہاں رُک گیا غور سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ کہ کوئی سراغ لگا سکے لیکن بالکل بے سود وہ چپ چاپ کھڑا تھا۔ کہ اُسے کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک چست و چالاک پست قد عورت کو دیکھا۔ اس کی عمر قریبًا چالیس سال کی ہوگی۔
وہ خوب صورت تھی۔ اس کا لباس سادہ تھا۔ اس کے بالوں کی بناوٹ سے ظاہر تھا کہ وہ کوئی تعلیم یافتہ ہے۔ اس کے چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ کوئی بڑے مضبوط ارادہ کی عورت ہے۔
برٹینس نے تعظیمًا اپنی ٹوپی اتار لی۔

کیا اس جگہ قتل ہوُا؟ اس عورت نے دریافت کیا۔
برٹنیس جی ہاں۔
عورت۔ یہ دریافت کرنا سراسر فضول ہوگا۔ کہ کوئی سراغ ملایا نہیں اگر ملا بھی تو بھی تم بتانے کے نہیں۔
برٹنیس۔ نہیں مجھے بالکل بتانا نہ چاہیئے۔ ....
کیا میں آپ سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ کو کیوں کر معلوم ہوُا کہ مجھے قتل سے کچھ تعلق ہے؟
عورت۔ مسکرائی اور بولی۔ میں مسٹر نائل کیمرون کے گھر کا انتظام کرتی ہوں۔ نوکروں کی زبانی سب کچھ معلوم ہوگیا۔ حتیٰ کہ میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم یہاں آئے کیوں کر۔ آج کل تو ہر ایک گھر میں تمہارا ہی چرچا ہو رہا ہے۔ کیا تمہیں اسکا علم نہیں!
برٹنیس اوہو! ایسا ہے۔
عورت۔ ہاں ہر ایک شخص بیچارے سکوائر کو مظلوم سمجھتا ہے جس کی عورت نے ایسے ناگوار طریقہ پر وفات پائی۔ اُف! وہ بیچارہ اپنی قسمت کو روتا ہوگا۔ بخدا حسد بھی کیا بُری چیز
برٹنیس۔ کیا کسی کو اس سے حسد تھا۔
عورت۔ میرے خیال میں تو تم ایک ناکارے سے سراغ رساں ہو۔ جسے اب تک یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کا کوئی دشمن بھی ہے یا نہیں تو خاک سراغرسانی کرے گا۔
یہ کہتی ہوئی عورت ندی سے پار ہو گئی۔
برٹنیس۔ شاید ایسا ہی ہو۔ اچھا سلام...... وہ کہتے کہتے رُک گیا

برٹینس کھڑا تھا اور اس عورت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دل میں خیال کرتا تھا کہ کیسی چالاک عورت ہے۔ گفتگو بھی کیسی عجیب ہے باوجودیکہ بوڑھی ہے۔ مگر پھر بھی دیکھو کیسی پھرتیلی ہے۔ عورت پُل کو عبور کر دوسرے کنارے پہنچ چکی تھی۔ اب وہ ڈھلوان سے آرہی تھی۔ کچھ دیر میں وہ نظروں سے غائب ہو گئی برٹینس بھی اپنی جائے قیام کی طرف پلٹا۔ اس اثنا میں جنازے کے ساتھ کے آدمی واپس آچکے تھے۔ جن میں سے کچھ تو گھروں کو پلٹ گئے تھے اور کچھ دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے وہیں بیٹھ گئے تھے۔

چونکہ برٹینس پارٹی میں شریک ہونا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے اُس نے اپنا کھانا اپنے ہی کمرہ میں منگوالیا۔ اور بیٹھ کر کھانے لگا خادمہ اس کے پاس کھڑی تھی۔ وہ اس سے گفتگو بھی کرتا رہا۔ اثنائے گفتگو میں اُسے معلوم ہو گیا۔ کہ خادمہ کو بھی اپنی مالک کے مرنے کا چنداں افسوس نہیں کیونکہ اس کی بات ہمت سے واضح تھا کہ وہ اپنی دوسری مالکہ کو اپنی پہلی مالکہ جیسا خیال نہیں کرتی۔ اسوقت سلسلۂ کلام اس طرح شروع ہُوا۔

برٹینس (خادمہ سے) کیا تمہاری مالکہ کا سلوک اچھا نہ تھا؟

عورت۔ مانا کہ وہ ایک اچھی مالکہ تھی لیکن ...... نہیں نہیں مجھے کوئی رائے نہ دینی چاہیئے۔ پھر بھی ہماری پہلی مالکہ سے اسکی کیا نسبت

برٹینس کیا تمہاری پہلی مالکہ کی شکل مس نادم سے ملتی تھی؟

عورت۔ نہیں نہیں۔ ٹلاکورا کی شکل تو مسٹر انگرم سے بہت ملتی ہے

اُسے اسکی ماں کی شکل سے کوئی مناسبت ہی نہیں ہے اور پچھلے ہفتہ سے اسکی عادات بھی ایسی ہو گئی ہیں جیسی مسٹر انگرم کی عالم شباب میں تھیں۔ وہ اب کچھ تند مزاج سی ہو گئی ہے۔ اور نوکروں سے سختی کا برتاؤ کرنے لگ گئی ہے۔

برٹینس اسوقت کھانا ختم کر چکا تھا۔ اس لئے وہ اپنے کمرہ سے نکلا۔ اور سیڑھیاں اتر نیچلے کمرے میں آیا جو خوب فرش و فروش سے آراستہ تھا۔ اسکی حیران گی کی کوئی انتہا نہ رہی جب اس نے مس انگرم کو ایک شخص کے پاس بیٹھے دیکھا۔ جس کا نام ڈاکٹر نے نائل کیمرون بتایا تھا۔ اور جسے اُسنے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ برٹینس ان کے بہت ہی قریب تھا۔ اس لئے اس نے کیمرون کو یہ کہتے سُن لیا۔ کیا تم یہ کام کروگی۔ ابھی دونوں میں سے کسی نے بھی اسے نہ دیکھا تھا۔

یکایک ان کی نظریں اٹھیں تو سامنے برٹینس کو کھڑے پایا۔ مس انگرم کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا۔ لیکن کیمرون نے اپنے ظاہری سکون کو برقرار رکھتے ہوئے بڑی لاپرواہی سے کہا کہ آئیے۔ مسٹر برٹینس ہم آپ کا ہی ذکر خیر کر رہے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے اس نے بڑی خوش اخلاقی سے اپنا ہاتھ مصافحہ کیلئے بڑھایا۔ اور کہا۔

کیمرون مسٹر برٹینس آج میں نے تمہارا ذکر سکوائر سے کیا۔ اور کہا کہ تم آدمی تو بڑے چالاک ہو لیکن اس معاملہ میں جسے ہم معمہ کہہ سکتے ہیں کامیاب ہوتے نظر نہیں آتے۔

برٹنیس - خیر بعض اوقات چالاک سے چالاک آدمی بھی ناکام ہو جاتا ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے - میرے خیال میں میں کامیاب ہو جاؤنگا -

وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

وہ باہر کو چلدیا - مس انگرم اور اس کا ساتھی اس کے پیچھے پیچھے تھے -

---

دسواں باب

سعی لاحاصل

گزشتہ واقعات جن کا ذکر ہم باب نہم میں کر گئے ہیں - کرسمس کے وقت مسٹر برٹنیس کو ایک خط ملا جس پر مقامی ڈاک خانہ کی مہر لگی ہوئی تھی - اس کا مضمون حسب ذیل تھا -

مسٹر سراغرساں

میں نے سنا ہے کہ تم بڑے ہی چالاک چھوکرے ہو اور

ہیں تمہارا بہت شہرہ ہے۔ تم لاکھ چالاک ہو پھر بھی بچے ہو عقل کے کچے ہو۔ لاکھ سر مارو پختہ کاروں کو نہیں پہنچ سکتے۔ سنا تمہیں وکیل بننے کی خواہش تھی۔ اچھا ہوتا کہ تم وکیل بنتے۔ اور فضول دھندوں میں نہ پھنستے۔ جس میں تمہیں کامیاب ہونے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ شاید تم ہوشیار ہو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اس معاملہ میں تو تمہاری عیاری چالاکی خاک میں ملتی دکھائی دیتی ہے عقلمند را اشارہ کافی است۔ سکوائر سے دریافت کرو اس نے اولڈ روڈ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

راقم خیر خواہ

مندرجہ بالا خط اُسے اس وقت ملا جب وہ کھانا کھانے کے بعد ہال سے باہر نکلا۔ اس نے اسوقت کوئی پروگرام نہ بنایا تھا۔ اس خط نے اُسے ایک رہبر کا کام دیا۔ وہ واپس ہوا ہال میں گیا۔ یہاں اُسے سکوائر مل گیا۔ دونوں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

برٹینیس مسٹر سکوائر۔ میں آپ سے کچھ دیر گفتگو کرنا چاہتا ہوں

سکوائر۔ آپ بڑی خوشی سے جو چاہیں دریافت کریں۔ اور جتنی دیر تک جی چاہے گفتگو کریں۔ . . . . . تو کیا پھر لائبریری کو چلنا چاہیئے۔

اسی وقت سکوائر کی نگاہ خط پر پڑی اور وہ بولا۔

سکوائر۔ کیا کوئی خبر موصول ہوئی؟

برٹینیس۔ ہاں یہ ایک عجیب و غریب خط ہے۔

وہ حیران رہ گیا اور کچھ دیر کھڑا اس کے منہ کی طرف دیکھتا رہا
اس کے بعد وہ لائبریری میں داخل ہوئے۔ اور کو دروازہ کو
اندر سے چٹکی چڑھا دی
برٹینس:۔ (سکوائر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے) کیا آپ کو
اولڈ روڈ کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟
سکوائر۔ ہاں۔ہاں۔ میں اُسے بخوبی جانتا ہوں کچھ عرصہ
ہُوا کہ وہ گروی اشیا کا سُود ادا نہ کرسکا اور میں نے اُسے
قید کرا دیا۔
برٹینس کیا اس کے لڑکے نے تمہیں کوئی دھمکی دی؟
سکوائر۔ ہاں اس نے قسم کھائی کہ وہ ضرور ہی بدلہ لیگا اسکے
بعد اس کے لڑکے نے سارا اثاثہ گھوڑوں کے بیوپار میں کھو
دیا۔ اور خود کسی طرف کو چلا گیا۔ تقریبًا پندرہ روز ہوئے میں
نے اُسے پھر دیکھا اب اس کی مالی حالت پہلے سے بہت اچھی
ہے۔
اچھا وہ بہت دیر باہر رہا۔ لیکن قتل سے پیشتر واپس آگیا
سکوائر کو برٹینس نے مخاطب کرتے ہوئے ایک ایسی آواز میں
جس میں سوچ کا عنصر پایا جاتا تھا کہا۔
سکوائر۔ تمہارے خیال میں ——
سکوائر ابھی فقرہ پورا کرنے نہ پایا تھا کہ برٹینس نے وہ خط
جو ابھی ابھی اُسے ملا تھا سکوائر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس
نے اسے اٹھا لیا اور پڑھا۔ پھر بولا خط دستخط تبدیل کرکے لکھا
گیا

اس لئے میں اسے پہچان نہیں سکتا۔ یہ کہتے ہوئے سکوائر نے خط واپس کر دیا۔ پھر بولا۔

کیا تم ایسے کوئی ضروری خط سمجھتے ہو؟

برٹینس اس وقت تو میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکتا۔ میں مذکورہ روڈ کو دیکھوں گا اور اس کے بعد کچھ نتیجہ اخذ کرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ ممکن ہے کہ نویسندہ کو روڈ سے کچھ دشمنی ہو۔ اور اسے اس قتل کے حالات سے لگا ہی ہو۔ اور وہ اسے گرفتار کرانا چاہتا ہو۔ یا شاید یہ بھی ایک دھوکہ ہو۔ اور مجھے الّو بنانے کی چال ہو اچھا یہ تو بتایئے کہ روڈ خاندان رہتا کہاں ہے۔

سکوائر۔ وہ ہٹسن میں رہتے ہیں۔ ان کی ایک باغ میں پرانے وضع کی کوٹھی تھی۔ واقعی وہ ایک شاندار عمارت ہے۔ لیکن اس کے لڑکے نے سب کچھ برباد کر دیا۔ اب وہ ایک جھونپڑے میں رہتے ہیں۔ جس کے ساتھ کچھ تھوڑی سی زمین ہے۔ ان کی آمدنی بڑی تھوڑی ہے۔ جس سے ان کا گذارہ بھی مشکل سے ہوتا ہے

برٹینس مجھے وہاں ضرور جانا چاہیئے۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ قریبی راستہ کون سا ہے۔

سکوائر۔ سب سے اچھا راستہ یہ ہے کہ پہلے تم بڑی سڑک پر جاؤ پھر سفید دروازہ سے گذر کر چڑھاؤ کی طرف ہو لو۔ آگے کچھ دور جا کر ایک راستہ پہاڑی کے اوپر جاتا ملے گا۔ تم اس پر ہو جانا ڈھلوان کی طرف نہ آنا ورنہ پھر ہیڈ لینڈ میں واپس آ جاؤ گے۔ اس راستہ سے تم خلوت خانہ کے قریب پہنچ جاؤ گے۔ یہاں سے سیدھے چلے جانا

تو تھوڑے ہی فاصلہ پر تمہیں ہسٹن نظر آئیگا۔

برٹینس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور چلدیا۔ سکوائر کے بتائے ہوئے راستہ پر وہ چل رہا تھا کہ اسے دور سے خلوت گاہ نظر آئی۔ اس کے گرد اونچی اونچی دیواریں بنی ہوئی تھیں جن کے سبب اس کے اندر کا حال کچھ معلوم نہ ہوتا تھا۔ چلتا چلتا وہ دروازہ کے قریب پہنچ گیا۔ جس میں لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔

وہ وہاں مشکل سے رکا ہی ہوگا کہ دو کتے بھونکتے ہوئے اسکی طرف آئے وہ ذرا پیچھے ہٹ گیا۔ اس وقت اُسے دور سے کیمرون آتا ہوا نظر آیا۔ جو بڑی لاپرواہی سے چل رہا تھا۔ اس نے قریب آکر آداب سے ٹوپی اتاری اور کتوں کو آواز دیکر خاموش کرا دیا۔ کتے خاموش ہوکر پھاٹک سے ایک فٹ کے فاصلہ پر بیٹھ گئے۔

آپ نے تو بہت اچھے محافظ رکھے ہیں برٹینس نے طنزیہ لہجہ میں کہا۔

کیمرون۔ ہاں ! میرے پاس کافی روپیہ ہے اور میں اُسے بنک میں رکھنے کی بجائے اپنے پاس رکھنا اچھا سمجھتا ہوں اس لئے اس کی حفاظت کے واسطے کتے چھوڑ رکھے ہیں۔

اس کی آواز ہوا میں عجیب طرح پر گونجی۔ برٹینس نے اس کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ وہ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ خوب صورت تھا لیکن اسکا سیاہ چشمہ اُسے زیب نہ دیتا تھا۔

تم ایک عقلمند آدمی ہو برٹینس نے کہا پھر کچھ دیر وقفہ رہا

اس کے بعد برٹینس نے پھر سلسلہ کلام جاری کیا اور بولا یہ ایک نہایت فرحت بخش جگہ ہے۔
ہاں ایسا ہی ہے کیمرون نے کہا۔
کیا تم سیر کرنے جا رہے ہو۔ کیمرون نے سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا۔
ہاں میں ذرا گرد و نواح دیکھ رہا ہوں بہرحال ان سے واقف ہونا انسان کے لئے فائدہ مند ہی ہوتا ہے۔
کیمرون۔ اچھا مسٹر برٹینس دو تین روز سے میرے دماغ میں بھی سراغ رسانی کی ہوا سمائی ہے۔ کیا میں اس معاملہ میں دست انداز ہو سکتا ہوں؟
برٹینس۔ ہاں کیوں نہیں میں یہ دیکھ کر کہ مجھ سے زیادہ عقلمند اس کام کے لئے تیار ہے۔ خوش ہونگا۔ برٹینس نے چلتی دفعہ کہا۔
کیمرون۔ ہاں تم خوش کیوں نہ ہو۔ میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ تم ایک اچھے آدمی ہو اور تم ایک شخص کو ایک ایسے کام میں جس میں تم فیل ہو گئے ہو کامیاب ہوتے دیکھ کر خوش ہو گے۔
برٹینس آج تک تو کبھی بھی ناکام نہیں ہوا دیکھیے آپ کے قسمت میں کیا لکھا ہے۔ برٹینس یہ کہتے ہوئے آگے کو چل دیا۔ اس وقت اس نے مسٹر کیمرون کے چلنے کی آواز بھی سنی۔ جو گھر کی دیوار کے ساتھ ساتھ پگ ڈنڈی پر جا رہا تھا۔
یہاں سے روانہ ہو۔ وہ آدھ ایک گھنٹہ تک بڑی تیزروی

سے چلتا رہا۔ اس کے بعد وہ ہسٹن پہنچ گیا۔
یہ ایک چھوٹا سا لیکن بڑا خوبصورت گاؤں تھا۔ یہاں کے جھونپڑوں پر بیلیں چڑھائی گئی تھیں جس سے اس گاؤں کی سینری قابل دید بن گئی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کسی نے درختوں کے پتوں سے جھونپڑیاں تیار کیں ہوں۔ جب وہ اسجگہ سے جہاں وہ تھا۔ قدرے اور آگے بڑھا تو اسے ایک بڑا سا پھاٹک نظر آیا جس کے اندر ایک خوبصورت باغیچہ اور ایک مختصر سا مکان تھا۔ جس پر پرانے زمانہ کی مکانوں کی طرح چونہ لیا ہوا تھا۔ وہ حیران تھا کہ کیا اولڈ روڈ کا مکان ہے
کہ اتنے میں کسی نے پیچھے سے بڑی آہستگی سے کہا۔ کیا خوبصورت مکان ہے۔ برٹنیس پلٹا تاکہ دیکھے کہ کون ہے۔ تو اُسے ایک بوڑھا آدمی نظر آیا۔ برٹنیس اس سے مخاطب ہوا اور بولا۔
برٹنیس۔ واقعی بڑا اچھا مکان ہے۔ اچھا اس میں کون رہتا ہے
بوڑھا۔ ایک جورڈن نامی شخص یہاں رہتا ہے۔ جس نے اُسے نوٹس دے دیا ہے۔ کہ وہ مکان بہت جلد خالی کر دے گا۔ کیونکہ وہ اُسے پسند نہیں۔ اور اس کے ساتھ ہوتا بھی ایسا ہی چاہیئے
بوڑھے نے آخری فقرہ بڑی آہستگی سے کہا گویا وہ اپنے آپ کو کہہ رہا ہے۔ لیکن پھر بھی برٹنیس نے سن لیا۔ اور دریافت کیا
برٹنیس۔ کس کے ساتھ؟
"سکوائر کے ساتھ" بوڑھا بولا

"وہ کیوں؟" برٹنیس نے سوال کیا۔
بوڑھا۔ سنئے جناب یہ ہمارا آبائی مکان ہے۔ ہم چار پشتوں سے یہاں رہتے تھے۔ میرے لڑکے نے گھوڑوں کا بیوپار شروع کیا۔ جس میں اُسے گھاٹا رہا۔ اور مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے مجھے یہ مکان پھر بیچنا پڑا اس نے مجھے کسی وجہ سے قید بھی کروا دیا۔
اس کے بعد میرا لڑکا اسٹریلیا گیا۔ اس کی قسمت نے پلٹا کھایا اس کی شادی ایک امیرزادی سے ہوگئی۔ وہاں وہ تقریباً چار سال رہا۔ اس اثنا میں اس کا بوڑھا خسر مرگیا۔ اور جائداد اس کے قبضہ میں آگئی۔ اب وہ عرصہ چار ماہ سے یہاں ہے۔ اور اس مکان کے خریدنے کا بڑا خواہشمند ہے۔ تاکہ ہم سب اکٹھے رہ سکیں۔
میں نے سکوائر کو سارے حال سے آگاہ بھی کردیا ہے اور کہا ہے کہ میں مکان کبھی بھی فروخت نہ کرتا اگر مجھے اُس وقت روپیہ کی سخت ضرورت نہ ہوتی۔
یہ تو مجھے معلوم تھا کہ جب تک کرایہ دار مکان خالی نہ کرائیگا وہ ہرگز اسے فروخت نہ کرے گا۔ آج میں نے اُسے مکان چھوڑنے پر رضامند کرلیا۔ میرا خیال ہے کہ سکوائر وہ جگہ کسی اور کے پاس فروخت نہ کرے۔
برٹنیس تمہارے خیال میں وہ اُسے فروخت کرائیگا؟
بوڑھا۔ جی ہاں خیال تو ایسا ہی ہے وہ مکان تو مجھے ایسے ہی دے

دیتا۔ لیکن اس نے دیکھا کہ میرا لڑکا بڑا فضول خرچ ہے۔ اس لئے اس نے واپس نہ کیا۔ تاکہ وہ محفوظ رہے۔
ابا جان گیا ہے؟ ایک آواز سے جس میں خوشی پورے طور پر عیاں تھی۔ کہا۔ برٹینس نے مڑکر دیکھا تو ایک نوجوان کو کھڑے پایا یا
بوڑھا۔ میں اس جنٹلمین کو بتا رہا ہوں کہ ہم اس مکان کو جلد ہی خریدنے والے ہیں۔ یہ شخص اس کی بڑی تعریف کر رہا ہے۔
نوجوان۔ ہم اسے بہت جلد خرید لیں گے چاہے ہمیں دوگنی قیمت ہی کیوں نہ دینی پڑے۔
بوڑھا۔ شاید مالک اسے فروخت نہ کرے۔
نوجوان۔ نہیں وہ بڑا اچھا آدمی ہے۔ وہ ضرور واپس دیدیگا ایسی بھی کیا بات کہ واپس نہ دے۔ اُس وقت اس کا برتاؤ قدرے سخت تھا اور میں اس سے بڑا برخلاف ہو گیا تھا۔ لیکن اب مجھے معلوم ہُوا کہ جو کچھ ہُوا میری بہتری کے لئے ہُوا۔
اس پر کچھ دیر بعد بوڑھا برٹینس اور نوجوان گفتگو کرتے رہے۔ جسے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ وہ ہمارے قصے سے کچھ تعلق نہیں رکھتی۔ اور اس کو بیان کرنا خواہ مخواہ کی طوالت کا باعث ہوگا۔
برٹینس پھر واپس برٹلڈین کی طرف روانہ ہُوا راستہ میں وہ اس گفتگو پر جو اس کے اور روڈ کے درمیان ہوئی غور کرتا رہا۔ راہ میں کوئی قابل بیان واقع نہیں پیش آیا۔ جب وہ برٹلڈین پہنچا تو پنج کا وقت تھا وہ سکوائر کے ہاں گیا۔ کھانا کھا کر لائبریری میں آیا اور

سارا ماجرا جو گذرا تھا لفظ بلفظ کہہ سنایا - اور اُسے یقین ہوگیا کہ نوجوان روڈ بے گناہ ہے -

اس کے بعد مزید تحقیقات کے لئے برٹنیس سٹیشن کی طرف روانہ ہُوا وہاں اسے معلوم ہُوا کہ خط کے ملنے سے ایک دن پیشتر نوجوان روڈ نے لنڈن کا ایک ٹکٹ خریدا - اور وہ اس گاڑی میں جو لنڈن کو جاتی ہے بیٹھ بھی گیا - لیکن یہ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کب واپس آیا اس کے بعد وہ کچھ دیر اور تحقیقات کرتا رہا لیکن کوئی اور کارآمد بات دریافت نہ کرسکا - اب چونکہ وہاں ٹھیرنا فضول تھا اس لئے وہ واپس ہال کی طرف روانہ ہُوا -

اب معاملہ کی حالت دگرگوں تھی - اس لئے وہ ہال پہنچ کر سکوائر کے پاس گیا - تاکہ اس سے کچھ مشورہ کرسکے - سکوائر اس وقت اپنی لائبریری میں تھا - وہ کچھ دیر گفتگو کرتے رہے اس کے بعد وہ وہاں سے اُٹھ ہال سے باہر نکلے اور ایک پگ ڈنڈی کی طرف گئے جس پر وہ کچھ عرصہ تک آہستہ آہستہ چلتے اور گفتگو کرتے رہے

یہ اپنی گفتگو میں محو تھے - کہ انہیں چرچ کے گھڑیال کی آواز سنائی دی - جو کسی آدمی کی موت پر بجائے جانے والے گھڑیال کی طرح آواز دے رہا تھا -

بخدا - یہ بھی کوئی نئی سازش ہے - برٹنیس نے سگرٹ کو پرے پھینکتے ہوئے جو کہ وہ اسوقت پی رہا تھا کہا - پھر وہ بڑی تیزی سے بھاگتا ہُوا اس پشت کی دیوار کی طرف گیا - جو چرچ اور ان کے درمیان حائل تھی اُسے ایک ہی جست میں پھاندتا ہُوا وہ

کلیسا کی طرف بڑی تیزی سے دوڑا اور چند ہی منٹ میں گرجا کے قریب پہنچ گیا۔

عین اسوقت جب وہ کلیسا کے دروازہ میں داخل ہوا ہی چاہتا تھا۔ اس کا پاؤں ایک تار سے اٹک گیا اور وہ گر پڑا لیکن وہ جلدی اپنے آپ کو سنبھالتا ہؤا اٹھا۔ اور گرجہ میں داخل ہوگیا۔

گرجا میں چاروں طرف تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ پھر بھی وہ جلدی سے برج کی سیڑھیوں کی طرف دوڑا اور تیزی سے اوپر چڑھنے لگا۔ اس وقت اُسے کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ وہ رُک گیا اور ایک دیوار سے لگ کر واقعات کا نظارہ کرنے لگا۔

تھوڑے ہی عرصہ میں اُسے ایسا معلوم ہؤا جیسے کوئی شخص اس کے قریب سے گذرنے کی کوشش کرتا ہے۔ برٹینس نے اُسے ہاتھ سے پکڑ لیا۔

حریف چاہے کوئی بھی ہو لیکن وہ اپنے آپ کو گرفتار کرانا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے ایک زور کا مُکا برٹینس کو مارا لیکن اس نے اُسکے دوسرے ہاتھ کو بھی زور سے پکڑ لیا

اب ان میں ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی ایک زبردست جد وجہد ہونے لگی۔ برٹینس اپنے حریف کی صورت دیکھنے کا خواہشمند تھا۔ اس لئے وہ دروازہ کھولنے کے لئے آگے بڑھا۔ لیکن ابھی وہ دروازہ کھولنے نہ پایا تھا کہ اس کے حریف نے اسکو اس زور سے مکا مارا کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا۔ اور گھبرا کر زمین

پر آرہا۔ دوسرے شخص نے اس سے فائدہ اٹھایا اور جلدی سے گرجا سے باہر ہوگیا۔ دروازہ کو تالا لگا دیا اور کسی رخ کو بھاگ گیا۔ اب برٹینس گرجا میں بند تھا۔

گیارھواں باب

روئے کی موت

برٹینس نیم بے ہوشی کی حالت میں گرجہ میں بند تھا۔ کہ اس نے اپنے حریف کے پاؤں کی چاپ سنی جو گرجہ کے گرد گھوم کر کسی طرف کو جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر میں چاپ سنائی دینی بند ہوگئی اب برٹینس کو بھی قدرے ہوش آچکا تھا۔ وہ اٹھا دروازہ کے قریب آیا اسے زور سے کھٹکھٹانے لگا۔ لیکن بے سود۔

اب وہ حیران تھا کہ کیا کرے یکایک اس کے دل میں ایک خیال پیدا ہؤا وہ دوڑتا ہؤا گرجا کے برج پر چڑھنے لگا۔ تھوڑی ہی

دُور گیا تھا۔ کہ اسے ایک اسی راستہ میں حائل ملی اس نے اُسے پکڑ لیا
یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ گرجا کے گھڑیال کی ہی رسی تھا۔
اور اس کے ذریعہ اس نے گھڑیال بجانا شروع کیا۔
وہ اسے بجاتا بجاتا رک جاتا اور اپنی قوت سامع سے پورا پورا
کام لیتا۔ اس اثنا میں اُسے پاؤں کی چاپ سنائی دیتی جو لحظہ بلحظہ
قریب آتی جاتی تھی۔ وہ پھر اپنے کام میں مشغول ہوجاتا۔ پھر رُکتا
پھر آواز سنتا۔ اور پھر اپنے کام میں لگ جاتا آخر کار اس نے پاؤں
کی چاپ کو گرجہ کے دروازہ کے عین قریب پایا۔ وہ جلدی سے
نیچے اُترا۔ اور عین اسوقت جب باہر والے دروازہ کو کھولنے کی
کوشش کر رہے تھے۔ وہ بھی دروازہ پر پہنچ گیا اور بولا
یہ مقفل ہے اس لئے تمہیں گھڑیالی سے چابیاں لانی پڑینگی
"کیا تم ہو۔؟ سکوائر نے دریافت کیا۔ کیونکہ دروازہ کھولنے
والا سوائے سکوائر۔ ڈرسلی اور دوسائیسوں کے اور کوئی نہ تھا۔
ہرٹینس ہاں بدمعاش مجھے یہیں بند کر گئے ہیں۔
سکوائر۔ اچھا میں جم (سائیس) کو چابیاں لانے بھیجتا ہوں۔
سائیس چلا گیا اور ڈرسلی یہ کہہ کر کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہی جائے
گا۔ روانہ ہو گیا۔
تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر ڈریسلی کی آواز سنائی دی۔
جو چابیاں لیکر واپس آرہا تھا۔ سکوائر نے اس سے چابیاں لے
لیں۔ اور دروازہ کھولا۔
جب ہرٹینس باہر نکلا تو بارہ کا عمل تھا اور اس کی شہادت گرجا

کی گھڑی دے رہی تھی
برٹینس بخدا میں اس قید سے نکل کر بے حد خوش ہوں۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ میں اس شیطان کی جو گھڑیال بجا رہا تھا شکل نہ دیکھ سکا اب تو اس سفاک کا تعاقب بھی فضول ہے۔ اگر آپ قدرے پیشتر آتے تو بہتر تھا۔
ہم آتے تو ضرور لیکن میری لڑکی یکایک بیمار ہو گئی وہ زور سے چیخنے اور چلانے لگی۔ اور تقریباً بے ہوش سی ہو گئی تھی اس لئے میں تو رک گیا۔ میں نے ڈرسلی کو تمہاری مدد کے لئے بھیجنا چاہا لیکن اس نے بھی اپنی منگیتر کے پاس ہی رہنے کی خواہش ظاہر کی۔
"میرے خیال میں گھڑیال کی آواز ہی سُن کر آئے ہو گے؟
"ہاں جب میری لڑکی کو قدرے آرام آگیا تو ہم تمہاری طرف روانہ ہو گئے۔ بڑا افسوس ہے کہ وہ ایسے بے ڈھنگے وقت بیمار ہوئی اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم ضرور ہی قاتل کو گرفتار کر لیتے
سکوائر۔ اچھا یار تم بند کیونکر ہو گئے؟
برٹینس۔ بابا ایک منٹ صبر کرو۔ سب کچھ بتا وینگے۔ یہ کہتے ہوئے برٹینس بیٹھ گیا۔ تاکہ دیکھے کہ وہ تار جس سے گر گیا تھا۔ وہیں موجود ہے یا نہیں۔ لیکن وہ وہاں نہ تھی۔
سکوائر نے چابیاں ایک سائیس کے ہاتھ گھڑیالی کے ہاں بھیج دیں۔ اور دوسرے سائیس کو کسی اور طرف روانہ کر دیا۔
اب برٹینس نے سکوائر اور ڈرسلی کو اپنی سرگذشت سنانی شروع کر دی۔

اچھا آدمی نے ایک سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی سکوائر نے کہا۔ لیکن یہ کوئی نشانی تو نہیں ہے۔ سینکڑوں آدمی ایسی ہی انگوٹھیاں پہنتے ہیں۔

برٹنیس۔ ہاں یہ تو مانا۔ پھر بھی اس سے یہ ثابت ہوتا۔ گھڑیال بجانے والا مزدور پیشہ آدمی نہ تھا۔

برٹنیس۔ میرا بھی ایسا ہی خیال ہے لیکن یہ تو دیکھو کہ فضول ہی موت کا گھنٹہ بجا دینا کیسا واہیات ہے۔

سکوائر۔ یہ تو ٹھیک ہے لیکن میرا لڑکا بھی تو صرف ایک ہی سال کا تھا ممکن ہے کہ اس سے مجھے اس کے مرنے کی اطلاع دیگئی ہو

اس کے بعد سب خاموش رہے حتیٰ کہ ہال کا دروازہ آ گیا یہاں اور ہی رنگ تھا ہر ایک کی شکل سے وحشت برستی تھی۔ سب حیران و پریشان ادہر ادھر پھر رہے تھے۔

سکوائر۔ سین (بہرہ) کیا بات ہے؟

بہرہ جناب ماسٹر رُوئے واپس آگیا ہے۔ لیکن.......خادم کہتے کہتے۔ لیکن کیا؟ سکوائر نے جلدی سے دریافت کیا۔

بہرہ۔ لیکن وہ مردہ ہے۔

سکوائر۔ ہیں! مردہ! سکوائر کا چہرہ برف کا سا سفید ہوگیا اور وہ نیم غشی کی حالت میں دیوار سے لگ گیا۔

ایک دو منٹ تک تو خاموشی رہی پھر برٹنیس نے جی کڑا کرکے دریافت کیا۔

برٹنیس۔ بچے کو کون واپس لایا ہے؟

بہرہ جناب سچ پوچھو تو مجھے اسکا کچھ بھی علم نہیں۔ گھڑیال کی آواز سنکر ہر ایک شخص مضطرب ہوگیا۔ خادمائیں۔ ماماٸیں اور سب نوکر چاکر اپنے اپنے کمرہ میں لباس پہننے چلے گئے۔ اور لباس پہن کر بڑے کمرہ میں جمع ہو گئے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد دایہ سرسری میں جہاں وہ آجکل سوتی ہے گئی۔ پھر کسی چیز کو لینے اس کمرہ میں جہاں پہلے بچہ رات کے وقت سوتا تھا پہنچی۔ جناب اسکی حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب اس نے کمرہ کا دروازہ کھلا ہوا دیکھا اور اندر روشنی معلوم ہوئی۔ وہ اندر گئی۔ لیمپ کو ذرا تیز کیا اور پنگھوڑے کی طرف دیکھا وہاں بچے کو پڑے پایا وہ ڈر کر چیخنے لگی۔ اور نیچے کی طرف دوڑی اور ہم اوپر کی طرف غرضیکہ ہم راستہ میں ایکدوسرے سے ملے اور اس نے ہمیں بتایا کہ بچہ مردہ ہے۔

برٹینس کیا تم نے مس انگرم کو اس سے مطلع کر دیا۔

بہرہ۔ جی ہاں۔ جب نرس نے شور مچایا تو وہ خود بخود ہی ملاقاتی کمرہ میں چلی آئیں۔ اور ان کی دریافت پر ہمیں تمام ماجرا سنانا پڑا اسی وقت مس انگرم جس کا رنگ بیماری کی وجہ سے سفید ہوگیا تھا آئی۔ اس نے سب پر ایک گہری نظر ڈالی اور برٹینس کو ایک خاص غور سے دیکھا اپنی مٹھیاں کسنے ہوئے وہ بولی۔

مس انگرم۔ مسٹر برٹینس! کیا تم نے گھنٹہ بجانے والے کو پکڑ لیا ہے؟

برٹینس بڑا افسوس ہے کہ وہ بچ کر نکل گیا!

مس انگرم کم از کم تم نے اُسے دیکھ تو لیا ہو گا۔؟ اس نے شوقیہ لہجہ میں کہا

برٹینس نہیں مس۔ بوجہ اندھیرے کے میں اُسے دیکھ نہ سکا
مس انگرم بڑا افسوس ہے کہ تم اُسے گرفتار نہ کر سکے۔ اور وہ بچ کر نکل گیا۔
خیر اس جھگڑے کو جانے دو۔ تم نے بچہ کو دیکھا ہے۔ یا نہیں؟ سکوائر نے دریافت کیا۔
مس انگرم۔ جی ہاں
سکوائر۔ تو پھر اس میں تو کوئی شک نہیں کہ بچہ روئے ہی ہے؟
مس انگرم۔ نہیں بالکل کوئی شک نہیں۔
سکوائر اپنی لڑکی سے یہاں تک گفتگو کرنے کے بعد برٹینس کو ساتھ لے کر بچہ کے کمرہ کی طرف روانہ ہوا۔ ڈرسلی بھی ان کیساتھ تھا۔ اور مس انگرم بھی اپنے عاشق سے چرچ کے واقعات کے بارے میں دریافت کرتی ہوئی ساتھ ساتھ ہولی۔
تھوڑے عرصہ میں بچہ کا سونے کا کمرہ آگیا سکوائر کمرہ میں داخل ہوا پنگھوڑے پر نگاہ ڈالی اس میں بچہ موجود تھا جو بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ سو رہا ہے۔ اس نے اس کو چھوا وہ برف کی مانند سرد تھا سکوائر بول اٹھا۔
ممکن ہے کہ اسے بھی کوئی دوائی دی گئی ہو لاورا بھی ایسی ہی سرد تھی۔
برٹینس نے تائیداً کہا۔ وہ بالکل مردہ معلوم ہوتا ہے۔
لیکن مس انگرم بھی تو ایسی ہی تھی۔
ڈاکٹر کو بلانا ضرور معلوم ہوا سکوائر نے گھنٹی بجائی نرس،

کمرہ میں داخل ہوئی اور بولی۔ "حکم حضور"
ایک سائیس کو ڈاکٹر کو بلانے کے لئے فوراً روانہ کرو۔ ۔۔
اس کے بعد تم واپس آجانا برٹنیس نے کہا۔
نرس بہت بہتر جناب؟
نرس سکوائر کا حکم بجا لانے کے لئے روانہ ہو گئی۔ وہ تھوڑی ہی دیر میں واپس آگئی۔ اب برٹنیس اُسے بچہ کے قریب لے گیا اور اُسے اس کی قمیض دکھا کر کہنے لگا۔
برٹنیس۔ کیا یہ وہی قمیض ہے جو بچہ نے اس رات جب وہ گم ہوا تھا پہنی ہوئی تھی؟
نرس۔ جی ہاں مجھے تو وہی معلوم ہوتی ہے۔
برٹنیس۔ اچھا تو پھر ضروری ہے کہ اسے دھویا گیا ہو۔
نرس۔ جی ہاں۔
برٹنیس۔ کیا تم نے کوئی غیر معمولی شور گھر میں یا گرد و نواح میں سُنا
نرس۔ نہیں جناب! بالکل نہیں۔
برٹنیس۔ کیا کوئی اور بھی اس منزل میں سوتا ہے؟
نرس۔ جی نہیں۔ ان کمروں کی کبھی حاجت نہیں ہوئی البتہ جب مہمان آئیں اور اپنے بچے اور دایہ ساتھ لائیں تو انہیں کھولا جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں نہیں جناب میں معافی کی خواستگار ہوں اس تکڑوالے کمرہ میں نوکروں کی دارو غہ سوتی ہے۔
برٹنیس کیا اس رات جب بچہ گم ہوا صرف تم ہی اس منزل

میں سوئی تھی ؟
نرس۔ نہیں جناب وہ اس دن بھی وہیں تھی۔
برٹنیس کیا ابھی تک وہ اپنے کمرہ میں ہی ہے ؟
نرس۔ جی ہاں اور بڑی عجیب بات ہے کہ اسقدر شور وغل بھی اُسے بیدار کرنے میں ناکافی ثابت ہُوا۔
برٹنیس۔ واقعی بڑی عجیب بات ہے۔ کیا تم مجھے اس کا کمرہ دکھا سکتی ہو ؟
نرس۔۔ کیوں نہیں حضور۔ کہتے ہوئے وہ برٹنیس کو ساتھ لیکر داروغہ کے دروازہ پر پہنچی۔ یہاں پہنچ کر اس نے آہستہ سے دستک دی لیکن جواب ندارد۔ پھر اس نے ذرا زور سے کھٹکھٹایا پھر بھی خاموشی رہی۔ اب تو برٹنیس عجیب حیران ہُوا۔ اس نے دروازہ پر بڑے زور سے مُکّا مارا لیکن صدائے برنہ خواست۔ سکوائر پاس آیا اس سے دروازہ توڑ ڈالنے کی اجازت چاہی جو کہ اس نے دے دی۔

برٹنیس نے ایک نوکر کو دروازہ توڑنے کے لئے کہا جس نے چند ہی منٹ میں دروازہ توڑ کر رکھ دیا۔ اب یہ کمرہ میں داخل ہُوا۔ خادمہ کو چھوُا وہ بالکل سرد تھی یہ دیکھکر برٹنیس بولا "اسے دوائے بے ہوشی دی گئی ہے خیر۔ . . . .
بہر حال ہمیں ڈاکٹر کا انتظار کرنا لازم ہے۔

قصہ کوتہ برٹنیس خادمہ کو اس کے حال پر چھوڑ بچہ کے کمرہ کا معائنہ کرنے لگا۔ لیکن اُسے کوئی چیز غیر معمولی نظر نہ آئی وہ

حیران تھا۔ کہ کیا بات ہے۔ کہ یکایک اس کا خیال کھڑکی کی طرف گیا اس نے دیکھا کہ وہ کھلی تھی۔ اب سارا معاملہ سمجھ میں آ گیا۔ کہ کوئی شخص اس راستہ سے کمرہ میں داخل ہؤا۔ بچہ کو لٹا۔ لمپ جلا اور چھت پر کا دروازہ کھول واپس چلا گیا اب وہ قدرے زیادہ معاملہ کو سمجھنے کی غرض سے کمرہ میں کھڑا رہا۔

برٹینس کے سوائے اس کمرہ میں اسوقت تین اور ہستیاں موجود تھیں۔ گویا سکوائر ڈرسلی بمعہ مس انگرم کے اس وقت وہاں کھڑے تھے۔ سب ڈاکٹر کے منتظر نظر آتے تھے۔

سیڑھیوں پر کسی کے چڑھنے کی آواز آئی تو سکوائر بولا "میرے خیال میں ڈاکٹر ہی آ رہا ہے۔ واقعی وہ راستی پر تھا کیونکہ فوراً ہی اس کے بعد ڈاکٹر بھی جلدی سے کمرہ میں داخل ہو گیا۔ اس نے بچہ کا معائنہ کیا اور بولا " بظاہر تو وہ مردہ ہے لیکن مس انگرم بھی تو ایسی ہی تھی۔

اس کے بعد کمرہ میں کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر ڈاکٹر بولا مجھے اس کی فصد کھول کے دیکھنی چاہیئے "

یہ کہتے ہوئے ڈاکٹر نے اپنے تیز نشتر سے، اسکی ٹانگ کی شریان کو کاٹا تو بجائے لہو کے اس میں سے زرد رنگ کی رطوبت نکلی۔ اب اس کے مردہ ہونے میں کوئی شک باقی نہ تھا۔ اسلئے ڈاکٹر نے کہا۔

وہ مردہ ہے۔ بالکل مردہ ہے۔ ابکی اس میں کسی غلطی کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔

یہ سنکر سکوائر نے قسم کھائی اور کہا کہ وہ قاتل سے ضرور بدلہ لیگا۔ ایک یا دو منٹ تک کمرہ میں سناٹا رہا۔ پھر ڈاکٹر بولا۔
میرا ارادہ ہے کہ معلوم کیا جائے۔ کہ بچہ کیونکر مرا۔ اس لئے ڈاکٹر ہیرڈ کو کارلسل سے بلانا۔ ضروری ہے۔
ہاں۔ ہاں ہمیں زیادہ سے زیادہ اس شیطانی فعل کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم ڈاکٹر ہیرڈ کو بلا لو۔
سکوائر نے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔
ڈاکٹر بہت اچھا کہہ کر دروازے کی طرف روانہ ہوا۔ اور برٹینس نے سکوائر سے یہ دریافت کرکے کہ اُسے چابی کی ضرورت تو نہیں؟ اور وہ (برٹینس) چابی اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ تالا لگا چابی اپنے ساتھ لئے ان کے پیچھے روانہ ہوگیا۔ ڈاکٹر ابھی سیڑھیاں اتر ہی رہا تھا۔ کہ برٹینس نے اسے جالیا اور منتظم خانہ کا حال کہہ سنایا۔
وہ فوراً ہی پلٹا اس کمرہ میں آیا جہاں نوکروں کی داروغہ بے ہوش پڑی تھی۔ اور بظاہر مردہ معلوم ہوتی تھی۔ اس نے اس کی ایک فصد کھولی اس میں خون تھا۔ یہ دیکھ وہ واپس ہال میں آگیا۔ جہاں برٹینس اس کی انتظار کر رہا تھا اور آتے ہی بولا۔
ڈاکٹر وہ زندہ ہے۔ ضرور بے ہوش کی گئی ہے۔ امید ہے کہ صبح تک وہ بالکل تندرست ہو جائے گی۔

لیکن میرے خیال میں دشمنوں کا کوئی آدمی اس گھر میں ضرور رہا ہے برٹنیس۔ میرا اپنا یہی خیال ہے۔ شاید خادمہ مذکورہ ہی دشمنوں کی سازش میں شریک ہو۔ یہ خادمہ بڑی ہوشیار معلوم ہوتی ہے اور میرے تو خیال میں اس نے ہمیں الّو بنانے کی غرض سے اپنے آپ کو بے ہوش کیا ہے۔

نہیں۔ نہیں۔ وہ ایک بڑی عقلمند عورت ہے وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتی۔ تمہیں کسی اور پر ہی شک کرنا واجب ہے۔ ڈاکٹر نے کہا اور یہ کہتا ہوا وہ باہر چلا گیا۔ اب برٹنیس بھی اپنے کمرہ کی طرف پلٹا۔

بارہواں باب

جھلک

برٹنیس اپنے کمرہ کی طرف پلٹا۔ تو اس لئے کہ جا کر آرام کرے لیکن آرام کہاں ساری رات عجیب کشمکش و پیچ کی حالت

میں کٹی۔ کبھی وہ مس انگرم پر شک کرتا۔ اور کبھی گھر کی منتظم پر۔ لیکن اسے کوئی ایسا راز یا وجہ معلوم نہ ہوتی کہ ان پر شک کر سکے آخر اسکا دل ہی دونو کو بے قصور سمجھتا۔

کبھی وہ اور کسی شخص کو اپنا نقطہ توجہ بناتا۔ کبھی اٹھ کر ٹہلنے لگتا۔ اور کبھی پھر اپنے بستر پر لیٹ جاتا۔ غرضیکہ اسی طرح ساری رات آنکھوں میں گذر گئی۔ اور ایک پل بھر بھی نہ آنکھ لگی۔

صبح ہوئی تو وہ چپکے سے اٹھکر بچہ والے کمرہ کی طرف گیا۔ اس کا تالا کھولا اور اندر داخل ہوا۔ بچہ ایک چھوٹا سا کفن لئے مردہ پڑا تھا۔ اُسے اب اس دنیا کی کوئی خبر نہ تھی۔ شاید وہ معصوم اس وقت خدا کے حضور میں اپنا بیان لکھا رہا تھا۔

برٹنیس آگے بڑھا اس نے کھڑکی کھولی غور سے باہر کی طرف دیکھنے لگا وہاں اسے چند جھاڑیوں کی کچھ شاخیں ٹوٹی ہوئی ملیں جن سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان پر کوئی بڑا بوجھ ڈالا گیا ہے جس کی وجہ سے ان کی نازک اور کمزور شاخیں ٹوٹ گئی ہیں ساتھ ہی اس نے دیکھا کہ بیل (جوکہ دیوار پر چڑھائی گئی تھی) کے چند پتے بھی مسلے ہوئے ہیں۔

اس نے اس سے اندازہ لگایا کہ ضرور کوئی شخص سیڑہی کے ذریعہ اس راہ سے بچہ کو اندر ڈال گیا ہے شک تو اس بات کا اسے اسوقت ہی ہو گیا تھا جب اس نے کھڑکی کی چٹخنی اتری دیکھی تھی لیکن اس مزید ثبوت سے اسے یقین ہو گیا۔

اب وہ سیڑھیوں اور صدر دروازہ کو گھر سے باہر طے کرتا ہوا

نکلا اور اس کھڑکی کے نیچے پہنچا جس سے اس نے ابھی ابھی جھانکا تھا اس کے سامنے لانڈری تھی جس کے پرلی طرف ایک مربع قطعہ زمین واقعہ تھا۔ وہ اسے عبور کرتا ہُوا اس میدان کے پرلے سرے پر پہنچ گیا۔

اب وہ ایک پہاڑی کے دامن میں کھڑا تھا اور اس پر چڑھنے کی تجویز سوچ رہا تھا۔ کیونکہ بظاہر اس پر چڑھنے کے لئے کوئی راستہ نہ تھا۔

کچھ دیر وہ کھڑا سوچتا رہا آخر اس نے اوپر چڑھنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور چڑھنے کی کوشش شروع کر دی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دُور گیا تھا کہ اسے چھوٹی چھوٹی سیڑھیاں دکھائی دیں۔ جو ایسی حکمت عملی سے بنائی گئی تھیں کہ سطحی نظر سے دیکھنے پر کچھ بھی پتہ نہ لگتا تھا۔ وہ ان کے ذریعہ اوپر کو چڑھتا گیا حتٰے کہ وہ چوٹی پر پہنچ گیا۔ دوسری طرف بھی ایسی ہی سیڑھیاں موجود تھیں سو وہ ان سے اترتا ہُوا چلا گیا۔ جب وہ اتر چکا تو اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ اس وقت جائے وقوع پر موجود تھا۔

اب اسے یہ تو معلوم ہو چکا تھا کہ بچہ کو لے جانے والا اس راستہ سے ہال میں پہنچا۔ لیکن ابھی اسے اس کا کچھ بھی علم نہ تھا کہ بچہ کو لے کون گیا۔ اور پھر واپس کون لایا۔ کیونکہ یہاں کھڑے رہنا بے سود تھا۔ اس لئے وہ واپس ہال کی طرف روانہ ہُوا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ہال پہنچ گیا۔ یہاں پہنچ اس نے ایک نوکر سے دریافت کیا کہ منتظمہ ابھی اٹھی ہے۔ یا نہیں؟

نوکر بولا حضور وہ بیدار ہو چکی ہے۔ اور ابھی ابھی اپنی خوابگاہ سے باہر نکلی ہے۔

برٹینس وہاں سے بغیر کچھ کہے سُنے رخصت ہو گیا۔ اور مسز لاؤسن (منتظمہ) کے کمرہ میں پہنچا۔ جہاں وہ بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔

اس نے جاتے ہی دروازہ پر دستک دی اور داخل ہونے کی اجازت پاکر اندر چلا گیا۔

بوڑھی عورت تعظیم کے لئے اٹھی لیکن اسکی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ وہ بولی :-

"افسوس میں اٹھکر آپ کا استقبال نہیں کرسکتی۔ کیونکہ میری ٹانگیں کام کرنے سے جواب دے رہی ہیں۔ اندر آئیے بیٹھئے تشریف رکھیئے۔

برٹینس بھی اس بوڑھی خادمہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے قریب کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور بولا :-

مسز لاؤسن میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

وہ بولی بڑی خوشی سے۔

برٹینس نے کہا تم ناشتہ کھانا جاری رکھو۔ اس اثنا میں میں نے جو کچھ کہنا ہے کہہ سُن لونگا۔

"عنایت" کہ بوڑھی پھر اپنے کھانے میں مشغول ہو گئی۔ کچھ دیر تک وقفہ رہا لیکن پھر عورت نے برٹینس کو یوں مخاطب کیا اور بولی۔

"کیا یہ سچ ہے کہ ماسٹر ڈ دو نے بالکل مردہ واپس لایا گیا ہے؟"
"ہاں میڈم بالکل درست ہے۔ برٹنیس نے جواب دیا اور پھر سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے بولا۔
میرا خیال ہے کہ تمہیں دو لئے بے ہوشی دی گئی تھی جس سے تمہیں واقعات کا کچھ پتہ نہیں رہا۔
بڑھیا۔ اس بات کا تو مجھے بھی یقین ہے کہ مجھے بے ہوش کیا گیا۔ لیکن یہ نہیں پتہ کہ کب اور کیونکر۔
کیا تم نے کل رات کھانا کھایا؟ برٹنیس نے دریافت کیا۔
بڑھیا۔ جی ہاں؟ اور پھر سلسلہ جاری رکھتے ہوئے بولی "کل رات میں نے گوشت اور آلو کھائے تھے اور کچھ تھوڑی بیر بھی پی تھی۔
برٹنیس کیا تمہیں بیر میں کوئی غیر معمولی بات معلوم ہوئی؟
بڑھیا۔ پہلے پہل تو نہیں لیکن مجھے ایک دفعہ باہر جانا پڑا اس کے بعد جب میں آئی تو بیر کا ذائقہ بڑا ہی عجیب تھا۔ مگر پھر بھی میں نے اُسے پی ہی لیا۔
برٹنیس۔ تم باہر کیوں گئی تھی؟
بڑھیا۔ کسی نوکرانی نے آکر اطلاع دی کہ مجھے مس انگرم نے بلایا ہے۔ اور وہ اس وقت اپنے کمرہ میں ہے۔ میں وہاں گئی تو اس کی خادمہ خاص بولی کہ مجھے غلطی ہوئی ہے۔ کیونکہ مس اس وقت ڈریسنگ روم میں ہے میں وہاں پہنچی تو مس کو وہاں بھی نہ پایا۔ میں ایک نوکر سے دریافت کر رہی تھی کہ مس بھی آموجود

ہوئی - اور قدرے جھلائی ہوئی تھی اور آتے ہی بولی میں عرصہ تک باغ میں تیری انتظار کرتی رہی لیکن تو نہ آئی -
برٹنیس بولا - تو اس حساب سے تم تقریباً دس منٹ تک باہر رہی ؟
بڑھیا - جی ہاں ایسا ہی ہے -
"اوہ یکافی وقت ہے کہ کوئی شخص تمہاری شراب میں کوئی خواب آور دوائی ملا دے - اور یہ کہتا ہوا برٹنیس اپنے گھر کی طرف واپس ہو لیا -
کمرہ میں پہنچ وہ کچھ دیر تک بیٹھا رہا - پھر اٹھا اور جائے وقوع کی طرف روانہ ہوا وہ اپنے خیالات میں ایسا غرق تھا - کہ جائے وقوع کی طرف جانے کی بجائے خلوت گاہ کی طرف روانہ ہو گیا جس میں ان دنوں کیمروں رہا کرتا تھا
کچھ دیر تک تو وہ چلتا رہا حتیٰ کہ بے خودی کے عالم میں رک گیا - نظر اٹھائی تو سامنے خلوت خانہ کا آہنی پھاٹک تھا -
وہ ابھی مشکل سے رکا ہو گا کہ دو کتے بھونکتے ہوئے اس کی طرف دوڑے وہ قدرے پیچھے ہٹ گیا - نظر اوپر کی طرف اٹھائی تو ایک پردہ اٹھتا ہوا نظر آیا - اس کی حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی جب اس نے مس انگرم کو جھانکتے ہوئے دیکھا - وہ کچھ دیر تک وہاں کھڑا رہا - تاکہ دوبارہ وہ مس انگرم کو دیکھ سکے لیکن وہ دوبارہ کھڑکی پر نہ آئی وہ تیزی سے چلتا ہوا ہال کی طرف روانہ ہوا - راستہ میں وہ ایک شہتیر پر بیٹھ کر سوچنے

لگا بار بار دل میں خیال پیدا ہوتا اور آپ ہی دل سے کہتا کیا یہ سچ ہے کہ وہ مس انگرم ہی تھی ؟ اگر ایسا ہے تو وہ وہاں کیونکر گئی پھر خیال کرتا ممکن ہے کہ میری نظر نے مجھے دھوکہ دیا ہو وہ اسی سوچ میں تھا۔ کہ اسے پاؤں کی چاپ سنائی دی۔ اور اس نے مسٹر کیمرون کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ جو جلد ہی قریب پہنچ گیا۔ اور بولا۔

کیا کوئی گہرا مسئلہ سوچ رہے ہو ؟ اس کا لہجہ مذاقیہ تھا۔

برٹنیس۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ میں ذرا گھر تنگ گیا تھا اور وہاں میں نے عجیب نظارہ دیکھا ہے۔ جس سے میں اب تک حیران ہوں۔

کیمرون۔ اوہو تو کیا آپ تھے جبھی تو کتے بھونک رہے تھے ٹھیک ہے۔

برٹنیس۔ میرے خیال میں وہ اجنبیوں کو بہت ہی ناپسند کرتے ہیں۔ سچ پوچھو تو مس انگرم بڑے ہی حوصلہ والی عورت ہے کہ باغ میں داخل ہو گئی۔

یہ سن کیمرون بڑا حیران و پریشان ہوا اور بولا :۔

کیمرون۔ یہ ناممکن ہے کہ مس انگرم میرے گھر یا باغ میں ہو آپ کو ضرور غلطی ہوئی ہے۔

" کیا تم اپنی آنکھوں پر بھروسہ کرتے ہو یا نہیں ؟ برٹنیس نے سوال کیا۔

کیوں نہیں میں تو آپ کرتا ہوں کیمرون نے جواب دیا۔

برٹنیس۔ اچھا تو میں بھی اپنی آنکھوں پر اعتبار رکھتا ہوں۔ اور جب میں نے انہیں آنکھوں سے اسے تمہارے ہاں دیکھا ہے تو

سے میں کیونکر یقین کروں۔ کہ وہ نہ تھی۔

یہ سنکر کیمرون ہنس دیا۔ اور بولا قسم ہے لوگ سچ کہتے ہیں جب ایک شخص بہت قابل ہو جاتا ہے۔ تو وہ نیم پاگل سا بن جاتا ہے۔ اور مجھے بھی یہی خیال کرنا پڑتا ہے۔ کہ سراغ رسانی نے تمہیں یہاں تک پہنچا دیا۔ اگر ایسا نہیں تو ضرور ہے کہ تم مس انگرم پر عاشق ہو اور ہر وقت اسکا نقشہ تمہارے پیش نظر رہتا ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ تم ہر ایک جگہ اُسے ہی تصور کرتے ہو۔ ورنہ ایسا ہونا کب ممکن ہے کہ مس انگرم اور میرے ہاں آ سکے۔

برٹنیس۔ نہیں نہیں تم کب ماننے لگے۔ کیونکہ ایسا کرنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

یہ کہہ کر برٹنیس اٹھ کھڑا ہوا اور چلنے کو تیار ہی تھا۔ کہ کیمرون نے اس کا بازو پکڑ لیا اور بولا

خدا کے واسطے اس کا ذکر مسٹر سکوائر کے سامنے نہ کرنا ورنہ وہ بہت رسوا ہو جائے گی۔

برٹنیس۔ میں کوئی وعدہ نہیں کرتا۔ اگر وہ تمہیں ملنے آتی ہے تو اس کا علم مسٹر ڈرسلی اور سکوائر کو ہونا ضروری ہے۔

برٹنیس یہ کہہ کر اٹھا اور پل کو عبور کرتا ہوا چوڑی سڑک پر ہو لیا۔ جو ہال کی طرف جاتی تھی۔

بارہواں باب ختم

تیرہواں باب

خط کا مضمون

برٹنیس کیبرون سے رخصت ہوتے ہی بہت جلد ہال میں پہنچ گیا اور آتے ہی اس نے ایک نوکر سے مس انگرم کے بارے میں دریافت کیا لیکن وہ بیچارا کچھ جواب نہ دے سکا۔ اور خاموش ہو رہا اب برٹنیس باغ کی طرف روانہ ہوُا تاکہ وہاں کچھ آرام سے سگار پیئے۔ اور ساتھ ہی خیال رکھے کہ مس انگرم کس وقت گھر میں داخل ہوتی ہے۔ تاکہ وہ اس سے دریافت کر سکے کہ وہ کیبرون کے ہاں کیوں گئی تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس نے مسٹر ڈریسلی کے بارے میں ایک نوکر سے سوال کیا۔ جس کے جواب میں اس نے کہا وہ تو حاضری کھانے کے فوراً ہی بعد ایک گھوڑے پر سوار ہو شہر کی طرف چلے گئے ہیں۔ لیکن امید ہے کہ وہ رات تک واپس آ جائیں گے۔

ابھی یہ نوکر سے جواب سُن ہی رہا تھا کہ اسے ہال کی گھنٹی کی

آواز سنائی دی جب اس نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ ڈاکٹر لیور اور ڈاکٹر بنیرڈ کھڑے ہیں وہ ان کی طرف بڑھا اور معمولی علیک سلیک کے بعد وہ ان سے باتوں میں مشغول ہو گیا۔لیکن اسکی نظر ابھی تک دروازہ پر لگی ہوئی تھی۔کیونکہ اسے مس انگرم کا انتظار تھا۔

ابھی وہ گفتگو کر ہی رہے تھے۔کہ اس نے مس انگرم کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔جو سب کی نظروں سے بچ کر گذرنے کی کوشش کر رہی تھی۔یہ دیکھتے ہی وہ ڈاکٹروں کو وہیں چھوڑ مس کے پیچھے روانہ ہو گیا۔حتٰی کہ جاتے وقت اس نے ان سے رخصت بھی نہ چاہی۔ اگر کوئی اور شخص ایسا کرتا تو یہ توہین میں داخل سمجھا جاتا۔اور کہا جاتا کہ وہ مراسم سے بالکل بے بہرہ ہے۔لیکن بوجہ ایک سراغ رساں ہونے کے اس کا ایسا کرنا خلاف تہذیب نہ سمجھا گیا۔

خیر اس وقت ہمیں راہ و رسم سے کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہمیں تمیز کی چنداں ضرورت ہے۔چلو ہم سراغرساں کا پیچھا کریں۔

برٹینس ڈاکٹروں کو چھوڑ مس انگرم کے پیچھے ہو لیا تھا۔ وہ چند ایک کمروں میں سے گذرتی ہوئی ہال میں پہنچی اور ایک آرام کرسی پر بے فکری سے بیٹھ گئی۔اور ایک کتاب ہاتھ میں لیکر پڑھنے لگی اس نے اپنے آپ کو ایسا ظاہر کیا کہ گویا وہ عرصہ سے مطالعہ میں مشغول ہے۔

لیکن برٹینس جس نے اسے کمرہ میں داخل ہوتے دیکھا تھا سمجھ گیا کہ یہ سب ظاہرداری ہے۔اور یہ ثابت کرنے کیلئے ایک چال ہے کہ وہ کہیں باہر نہیں گئی۔اس لئے اس نے کمرہ میں داخل ہوتے ہی

مس کو یوں مخاطب کیا ۔
برٹینس ۔ مس! میں تمہیں آج خلوت خانہ میں دیکھکر حیران سا ہو گیا تھا ۔
یہ سنتے ہی وہ یکایک چونک اٹھی ۔ اس کے چہرہ پر خوف اور پریشانی کے آثار نمایاں تھے ۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا ۔ کہ برٹینس کے الفاظ اس کے دل پر بڑا زبردست اثر کیا ہے ۔ لیکن اس نے اپنے آپکو سمجھالنے کی کوشش کی اور جلدی سے بولی ۔
مس انگرم ۔ مسٹر برٹینس میں تو وہاں گئی ہی نہیں ۔ آپ کیوں کر کہہ سکتے ہیں کہ میں وہاں تھی ۔
یہ جواب سنکر برٹینس چپ تھوڑا ہی رہا اور کیا وہ کوئی ٹلنے والی اسامی تھی کہ ایسا جواب سنکر چپ رہتا وہ جھٹ بول اٹھا ۔
برٹینس نہیں بالکل نہیں ۔ کیا تم مجھے ٹالنا چاہتی ہو ۔ میں نے تمہیں خود دوسری منزل کی کھڑکی سے جھانکتے دیکھا ہے ۔
اب تو مس انگرم سے کچھ جواب نہ بن سکا اور وہ بولی ۔
مس انگرم اگر میں وہاں گئی تھی تو تمہیں کیا ؟
برٹینس ۔ مانا کہ مجھے اس معاملہ سے کچھ تعلق نہیں ۔ یہ تمہارا ایک نجی کا معاملہ ہے ۔ اور مجھے اس میں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہیں لیکن دیکھو آج کل ہم عجیب و غریب واقعات میں گھرے ہوئے ہیں ۔ اس لئے میں دریافت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور میں پھر دریافت کرتا ہوں کہ
برٹینس ۔ کہ تم ایک نوجوان لڑکی ہو ایک اور شخص کی منگیتر ۔ ایک

نامحرم شخص سے اس کے گھر پر ملنے گئی۔ اس کا کیا مطلب ہے؟
نوجوان حسینہ نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں برٹنیس کے چہرہ پر جما دیں اور التجا کے طور پر کہنے لگی۔
مس انگرم رحم! رحم!! خدا کے واسطے اس کا ذکر کسی اور سے نہ کرنا ورنہ بڑی قباحت ہوگی۔
برٹنیس۔ جب تک تم یہ نہ بتاؤ کہ تم وہاں کیوں گئی تھی میں کوئی وعدہ نہیں کرسکتا۔
وہ اضطراب کی حالت میں اپنے ہونٹ کاٹنے لگی۔ اور کچھ وقفہ کے بعد بولی۔
مس انگرم۔ میں ہرگز نہ تسلیم کرتی کہ میں وہاں گئی تھی لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم سارا معاملہ میرے والد کے سامنے بیان کروگے اور تحقیقات پر میں جھوٹی ثابت ہونگی۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی مس انگرم نے آہستہ سے سر جھکایا اور وہ بیان کرتی گئی۔ کہ
کچھ مدت ہوئی میں ایک ایمی نامی لڑکی سے واقف ہوئی جوان دنوں امریکہ سے انگلینڈ آئی ہوئی تھی اور ہمارے ساتھ ہی پڑھتی تھی۔ روزمرہ کے ملنے سے ہماری محبت غایت درجہ بڑھ گئی۔ ہم ایک دوسری کو دیکھنے کے لئے بیقرار رہتیں۔ وہ دن واقعی خوشی کے تھے۔ لیکن افسوس کہ کچھ عرصہ بعد وہ اپنے وطن کو واپس چلی گئی اور میں اسے نہ مل سکی۔ میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے اسے کل صبح خلوت خانہ کے باغ میں سیر کرتے دیکھا ایک عورت اس کے ساتھ تھی میں نے اسے آواز دی اس

نے ہاتھ کے اشارہ سے مجھے چلے جانے کے لئے کہا۔ لیکن خوش قسمتی سے کیمرون آگیا۔ اس نے مجھے بلا لیا۔ اور بتایا کہ ایمی اس کی بیوی ہے لیکن وہ بیچاری پاگل ہے۔ اس لئے وہ اُسے باہر نہیں جانے دیتا۔ اور نہ ہی کسی پر ظاہر کرتا ہے کہ وہ شادی شدہ ہے وہ ڈرتا ہے کہ مبادا ایمی کو پاگل خانہ بھیجنا پڑے یہی وجہ ہے کہ اس نے نوکر رکھے ہوئے ہیں تاکہ اُسے اجنبیوں کے آنے پر فوراً مطلع کر دیں۔ اور وہ اپنی بیوی کو چھپا لے کل شام کو مجھے اس کی طرف سے ایک خط ملا جس میں اس نے مجھے آج ملنے کے واسطے بلایا تھا۔ اور یہ بھی ہدایت تھی کہ میں اس خط کا ذکر کسی سے نہ کروں حتے کہ میرے باپ اور ڈرسلی کو بھی اس سے ناواقف رکھنے کے لئے کہا گیا تھا۔

مِس۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنا معتمد بنانا قبول کیا۔

برٹینس نے سارا قصہ سنکر کہا اور پھر وہ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے بولا۔

کیا مسز کیمرون کوئی ناواجب حرکات کرتی ہے۔ اور انسانوں کو اذیت پہنچاتی ہے؟

مس انکرم۔ نہیں۔ بلکہ ہر ایک کام ایک عجیب طریقہ پر کرتی ہے۔ کھاتے وقت منہ کھلا رکھتی ہے۔ پانی پیتے وقت نعمت کے قریب نیچے گرا دیتی ہے۔ غرضیکہ جو کام کرتی ہے بہت عجیب طرز سے کرتی ہے۔ اور پاگل معلوم ہوتی ہے۔ اگر مسٹر

کیمرون اُسے ظاہر کرے تو یقیناً اُسے اس کو پاگل خانہ میں بھیجنا پڑے جو اُسے نامنظور رہے۔
برٹنیس۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس سے کسی شخص کو کوئی گزند نہ پہونچے۔
مس انگرم۔ نہیں وہ کسی پر ہاتھ تو نہیں چلاتی۔ لیکن مسٹر کیمرون اس میں بڑا محتاط ہے۔ اگر اس کا علم میرے باپ کو ہو گیا تو وہ مجھ پر بہت ناراض ہو گا۔
برٹنیس میں یہ واقعات کے مجبور کرنیکے اسے کسی پر ہرگز ظاہر نہ کرونگا۔ تم بالکل بے فکر رہو۔
ایسی بھی کیا ضرورت درپیش آسکتی ہے ہ مس انگرم نے جلدی سے کہا۔
برٹنیس۔ اچھا میں کسی سے اسکا ذکر نہ کرونگا اگر تم میری رائے پوچھو تو تمہیں اس کا ذکر مسٹر ڈرسلی سے ضرور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کرنا بہت اچھا ہو گا۔
مس انگرم۔ نہیں نہیں میں اُسے ہرگز اس سے بہرہ اندوز نہ کروں گی۔ انہیں سے تو یہ بات چھپائی ہوئی ورنہ اس کے بتانے میں ہرج ہی کیا ہے۔
ٹینس نے دریافت کیا "کیوں"؟
مس انگرم۔ نہیں نہیں۔ ہرگز نہ بتاؤں گی اس نے اصرار کے لہجہ میں کہا۔ پھر اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے کہا۔
تمہیں بتانے میں تو کوئی ہرج نہیں کیونکہ تم ایک سراغرساں

ہو اور ایک سراغ رساں سے بات چھپی رہنی ذرا مشکل ہے۔ اس لئے پہلے کیا اور بعد میں کیا میں نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔

مندرجہ بالا گفتگو کرنے کے بعد مس انگرم پھر اپنے کام میں مشغول ہوگئی اور برٹینس اپنے کمرہ میں چلا آیا جہاں اس نے اپنی نوٹ بک نکالی اور اس پر کچھ نوٹ کرنا شروع کیا۔ کچھ دیر کے بعد وہ ہر کام سے فارغ ہوگیا۔ اور ہال میں آیا اس جگہ اُسنے سکوائر اور دو تو ڈاکٹر ملے اس کے پہنچتے ہی سکوائر نے کہا۔

مسٹر برٹینس میرالڑکا نمونیہ سے مرا ہے۔ تاہم یہ بھی قتل ہے کیونکہ کوئی شخص اُسے باہر لے گیا ورنہ وہ قبل از وقت نہ مرتا۔

برٹینس نے چند تسلی آمیز الفاظ کہے اور کھانا کھانے کے کمرہ کی طرف چلا گیا۔ یہاں اُسے سکوائر بھی تھوڑی ہی دیر میں آملا جس نے اُسے بتایا کہ بچہ کو اگلے دن دفن کیا جائیگا۔

پھر اس نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کیا تم نے وہ راہ جس سے بچہ کو لے گئے اور پھر واپس لے آئے معلوم کرلیا ہے۔ برٹینس نے اشارے سے میں جواب دیا اور کہا کہ وہ اُسے کچھ دیر بعد بتائے گا۔ کیونکہ وہ اچھا موقعہ نہ تھا۔ اس لئے سکوائر نے بھی مزید اصرار فضول سمجھ کر خاموش ہی رہنا پسند کیا۔

وہ کھانا کھانے کے بعد کمرہ سے باہر نکلا اور باغ کی طرف روانہ ہوا جب وہ کھڑکی کے قریب پہنچا (جہاں اس نے مس انگرم اور ڈرسلی کی شادی کے بارہ میں گفتگو سنی تھی) تو اُسے مس انگرم یہ کہتی سنائی دی۔

پالی ! پال !! ہمیں رُوئے کے تجہیز و تکفین کے فوراً ہی بعد شادی کر لینی چاہیئے۔ میں زیادہ دیر تک اس گھر میں نہیں رہ سکتی نا معلوم ڈرسلی نے کیا جواب دیا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ وہ انکار کر رہا ہو۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیوں مس انگرم اسقدر جلدی شادی کرنا چاہتی ہے ؟ کیا وہ کچھ خوف زدہ ہو گئی ہے۔ جو کہ ایسے واقعات کے درمیان ہونا ضروری ہے ؟ نہیں بظاہر وہ ایسی معلوم نہیں ہوتی۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ جلد از جلد شادی کرنا چاہتی ہے۔ اس کا جواب ناظرین کو خود بخود آگے چل کر مل جائیگا۔

تو کیا ڈرسلی اپنی معشوقہ کو مشکوک سمجھتا ہے ؟ کیا وہ اِسے ہی اپنی سوتیلی ماں کی قاتل سمجھتا ہے۔ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ شخص جو قتل سے پہلے اس سے شادی کا دن مقرر کرنے کے لئے بیقرار تھا اب اس کی درخواست کو ٹھکرا رہا ہے۔

انہیں خیالات میں برٹینس کھڑا تھا کہ اس کے دماغ نے ایک تصویر پیش کی اور وہ اپنے آپ سے کہنے لگا

یہ بھی ایک عجیب معاملہ ہے کہ بچہ سب سے آخر مس انگرم کے بازو میں دیکھا گیا۔ اور ساتھ ہی اس نے اپنی خادمہ کو بلایا۔ جب وہ آئی تو یہ اپنے کمرہ میں نہ پائی گئی۔ ضرور اس نے اس عرصہ میں شراب میں خواب آور دوائی ملائی۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مس انگرم ہی اس سازش کی مددگار و معاون ہے۔

اس سے اس کے دل میں ایک زبردست شک پیدا ہوا لیکن

کافی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے وہ کسی پر اسے ظاہر بھی نہ کر سکتا تھا
مندرجہ بالا خیالات کے زیر اثر اپنے کمرہ کی طرف پلٹا۔ راستہ
میں اسے ایک خادم ملا جس نے اسے ایک خط دیا۔ چونکہ خط ایک
ایسے شخص سے تھا۔ جس سے اس نے چند مشتبہ آدمیوں کے بارے
میں کچھ دریافت کرنے کے لئے لکھا تھا۔ اس لئے برٹینس اسے لیتے
ہی جلدی سے اپنے کمرہ میں پہنچا اور چٹخنی چڑھا آرام سے خط پڑھنے
لگا۔ اس کی حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی جب اس نے خط میں
مندرجہ ذیل مضمون پڑھا۔

میں نے ان لوگوں کا کھوج لگا لیا ہے۔ عرصہ نو ماہ کا ہوا
کہ وہ ساحل انگلینڈ پر اترے ان کے گروہ میں ایک بوڑھی
عورت ایک چالیس سالہ مرد اور خوبصورت لڑکی شامل تھی
جہاز سے اتر مرد نے اپنا نام نائیل کیمورن ظاہر کیا اور ایک
میٹرڈیول نامی ہوٹل میں ٹھہرا اس وقت وہ عورت اور
لڑکی اس کے ساتھ نہ تھی۔ وہ ایک دوسرے ہوٹل میں جو
قریب ہی تھا۔ مقیم ہو گئی تھیں۔ لیکن مرد کے ساتھ
ایک کالا سا آدمی ہے۔ جو امریکہ سے ہی ان کے ساتھ آیا
تھا۔ بطور ایک خادم کے رہا۔

اس کے بعد مرد روانہ ہو گیا اور اس نے جاتی دفعہ
ہوٹل میں اپنا پتہ ڈور ہاؤس برٹل ڈین لکھا۔ لیکن عورتوں
نے کہا کہ ان کا اس ملک میں کوئی دوست نہیں اس لئے
وہ کیا پتہ لکھا دیں لہذا وہ بغیر پتہ لکھائے ہی چلی گئیں

پھر وہ عورت اور لڑکی بھی ایک کرایہ کی گاڑی میں آ پہنچی اور وہاں سے وہ سوار ہو کر کنگز کراسی کے سٹیشن پر اُتریں۔ اور ایک گاڑی میں سوار ہو کسی طرف کو چلی گئیں اس کے بعد کچھ پتہ نہیں چلتا میں کوشش کر رہا ہوں امید ہے کامیاب ہو جاؤنگا۔ پتہ پانے پر آپ کو فوراً مطلع کر دیا جائیگا۔ اگر کچھ اور دریافت کرنا ہو تو تحریر کریں۔

آپ کا خادم جوزف

تحریر سے صاف پتہ چلتا تھا کہ وہی شخص جسے سکوائر اپنا دوست سمجھتا ہے دراصل نائل نینز ہے جسے وہ اپنا جانی دشمن تصور کرتا ہے اور پنگھوڑے والی زنجیر سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ نائل کیمرون کا اس معاملہ میں ضرور ہاتھ ہے پھر برٹینس اپنے آپ کو کہنے لگا۔ ممکن ہے نائل کیمرون کی بیوی دراصل سکوائر کی ناجائز لڑکی ہو۔ پھر اُسے مس انگرم کا بیان یاد آیا جو اس نے مقدمہ کی پیشی کے وقت دیا تھا۔ اس لئے اس نے مسز انگرم کے کاغذات کو دیکھنا ایک ضرورامر سمجھا۔

چودھواں باب

مائیکرو فوٹو گراف

وہ اپنے کمرہ سے نکلا اور برآمدہ میں سے ہوتا ہُوا سکوائر کے پاس گیا جو اس وقت لائبریری میں موجود تھا اس کے آتے ہی سکوائر بولا
سکوائر۔ آؤ برٹنیس بیٹھ جاؤ کہو کیسے آئے؟
برٹنیس نے جواب دیا میں آپ سے دریافت کرنے آیا ہوں کہ مرحومہ کے اسباب دکھلانے میں آپ کو کوئی احتراز تو نہیں۔
نہیں مجھے اس میں کیا احتراز ہو سکتا ہے۔ یہ کہتا ہؤا سکوائر اٹھا اور سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بولا۔ کیا تم ابھی دیکھنا چاہتے ہو؟
اور اس سے اچھا وقت کب مل سکتا ہے۔ برٹنیس نے کہا اور سکوائر کے ہمراہ اُپر لی منزل کی طرف روانہ ہُوا۔ جہاں مسز انگرم کا کمرہ واقعہ تھا کمرہ اپنی اصلی حالت میں تھا۔ جیساکہ وہ مرحومہ کی زندگی میں ہُوا کرتا تھا۔ کیونکہ سکوائر نے نوکروں کو اس میں

داخل ہونے کی ممانعت کر رکھی تھی۔ اس لئے کوئی چیز بھی اپنی جگہ سے ہلی ہوئی معلوم نہ ہوتی تھی۔

وہ لمپ جلا کر کمرہ کی پرلی نکر میں گئے جہاں ایک میز رکھی تھی جس پر بیٹھ مسز انگرم خط وغیرہ لکھا کرتی تھی سکواڑ نے چابیوں سے جو اس کے قبضہ میں تھیں دراز کھولا جس میں بہت سے تعویز رکھے تھے جو بظاہر کسی کام کے معلوم نہ ہوتے تھے۔ نہ معلوم ان کی مرحومہ کیوں قدر کرتی تھی۔ ان کے پاس ہی ایک خانہ میں انہیں بہت سے خط ملے۔ جو بڑی بے ترتیبی کی حالت میں بکھرے پڑے تھے وہ ان خطوں کو پڑھتے رہے۔ لیکن کوئی کارآمد بات معلوم نہ کر سکے۔

آخر جب وہ اٹھنے والے تھے تو ان کی نظر ایک پوشیدہ بٹن پر پڑی جو غور سے دیکھے بغیر معلوم نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اچانک ہی نظر میں چڑھ گیا۔ انھوں نے اُسے دبایا تو ایک خانہ نمودار ہُوا۔ اس میں انہیں بہت سی چھوٹی چھوٹی نپسلیں اور ایک نیسلکیس ملا جو سونے کا بنا ہوا تھا اور جس کے سرے پر ایک چھوٹا سا آتشی شیشہ لگا ہُوا تھا برٹنیس نے اسے اٹھا لیا اور غور سے دیکھنے لگا۔ پھر بولا "

نہ معلوم مسز انگرم نے ایسی فضول چیزیں کس لئے اس احتیاط سے چھپا کر رکھی ہوئی تھیں۔

سکواڑ نے بھی اسے غور سے دیکھا اور بولا۔

ممکن ہے کہ یہ شیشہ ہیرا ہو۔

نہیں نہیں۔ یہ تو شیشہ ہے۔ برٹنیس نے اُسے سر کے سے پکڑتے ہوئے کہا۔
اتفاق سے اس کا رخ عموداً ہوگیا اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا سونے کا گرا۔ انہوں نے اُسے اٹھایا اور غور سے لمپ کی روشنی میں اسے دیکھنے لگے۔ لیکن معلوم نہ کر سکے۔
آخر ایک دفعہ برٹنیس نے لمپ اور اپنے درمیان اسے رکھ کر اس شیشہ میں سے دیکھا تو حیران رہ گیا۔ اس نے اس میں نائل کیرون کو تصویر دیکھی۔ اس نے وہ تصویر سکوائر کو بھی دکھائی تو وہ یکا یک چلا اٹھا
خدایا یہ کیا معنی رکھتا ہے؟
اس کا یہی مطلب ہے کہ تمہاری بیوی مسٹر کیرون کو جانتی تھی یہ اس کا تحفہ ہے۔ اچھا دیکھو تو اس پر اس کے بنانیوالے کا نام درج ہے؟ برٹنیس نے کہا۔
سکوائر نے اپنی عینک چڑھائی اور غور سے پڑھنے لگا۔ لیکن بینائی کی کمزوری اور روشنی کے کم ہونے کی وجہ سے اس نے بہت دیر بعد گھنٹ نیویارک کہا۔
برٹنیس۔ تو پھر یہ بہت پرانی آشنائی معلوم ہوتی ہے۔
سکوائر یہ فقرہ سُن برٹنیس کی طرف کرکے بولا۔
سکوائر۔ تو کیا تمہارے خیال میں اس نے اُسے قتل کیا؟
برٹنیس۔ اس وقت تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میں قاتل کو تلاش کرنے کی کوشش کرونگا۔ خیر . . . . . .

کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ کیمروں کو ڈور ہاؤس کا کیونکر علم ہوا۔ برٹینیس نے سوالیہ لہجہ میں دریافت کیا۔ لیکن اس نے یہ نہ بتایا کہ نائیل کیمرون اور نائیں ٹینٹر ایک ہی شخص ہے۔

سکوائر۔ میرے وکیل نے یہ مشتہر کر دیا تھا کہ ڈور ہاوس کرایہ کے لئے خالی ہے۔ اور کیمرون نے پیشگی کرایہ ادا کرکے مکان میں رہائش اختیار کر لی۔ اس بات کا تو مجھے وہم گمان بھی نہ تھا۔ کہ اسے میری بیوی سے شناسائی ہے۔

برٹینیس۔ کیا وہ اس کا نام سن کر گھبرائی؟

نہیں مجھے یاد نہیں سکوائر نے کہا۔ اور پھر وہ سلسلہ کلام کو جاری رکھ کر بولا

ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ وہ جنگل میں سیر کرنے گئی حسن اتفاق سے نائل کیمرون نے اسے دریا میں بہ جانے سے بچا لیا۔ جب وہ گھر واپس آئی تو بہت افسردہ تھی۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے جواب دیا کہ وہ دریا میں گر گئی تھی۔ اور نائیل کیمرون کی کوشش سے بچی۔

میں اس کی گفتگو سن کر ہنس دیا اور بولا شکر ہے کہ تم سلامت واپس آئیں۔

وہ خاموش تو ہو رہی لیکن بہت دنوں تک اس کی طبیعت کو سکون حاصل نہ ہو سکا۔

برٹینیس۔ میرے خیال میں اس کے بعد تم ایک دوسرے کے گہرے دوست ہو گئے۔

سکوائر۔ ہاں ایسا ہی ہے وہ عموماً ہمارے ہاں آتا اور عرصہ تک مرحومہ سے گفتگو کرتا رہتا۔ بعض اوقات تو ان کی ملاقاتیں اس قدر لمبی ہو جاتیں گویا وہ ایک دوسرے کو چاہتے ہیں۔ میں نے اپنی بیوی کو اس سے منع بھی کیا۔ لیکن اس نے یہ کہہ دیا کہ وہ لاڈرا کو چاہتا ہے۔ جب سے میں نے اسکی طرف زیادہ متوجہ نہ ہُوا لیکن مس انگرم کو اس سے سخت نفرت تھی۔ اور وہ یہ نہ چاہتی تھی کہ کیبر دن اس کے سامنے اظہار محبت کرے اس لئے وہ اس سے سرد مہری کا سلوک کرتی رہی۔

برنٹنیس تو مسز انگرم ضرور اس سے گرم جوشی کا سلوک کرتی ہو گی؟

سکوائر۔ ہاں ایسا ہی تھا لیکن اب حالات بالکل تبدیل ہو گئے ہیں۔ مس انگرم کی طرف ہی دیکھو وہ اب کیسی لاابالی سی ہو گئی ہے۔ حالانکہ قتل سے پیشتر وہ بہت ہی خاموشی پسند تھی۔ اگر اُسے اس وقت انتہا درجہ کی خلوت پسند کیا جاتا تو بھی مبالغہ نہ ہوتا۔ لیکن اس سے کیا حاصل ہے؟ میرے خیال میں اس کو جانے ہی دیا جائے تو بہتر ہو۔

برنٹنیس نے کہا مسٹر انگرم اگر آپ یہ بتا سکیں کہ جب آپ اُس سے ملے تو اس وقت مسز نینٹز کا حلیہ کیا تھا۔ تو میں اس سے اندازہ کرلوں کہ اب دلسی کی کیا مس ہو گی۔

سکوائر نے جواب دیا۔ اس کی شکل اپنی ماں سے بالکل نہیں ملتی۔ وہ تو اپنے باپ پر تھی

برنٹنیس۔ اچھا تو پھر آپ مسٹر نینٹز کے بیٹے کی شکل و صورت

ہی بیان کیجئے۔
سکوائر۔ میں نے اُسے دیکھا تک نہیں میں کیا بتاؤں کہ وہ کیسا تھا۔ سکوائر نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
برٹینس نائل نیپئر کی اب کیا عمر ہے۔
سکوائر۔ تقریباً چالیس سال۔ پھر سکوائر نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا۔
وہ کنبہ اسے بہت لائق سمجھتا تھا امید ہے کہ ان کی امید کے مطابق اب وہ وکیل بن گیا ہو گا۔ اور آجکل پریکٹس کر رہا ہو گا کیا تمہارے آدمی کو ان کے بارے میں کچھ پتا چلا؟
برٹینس ابھی تک تو نہیں لیکن وہ کوشش کر رہا ہے۔ امید ہے کہ کامیاب ہو جائے گا۔ .... کیا میں نیپل کو اپنے پاس رکھ سکتا ہوں؟
سکوائر۔ بخوشی
سکوائر کو ایک بنڈل خطوط کا ملا جن کو انہوں نے دیکھا نہ تھا۔ اس نے اُسے اٹھاتے ہوئے برٹینس کے ہاتھ میں دیا اور کہا۔
سکوائر۔ یہ تو دیکھے ہی نہیں؟
برٹینس بیٹھ گیا اور انہیں پڑھنے لگا۔ لیکن سوائے اس سے کہ مرحومہ ایک گرتے ہوئے چال چلن کی عورت تھی۔ اور کچھ ثابت نہ ہوا۔
سکوائر نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور بولا۔ اُف! میں

اُسے بہت محبت کرتا تھا۔
برٹنیس چپ چاپ اٹھ کھڑا ہُوا۔ اس نے تمباکو نوشی کے کمرہ کا رخ کیا۔ اور وہاں پہنچ چپ چاپ ایک سگرٹ کی مٹی پلید کرنے لگا۔ تھوڑے عرصہ میں ڈرسلی بھی آگیا اور آتے ہی بولا۔
ڈرسلی۔ میرا خیال تھا کہ سکوائر یہیں ہوگا لیکن نہیں میں ۔ ۔ ۔
ڈرسلی کچھ کہتا کہتا رُک گیا۔
برٹنیس نے کہا۔ ہم مرحوم کے کمرہ کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ اس سے اس کی طبیعت بہت پریشان ہو گئی۔ اسوقت وہ لائبریری میں ہے۔
ڈرسلی۔ اچھا تو پھر کل شام اس سے گفتگو کرونگا۔ صبح چونکہ بچہ کو دفن کرنا ہے۔ اس وقت بھی اس کی طبیعت افسردہ ہوگی۔ اور شام کا وقت نہایت مناسب ہوگا۔
میں اس سے اپنی شادی کے بارہ میں کہنے چلا تھا۔ کہ وہ ہمیں پرسوں صبح اس قریب کے گرجا میں چپکے سے بیاہ دے تاکہ میں مس کو اپنے ساتھ پیرس لے جا سکوں ۔ ۔ ۔
برٹنیس خیر اس ذکر کو جانے دو۔
تم یہ بتاؤ کہ تم کب پیرس جا رہے ہو۔
ڈرسلی۔ یہی کوئی ایک مہینے تک اس سے پیشتر نہیں۔
برٹنیس بولا تم دونوں کی طبیعتیں عجیب ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
اگر تم یہ بتادو کہ مس انگرم پر اس مستعمل دوائی کا کیا اثر ہُوا تو میں ایک دوست سے دریافت کروں گا۔ کہ وہ کیا چیز تھی

کیونکہ وہ اس کام میں خاصہ ملکہ رکھتا ہے۔
بھلا تم ہی بتاؤ کہ دوائی نے اس کی کس چیز پر اپنا عمل نہیں کیا۔
دل و دماغ اس کے جذبات سب اس کے زیر اثر تبدیل ہو چکے ہیں
پہلے بہت لشا شش رہا کرتی تھی لیکن اب دیکھو کہ کس قدر مضطرب
ہے۔ ڈرسلی نے ایک کش لگاتے ہوئے کہا۔
برٹینس ایک عجیب معاملہ ہے کہتا ہؤا اٹھا تاکہ وہ لائبریری
میں جاوے۔ لیکن سکوائر کے راستہ میں ہی الجھانے سے وہ رک
گیا اور بولا۔
برٹینس۔ مسٹر انگرم میں آپ سے یہ کہنے آیا تھا کہ مس انگرم اور
ڈرسلی کو اس چیز سے جو ہم نے آج پائی ہے بالکل بے خبر رکھنا
سکوائر۔ بہت اچھا ایسا ہی ہو گا۔
برٹینس کچھ اور کہنا ہی چاہتا تھا کہ کچھ سرسراہٹ سنائی دی
اس نے پلٹ کر دیکھا تو مس انگرم کو کھڑے پایا۔ جو اپنے باپ کو
مخاطب کر کے بولی۔
کیوں۔ مجھے کیوں اس سے لاعلم رکھتے ہو۔
کیونکہ مجھے مسٹر برٹینس کی مرضی کو ہر صورت میں پورا کرنا چاہیئے
سکوائر نے جواب دیا۔
کم از کم یہ تو بتاؤ کہ تمہیں کیا ملا ہے؟ مس نے کہا۔
میں نے تو کچھ نہیں پایا سکوائر نے جواب دیا۔
تو کیا اس نے کوئی چیز پائی ہے۔ مس نے برٹینس کی طرف جو
اس وقت کچھ فاصلہ پر چلا گیا تھا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

سکوائر- ہاں اسی نے اسے ڈھونڈھا ہے۔
"ہوں" مس انگرم نے نخوت بھرے لہجہ میں کہا۔
اب برٹینس بھی قریب آگیا اور بولا۔
برٹینس مس انگرم! تمہارے والد میرے کہنے کے برخلاف چلیں گے تو میں فوراً مقدمہ سے دست بردار ہو جاؤں گا۔
میرے خیال میں ایسا کرنا تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ کیونکہ تم کامیاب تو ہونے سے رہے۔ مس نے نفرت کے انداز سے کہا۔
- خیر دیکھا جائیگا برٹینس نے سکون کے لہجہ میں جواب دیا۔
" لاؤرا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ سکوائر نے چلّا کر کہا۔ پھر معاملہ کا رخ بدلنے کی غرض سے بولا۔
کیا تم مسٹر ڈرسلی سے ملی ہو؟
مس نہیں - کھانا کھانے کے بعد نہیں؟
سکوائر- اچھا جاؤ وہ تمہیں یاد کر رہا تھا
برٹینس- سکوائر سے مخاطب ہو کر بولا۔ وہ آپ سے بھی ملنے کا خواہشمند ہے۔ وہ دونو تو حقہ پینے کے کمرہ میں چلے گئے اور برٹینس باغ میں چلا گیا۔
باغ میں جا کر وہ ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ اس وقت اس کا دماغ خیالات کا جولا نگاہ بنا ہوا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ کیوں مس انگرم اس قدر جلدی شادی کرنا چاہتی ہے؟ کیا وہ خوف زدہ ہے؟ ہرگز نہیں تو کیا وجہ ہے کہ اس قدر بیقرار ہے۔ اس کا اسے یقین کم ہوتا جا رہا تھا۔ کہ وہ ڈرتی ہے۔ لیکن اس

کا سوائے اس کے کوئی اور جواب بھی نہ ملتا تھا کہ کیوں وہ بے قرار ہے۔ بعد غور و خوض کے وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ وہ یعنی مس انگرم ایک مصمم ارادہ رکھنے والی عورت ہے۔ چونکہ اس نے ایسا کہہ دیا ہے۔ اس لئے وہ ایسا کرنا چاہتی ہے۔ لیکن اخذ کردہ نتیجہ سراسر غلط تھا۔ وجہ کچھ اور ہی تھی۔ جو ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

پندرھواں باب

اصل قاتل

پچھلے باب کے واقعات کے دوسرے دن روئے انگرم بڑی تزک و احتشام سے سپرد خاک کیا گیا گرد و نواح کے تمام لوگ جنازہ کے ساتھ تھے بعض آدمی تو بہت ہی سویرے سے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جن میں سے ایک ٹائٹل کیمرون بھی تھا۔

وہ آتے ہی ہال میں گیا۔ جہاں اس نے مس انگرم سے جلد ہی ملاقات کی اور واپس باہر آ گیا۔

اُن کے درمیان جو گفتگو ہوئی۔ اُسے برٹنیس نے بھی سُن لیا۔ حتےٰ کہ آہستہ سے کہے گئے الفاظ "دفن کے بعد" بھی اس سے پوشیدہ نہ رہ سکے۔

ملاقات کے وقت مس انگرم اور کیمرون دونو سنجیدہ نظر آتے تھے۔ برٹنیس اپنے کمرہ میں آیا ایک چوکی پر بیٹھ گیا۔ اور دل ہی دل میں یوں کہنے لگا۔

وہ اس سے اس طرح پوشیدہ طور پر کیوں ملتی ہے۔ کیا ان کے درمیان کچھ ناجائز تعلق ہے؟ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ مس انگرم جیسی سرد مہر لڑکی اِس بوڑھے سے اس طرح پیش آئے کیا وہ کسی سازش میں شریک ہے۔ اگر ایسا ہے تو ضرور اس کی ماں کے قتل میں اس کا ہاتھ ہے۔

یہ تو ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ مسز انگرم کیمرون سے عرصہ سے واقف تھی۔ اور اس کی تصدیق وہ پنسل والی تصویر بھی کرتی ہے اس صورت میں مرحومہ کے ذریعہ مس انگرم کو سازش میں شریک کرنا اور بعد میں اُسے قتل کر دینا ایک معمولی بات ہے۔ . . . .

اس کے بعد اسے ایک اور خیال آیا . . . . ممکن ہے کہ مس انگرم سکوائر کی منکوحہ بیوی کی اولاد نہ ہو اور ڈلسی کی لڑکی ہو۔ جیسے چھوٹے سکوائر کو مدت گذر گئی اور جس کے مرنے جینے سے بھی سکوائر بے خبر ہے۔

چونکہ وہ جنازہ کے ساتھ جانا نہ چاہتا تھا۔ اس لئے ڈورہوس کی طرف ہو لیا اور کتوں کی عدم موجودگی میں اس نے مکان میں داخل ہونیکا پکا ارادہ کر رکھا تھا۔ لیکن جب وہ وہاں پہنچا تو کتوں کو موجود پایا۔ جو بھونکتے ہوئے اس کی طرف آئے۔ وہ پیچھے ہٹ گیا۔ اور نظر اٹھا کر کھڑکی کی طرف دیکھنے لگا۔ جلدی سے پردہ ہٹا اور اُسے مس انگرم کا چہرہ نظر آیا۔ جو بالکل زرد ہو رہا تھا۔ وہ کچھ کہنا چاہتی ہی تھی کہ جلدی سے پردہ گر گیا اور وہ پیچھے ہٹ گئی۔ برٹینس حیران تھا کہ کیا معاملہ ہے؟

جب وہ یہاں خوشی سے آتی ہے تو پھر اس کا چہرہ زرد کیوں ہے۔ انہیں خیالات میں جلد جلد قدم اٹھاتا ہوا ہال کی طرف واپس ہوا۔ ایک بات اس کی سمجھ میں نہ آئی۔ کہ مسز کیمرون باہر کیوں نہیں نکلتی اور اگر وہ پاگل ہے اور مس انگرم کی ہم شکل عورت اس کی بیوی ہے۔ تو وہ اُسے کیوں ایک تاریک کمرہ میں رکھتا ہے۔

وہ بہت جلد ہال پہونچ گیا۔ اس نے مس انگرم کو سیاہ لباس میں دیکھا۔ جبکہ کھڑکی والی لڑکی کے کپڑے سرخ تھے۔ یہ تو ایک ناممکن امر تھا۔ کہ مس انگرم اسقدر جلدی ہال پہنچ کر لباس بھی تبدیل کر لیتی۔ جبکہ برٹینس باوجود اس قدر تیز روی اختیار کرتے کے پہنچ ہی سکا۔ اس لئے حیران سا رہ گیا۔ اور حیرت سے مس انگرم کی طرف دیکھنے لگا۔ برٹینس کو اس قدر حیران دیکھ مس بول اٹھی۔

مس انگرم ۔ برٹنیس بات کیا ہے ؟ تم تو ایسے معلوم ہوتے ہو گویا کوئی بھوت دیکھ آئے ہو۔
برٹنیس نہیں ۔ بھوت ووت تو نہیں دیکھا۔ صرف تمہیں دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں۔
مس ۔ نہیں ۔ مجھے دیکھکر ؟ کیا تم مجھے دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے تھے
برٹنیس ۔ نہیں نہیں ۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا ۔ آج موسم بہت اچھا ہے کیا تم باہر گئیں ؟
وہ نہیں تو ۔ مس نے جواب میں کہا۔
برٹنیس تم جنازہ کے ساتھ بھی نہیں گئیں لوگ کیا کہیں گے۔
مس ۔ لوگ چاہے کچھ کہیں مجھے اُن کی چنداں پرواہ نہیں تازہ واقعات نے میری طبیعت میں کچھ ایسا انقلاب پیدا کر دیا ہے کہ میں لوگوں کے کہنے کی کچھ پرواہ نہیں کرتی۔"
اب برٹنیس نے سر جھکا دیا ۔ مس بڑھتی ہوئی اپنے کمرہ کی طرف چلی گئی ۔ اور برٹنیس اپنے کمرہ کی طرف روانہ ہو گیا۔
کمرہ میں پہنچ وہ گہری سوچ میں پڑ گیا ۔ وہ سوچتا تھا کہ معاملہ کیا ہے ۔ میں نے مس انگرم کو ڈور ہاؤس میں سرخ لباس میں دیکھا ہے ۔ لیکن یہاں اس نے سیاہ لباس زیب تن کیا ہوا ہے اس قدر جلدی تو وہ اسجگہ پہنچ بھی نہیں سکتی تو پھر لباس کیونکر تبدیل کر سکتی ضرور ہے کہ اس میں کچھ راز ہو۔

ایک دفعہ پھر اُسے سر ڈانگرم کی ناجائز بیٹی کا خیال آیا۔ جس کی پیدائش سے بھی وہ لاعلم تھا۔ خیر وہ انہیں خیالات میں محو تھا۔ کہ گھڑی کے دس بجانے نے اُسے چونکا کر دیا۔ وہ اُٹھا تاکہ ہال میں جاوے اور مس انگرم اور کیمرون کی درمیانی گفتگو سُنے۔

وہ سیڑھیوں کو عبور کر ایک چھوٹے سے کمرہ میں وارد ہوُا۔ جس کا ایک دروازہ ہال میں کھلتا تھا۔

یہاں اسے کیمرون نظر آیا۔ جو باہر کی طرف جا رہا تھا۔ اس وقت اس کے چشمے نہ تھے۔ اس لئے برٹنیس نے اُسے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے وقوعہ سے پہلے کھوج لگانے کے لئے کہا تھا۔

برٹنیس کو دیکھ اس نے سر جھکا لیا اور قریب سے گذرنے کی کوشش کی لیکن برٹنیس نے اُسے یوں مخاطب کر لیا

برٹنیس۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ مس انگرم کی شادی کب ہوگی؟

کیمرون۔ "شاید کل"۔

برٹنیس۔ میں نے بھی ایسا ہی سُنا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ڈرسلی یہ معلوم کرکے کہ وہ ڈور ہاؤس آتی جاتی ہے اس سے شادی کرنا ہرگز قبول نہ کرے گا۔

کیمرون۔ "خیر"

برٹنیس۔ کیا میں آپ سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ مس انگرم آپ کے ہاں کیوں جاتی ہے؟

ٹیمرون۔ لیکن تمہیں اس سے غرض ؟
برٹنیس ۔ کچھ نہیں ویسے ہی میری عادت ہے کہ میں بال کی کھال اتارنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں ۔
کیمرون ۔ اچھا تو پھر کرتے جاؤ۔ یہ کہہ کر کیمرون کمرہ سے باہر چلا گیا۔ اس نے اس کا پیچھا کیا لیکن وہ جلد ہی ایک گاڑی میں سوار ہو ڈورہوس کی طرف روانہ ہوگیا ۔

اس کے نوکر اچھے خاصے تربیت یافتہ تھے اس لئے برٹنیس اُسے دوبارہ دیکھ بھی نہ سکا۔ کیونکہ اس کے گاڑی میں داخل ہوتے ہی انہوں نے دروازہ بند کر دیا تھا۔
برٹینس واپس کمرہ میں آگیا۔ اور اُسے پختہ یقین ہوگیا کہ قاتل وہی ہے ۔ لیکن اس کے برخلاف کافی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ ایسی صورت میں وارنٹ حاصل کرنا ایک ناممکن سی بات تھی۔ اس لئے اس نے خاموش رہنا ہی مصلحت سمجھا۔

اب وہ قاتل سے باخبر تھا صرف وارنٹ حاصل کرنے کیلئے زبردست شہادت کی ضرورت تھی۔ جسے حاصل کرنے کے لئے اس نے سخت کوشش شروع کر دی

وہ سکوائر سے ملاقات کرنے کی غرض سے باہر نکلا اور لائبریری کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں اُسے ڈرسلی ملا جو قدرے غمگین معلوم ہوتا تھا۔ برٹنیس نے اُسے مخاطب کرکے کہا۔
برٹنیس۔ کیوں جناب کل تو شادی ہے ۔ اسوقت اسکا لہجہ مذاقیہ تھا

ڈرسلی۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میری عقل کام نہیں کرتی کچھ پہلے میں دنیا میں سب سے زیادہ خوش ہستی تھا۔ لیکن اب تو مجھے اپنی معشوقہ سے قدرے بدظنی ہو گئی ہے۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہُوا کہ میں نے اُسے نائبل کیمرون کو ایک رقعہ دیتے دیکھا ہے جس نے مجھے سخت غمگین کر دیا ہے۔

سولھواں باب

ایڈی کی امداد

بڑا عجیب معاملہ ہے۔ ایڈی کہتی ہے کہ اس کی مالکہ مس انگرم بالکل بدل گئی ہے۔ برٹینس نے تشویش کے لہجہ میں کہا۔

ڈرسلی۔ تبدیل شدہ۔ مسٹر برٹینس کیا تم بھی اُسے تبدیل شدہ کہتے ہو جبکہ میرا خیال ہے کہ موجودہ مس انگرم کوئی اور عورت ہے

برٹنیس نے دریافت کیا۔ "کیا تم اس میں ایسی کوئی تبدیلی جو ظاہر ہو دیکھتے ہو۔؟
ہاں بعض اوقات وہ بہت ہی بے صبری سی معلوم ہوتی ہے جیسے ہم اس غیر معروف دوائی کا اثر سمجھتے ہیں۔ صرف تمہارے سامنے ہی میں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ سکوائر سے تو میں نے اسکا اشارہ تک بھی نہیں کیا۔
تم مجھ پر اعتبار کر سکتے ہو۔ اچھا میں تمہیں ایک دوستانہ مشورہ دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تم کچھ عرصہ تک شادی کو ملتوی کردو۔ نا معلوم مس پیرس جاکر کیونکر خوش رہ سکتی ہے ۔۔۔
ہاں کب بند کیا جائیگا۔
ڈرسلی نے جواب دیا کہ میں اس بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ مس نے سکوائر سے اس کا ذکر تک بھی نہیں کیا۔
برٹنیس۔ مسٹر ڈرسیلی ہیں، تو یہی کہوں گا کہ تم شادی کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دو۔ تو بہتر ہے۔
ڈرسلی۔ لیکن تم ہی بتاؤ کہ میں بہانہ کیا پیش کروں میں نے اس کا ذکر پادری سے بھی کر دیا ہے۔ اور وہ تیاری میں مشغول ہے۔
برٹنیس تم اپنے گھر واپس چلے جاؤ۔ وہاں سے لکھ دینا کہ بوجہ ضروری کام کے تم وقت پر نہیں پہنچ سکتے۔
ڈرسلی۔ لیکن یہ دہوکا ہوگا۔
برٹنیس۔ میں نے اپنی رائے دیدی ہے۔ آگے تم خود مختار ہو

جو جی میں آئے سو کرو۔

اس کے بعد کچھ عرصہ تک خاموشی رہی اور برٹینس اپنے دل سے کہنے لگا۔ مسٹر ڈرسلی کو اسکا یقین ہے۔ کہ وہ عورت جس سے وہ شادی کرنے لگا ہے۔ دراصل مس انگرم نہیں تو پھر وہ کون ہے۔ ضروری ہے۔ کہ مسٹر انگرم کی ناجائز اولاد ہو۔ جسے دشمنوں نے مس انگرم اصلی کی جگہ۔ جبکہ وہ بے ہوش تھی رکھ دیا ہو۔ بہت جلد بغیر شہادت کے اسے یقین ہوگیا۔ کہ مس انگرم ڈاور ہوپن میں قید ہے۔ اور نقلی مس انگرم یا سکوائر کی ناجائز لڑکی ہال میں موجود ہے۔

ضرور ہے کہ یہی لڑکی روے کو ہال سے باہر لے گئی ہو اور پھر اسی کی مدد سے دوبارہ جبکہ وہ مردہ تھا اس کی جگہ پہنچایا گیا ہو۔

پھر اسے خیال آیا کہ کیمرون نے کئی بار مسٹر انگرم کے سامنے اس کی لڑکی کی تعریف کی تو ضرور ہے۔ کہ اس نے ایسا محض سکوائر کی زبان بندی کے لئے کیا ہو۔ اب معاملہ بالکل صاف تھا۔ اس لئے برٹینس اٹھا تاکہ جا کر گاؤں کی عدالت سے وارنٹ حاصل کرے۔ وہ اپنے کمرہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس نے وہاں سے پستول حاصل کرنا تھا۔ جب اس نے اپنا ٹرنک کھولا اور اس میں سے پستول نکالا۔ وہ اسے جیب میں رکھنے ہی کو تھا کہ اس میں سے ایک سونے کا بنا ہوا پنسل کیس گر جو بناوٹ میں ایسا ہی تھا۔ جیسا کہ سکوائر نے مرحوم کے ڈسک سے پایا تھا

لیکن اس میں مسز انگرم کی تصویر تھی۔
کچھ دیر تک تو وہ حیران رہا کہ معاملہ کیا ہے۔ لیکن اس کی پریشانی بہت جلد رفع ہو گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ ضرور یہ پنسل کیس مس انگرم کو دیا گیا ہو۔ جس نے اُسے نقلی چابی کی مدد سے اس کے بکس میں رکھدیا۔
اس نے اس پنسل کیس کو بھی بیلے کے ساتھ ہی اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اب وہ آسانی سے معاملہ سمجھ کر وارنٹ حاصل کر سکتا تھا۔
وہ سیڑھیوں سے نیچے اُترا۔ گاؤں کے افسر عدالت کی طرف جانا ہی چاہتا تھا۔ کہ اسے ایک ملازم ملا۔ جس سے اس نے دریافت کیا
برٹنیس کیا مسٹر ڈرسلی چلے گئے ہیں؟
پیادہ نے جواب دیا نہیں جناب ابھی وہ یہیں ہیں۔
عین اسی وقت مس انگرم نمودار ہوئی جسے مخاطب کرتے ہوئے برٹنیس نے کہا۔
" میں آپ ہی کے بارہ میں دریافت کر رہا تھا۔ میرا ارادہ تمہارے ساتھ سیر کو جانے کا تھا۔ . . . . ۔ لیکن نہیں میرے خیال میں تم گاڑی پر جاؤ گی۔
وہ تو خیر گذری کہ ملازم جس سے برٹنیس پہلے گفتگو کر رہا تھا۔ وقت پر اپنے کام پر چلا گیا ورنہ سارا بھانڈا پھوٹ جاتا۔ اور مسٹر برٹنیس صاحب کو شرمندہ ہونا پڑتا۔
نہیں۔ میں بھی گاڑی میں بند ہو کر جانا پسند نہیں کرتی

میں ضرور تمہارے ساتھ گاؤں تک چلو نگی۔ گاڑی آہستہ آہستہ ہمارے پیچھے چلی آئے گی۔ مس نے جوابدیا۔
یہ کہہ مس انگرم تو سیڑھیوں پر چڑھ گئی۔ لیکن اتفاقیہ طور پر ڈرسلی اس طرف آنکلا۔ اُسے برٹینس نے روک لیا اور بولا۔
خدا کے واسطے ڈرسلی! اگر تم تمام عمر خوشی سے گذارنا چاہتے ہو تو کل ہرگز ہرگز اس عورت سے شادی نہ کرنا۔
ڈرسلی نے حیرانی سے برٹینس کی طرف دیکھا اور بولا
ڈرسلی۔ ہیں! میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔ کیا تم اس پر شک
وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا۔
برٹینس۔ فی الحال میں وضاحت سے بیان نہیں کر سکتا۔ صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ تم کل اس سے شادی نہ کرو۔
ڈرسلی۔ کیا تمہیں اس پر شک ہے؟
برٹینس۔ نہیں۔
ڈرسلی اچھا جب تک میں معاملہ کو اچھی طرح نہ سمجھ لوں میں اس کے ساتھ نہ جاؤں گا۔ اور اپنے رویہ سے ثابت کر دونگا کہ ضرور دال میں کچھ کالا کالا ہے۔
برٹینس خدارا ایسا نہ کرنا۔ تم اس کے واپس آنے سے پہلے ہی چلے جاؤ۔ میں کوئی بہانہ کر دونگا۔
ڈرسلی۔ بہت اچھا تو میں جاتا ہوں۔
برٹینس۔ خدا حافظ!

ڈرسلی۔ میں ضرور وقت پر عنبر حاضر ہونے کے بارے میں خط لکھ دوں گا۔

یہ کہہ کر وہ گھر سے باہر نکلا اور گاڑی میں سوار ہوگیا۔ ساتھ ہی اس نے کوچوان کو حکم دیا۔ جلدی گھر واپس چلو۔

گاڑی روانہ ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ برٹنیس نے پاؤں کی چاپ سنی۔ پھر کر دیکھا تو اس عورت کو جو اپنے آپ کو مس انگرم کہتی تھی کھڑے پایا۔

عورت نے ایک گہری نظر سے مسٹر برٹنیس کو دیکھا۔ لیکن اس نے اپنی صورت سے کچھ ظاہر نہ ہونے دیا۔ اس نے آتے ہی مسٹر برٹنیس سے دریافت کیا۔

مس۔ مسٹر ڈرسلی کہاں چلے گئے؟

برٹنیس۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک آدمی کوئی کام کرنا بھول جاتا ہے۔ اسوقت ڈرسلی ایک ضروری کام کی وجہ سے بغیر اطلاع دیئے چلا گیا ہے۔ اور آپ کو ساتھ نہیں لے جا سکا۔

مس۔ واقعی مسٹر برٹنیس تم نے بہانہ تو خوب پیش کیا ہے

برٹنیس۔ واہ مس صاحبہ یہ بھی کوئی بہانہ ہے۔ یہ تو ایک حقیقت ہے ہاں آپ کا ہے کو ہمارا یقین کرنے لگے۔ ہم تو جھوٹے ٹھیرے

مس۔ نہیں نہیں مسٹر برٹنیس میرا یہ مطلب نہیں ہے۔

برٹنیس۔ خیر جی چاہے کچھ مطلب ہو بہرحال ہم کل ضرور مٹھائی کھائیں گے۔

مس۔ لو بھلا اس میں مٹھائی کا کیا تعلق۔ یہاں اس کا کیا تذکرہ

اور وہ مسکراتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف ہولی۔
برٹینیس خوش تھا کہ وہ مس کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا۔ کچھ دیر تک تو وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔ پھر ایڈی کے کمرہ کیطرف روانہ ہُوا۔
دروازہ پر پہنچ اس نے دستک دی اور اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی۔ جو اُسے مل گئی۔ وہ اندر داخل ہُوا اور بولا۔
برٹینیس۔ کیا تم اپنی مالکہ سے خوش ہو کیا وہ وہی ہے جو کبھی ہُوا کرتی تھی۔
ایڈی۔ نہیں جناب بالکل نہیں۔
برٹینیس۔ اچھا میں تمہاری مالکہ واپس لا دونگا لیکن تمہیں اس میں مدد کرنی ہوگی۔
ایڈی۔ جناب میں ہر طرح حاضر ہوں۔
برٹینیس بہت بہتر۔ تمہارا کام یہ ہے کہ تم مس انگرم کی نگرانی کرو۔
ایڈی اچھا حضور جہاں کہیں وہ جائیگی میں اسکا پیچھا کرونگی۔
برٹینیس۔ لیکن اس طرح کہ وہ اس سے بے خبر رہے۔ برٹینیس نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔
ایڈی۔ اگر پتہ لگ جائے تو بات ہی کیا ہوئی۔
برٹینیس۔ دیکھو اس کا تعاقب کرنا۔ چاہے ڈاور ہاؤس ہی کیوں نہ جائے۔
ایڈی جناب ایسا ہی ہو گا۔

برٹنیس۔ کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ کہاں واقعہ ہے۔
ایڈی۔ ہاں میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔
برٹنیس۔ دیکھنا کہیں ڈور ہاؤس کے ملحقہ باغ میں نہ جانا ورنہ کتے تمہیں پھاڑ ڈالیں گے۔
ایڈی۔ تم بے خطر رہو میں وہاں ہرگز نہ جاؤں گی۔
برٹنیس۔ اچھا میں اب چلتا ہوں۔ تم ابھی سے اس کام میں مشغول ہو جاؤ۔
ایڈی۔ ابھی سے؟
برٹنیس۔ ہاں اس گھڑی سے۔
ایڈی۔ بہت بہتر۔
برٹنیس۔ دیکھنا اس کام میں کوتاہی نہ کرنا۔
برٹنیس اسکو تاکید کرکے اسی وقت گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا

ستارھواں باب

فراری

برٹنیس بہت جلد گاؤں پہنچ گیا۔ یہاں اس نے حاکم عدالت کے

مکان پروستنک دی اُسے امید تھی کہ وہ بہت جلد وارنٹ حاصل کر لیگا لیکن افسوس کہ حاکم عدالت مکان پر موجود نہ تھا۔ دریافت کرنے پر اسکو ملازموں نے بتایا کہ حاکم مذکور رات کے گیارہ بجے سے پہلے کسی صورت میں بھی واپس نہیں آ سکتا۔ اس لئے برٹنیس کو اس کا انتظار کرنا پڑا۔

وہ بیکار رہنا بالکل پسند نہ کرتا تھا۔ اس لئے وہ تار گھر کی طرف روانہ ہوا وہاں سے ایک تار ہیڈ کوائر پولیس کارلسل کی طرف روانہ کیا تار کا مضمون حسب ذیل تھا۔

"تین سپاہی پستولوں سے مسلح کل صبح تک یہاں بھیجدو"

(برٹنیس از برٹلڈین)

وہ تار دے کر واپس ہوا۔ ابھی دروازہ سے باہر نکلا ہی تھا کہ اس نے ایک لڑکے سے ٹھوکر کھائی جس نے بہت بھدا سا لباس پہنا ہوا تھا۔ وہاں سے اب وہ سٹیشن کی طرف روانہ ہوا۔ تاکہ پتہ کرلے کہ کارلسل سے آخری گاڑی کس وقت سٹیشن پر پہنچتی ہے۔ سٹیشن پر پہنچ کر اس نے گاڑی کا وقت دریافت کیا۔ اور وہاں سے اس نے ایک اخبار خریدا اور اُسے پڑھتا ہوا آہستہ آہستہ واپس ہولیا۔ ابھی اسے تار گھر واپس جانا ضرور ہی تھا۔ اس نے اُدھر ہی کا رُخ کیا جب وہ اسجگہ پہنچا تو تار کا جواب آچکا تھا۔ اس کا مضمون اس کے حسب دلخواہ تھا۔

اس نے اس غرض سے کہ کوئی اور اس کے مضمون سے واقف

نہ ہو اسے اسی وقت جلا دیا۔ اور خود جلد جلد قدم اٹھاتا ہؤا واپس
ہال کی سمت ہولیا۔ وہ ڈنر کے وقت ہال میں اپہنچ گیا۔ اس نے
مسٹر انگرم اور مس انگرم کیساتھ کھانا کھایا۔ موخرالذکر بہت خوش تھی
شاید اُسے اگلے روز کے خوش کن واقعات کا خیال ہو۔ اول الذکر
قدرے غمگین تھا۔ جس کی وجہ اس نے یہ بیان کی۔ کہ اسے خدشہ
ہے۔ اور بہت سی مصیبتیں اس پر نازل ہونے والی ہیں۔

برٹنیس نے اس کے خیال کی تردید کی۔ اور بہت سی گپ شپ
کے بعد کھانا ختم ہؤا۔ اس وقت برٹنیس حسب دستور انگرم کے ساتھ
جانے کی بجائے باغ کی طرف روانہ ہؤا۔ یہاں اُسے امید تھی کہ
مس انگرم پر نظر رکھنے میں کامیاب ہو جائیگا۔

آخر جب اس نے دیکھ لیا کہ مس اپنے کمرہ میں چلی گئی ہے وہ
اپنے کمرہ کی طرف واپس ہؤا۔ یہاں اس نے اپنے پستول کو بڑی
احتیاط سے بھرا۔ اور انتظار کرنے لگا۔ حتٰے کہ ہال کا پھاٹک
بند ہو گیا۔

اب وہ اُٹھا اور دبے پاؤں سیڑھیوں سے اترنے لگا۔ جب
وہ نچلی منزل میں پہنچا تو چاروں طرف سناٹا تھا۔ اس نے احتیاطاً
اپنے اردگرد دیکھا جب کسی کو موجود نہ پایا تو اس نے ایک کھڑکی
کھولی جو باغ کی طرف کھلتی تھی۔ اسے پھاند کر اس نے اپنا بوٹ
پہنا اور بڑی تیزی سے حاکم عدالت کے مکان کی طرف روانہ
ہؤا۔

اس وقت بارہ کا عمل تھا اس نے دروازہ پر دستک دی

ایک خادمہ نے دروازہ کھولا اور بولی۔ "کون ہے؟"

"میں ہوں"۔ برٹنیس نے جواب دیا۔

خادمہ۔ "کون؟ ...... سراغرساں برٹنیس۔ آؤ ...... لیکن اس وقت ہمارے آقا نہیں مل سکتے۔ اس وقت وہ کھانا کھا رہے ہیں۔

برٹنیس۔ مجھے بہت ضروری کام ہے۔ برٹنیس نے جواب دیا۔

خادمہ۔ اچھا تو ٹھیرو۔

خادمہ واپس چلی گئی لیکن بہت جلد آکر کہنے لگی۔

اندر آجاؤ۔ ہمارے مالک آپ سے ملاقات کریں گے"۔

برٹنیس اس کے ساتھ مکان میں داخل ہوا اور ایک چھوٹے سے کمرہ سے گزر کر ایک بڑے ہال میں داخل ہوا۔ جہاں مالک مکان بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔

برٹنیس کو اس کمرہ میں پہنچا کر خادمہ چلی گئی۔ خادمہ کے جانے پر جب دروازہ بعد بند ہوگیا تو برٹنیس نے حاکم سے اپنے آنے کا مقصد کہہ سنایا۔

حاکم "خدا کا شکر ہے"۔ . . . . . تم قاتل کے گرفتار کرنے کے لئے وارنٹ چاہتے ہو۔ بہت اچھا۔ اتنا تو بتاؤ کہ وہ کون ہے"

"نائل غیشرٹ) المعروف نائیل کیمرون" برٹنیس نے جواب دیا۔

"کون ہے وہ امریکن ہے ...... مجھے اس سے سخت نفرت ہے لیکن اس قتل سے اسے کیا حاصل تھا؟ منصف نے دریافت کیا۔ ..

برٹینس - میرے پاس وارنٹ حاصل کرنے کے لئے کافی وجوہات موجود ہیں -
حاکم " میرا یہ مطلب تو نہیں کہ تمہارے پاس اس کے برخلاف کافی شہادت نہیں ہے - لیکن کیا تم اُسے آج رات گرفتار کرنا چاہتے ہو ؟ -
برٹینس " نہیں میں اُسے کل صبح ضرور گرفتار کرلونگا آج رات میرے پاس پولیس نہیں - ورنہ میں اُسے بارہ گھنٹے تک ہرگز آزاد نہ رہنے دیتا -
حاکم - اچھا تو پھر جلد ہی کیا ہے - میرے ساتھ کھانا کھاؤ - اس کے بعد معاملہ کی بات کرینگے -
برٹینس کو اسوقت ڈور ہوس جانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی - اس لئے اس نے حاکم کی دعوت کو نامنظور نہ کیا -
منصف ایک خوش طبع آدمی تھا برٹینس اس کے ساتھ خوب خوش گپی کرتا رہا - تھوڑی دیر میں کھانا ختم ہوگیا - اب برٹینس نے اصلی مقصود کی طرف اسے متوجہ کیا -
جب برٹینس نے دو ایک واقعات بیان کئے - تو اُسے یعنی منصف کو کچھ یقین سا ہوگیا - اور اس نے ایک وارنٹ نائیل کیمرون کی گرفتاری کے واسطے صادر کیا - برٹینس نے وارنٹ لیکے اسکا شکریہ ادا کیا - اور ڈور ہاؤس کی طرف پلٹا -
یہ کافی لمبا سفر تھا - لیکن شوق اور ہمت ہر ایک کام کو بہت جلد ختم کرنے میں بڑا حصہ لیتے ہیں وہ امید سے پہلے

وہاں جا دھمکا۔

چونکہ رات کا وقت تھا اس لئے جنگل میں گذرنا خطرناک معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ وہ سڑک کی راہ ہو لیا جب وہ دوڑ ہوٹل پہنچا تو اس نے یہ آزمانے کے لئے کہ کیمرون کو کچھ شک ہے یا نہیں، کچھ کھڑکا کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ کتے بھونکتے ہوئے دروازہ کی طرف آئے برٹنیس پیچھے ہٹ گیا۔ اور ایک جھاڑی میں چھپ گیا۔ عین اسوقت ایک کھڑکی کھلی کیمرون نے کتوں کو خاموش ہونے کے لئے کہا اور کھڑکی بند کر دی۔

اب برٹنیس کو یقین ہو گیا کہ کیمرون کو کسی قسم کا شک نہیں چنانچہ وہ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گیا۔ اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا یہ گھنٹے بڑی مشکل سے گذرنے اگر برٹنیس اس وقت اپنی کامیابی پر اسقدر خوش نہ ہوتا جیتنا کہ وہ تھا۔ تو اُسے وقت گذارنا مشکل ہو جاتا وقت گذرتا گیا آخر صبح ہونے کے قریب آ ئی لیکن برٹنیس نے کوئی ایسی آواز نہ سُنی جس سے پایا جائے کہ مکین کسی تیاری میں مصروف ہے۔

برٹنیس کو کیمرون کے بھاگ جانے کا بالکل کوئی شک نہ تھا اس لئے وہ بے خطر سٹیشن کی طرف روانہ ہُوا۔ راستہ میں اس نے گاؤں کے سپاہی کو اپنے ساتھ لیا۔ اور سٹیشن پر پہنچ کارلسل کی مدد کا انتظار کرنے لگا۔

جب کارلسل سے گاڑی آئی تو انہوں نے دو سپاہی اور ایک انسپکٹر کو نیچے اترتے دیکھا۔ انسپکٹر وہی تھا۔ جو تفتیش کے لئے

ایک دفعہ اس سے پہلے اس جگہ آچکا تھا اس نے آتے ہی دریافت کیا۔ کہ کیا معاملہ ہے ؟ جس کے جواب میں برٹنیس نے کہا کہ وہ تمام ماجرا سٹیشن سے باہر جا کر سنایا جاویگا

سٹیشن کے باہر جا کر برٹنیس نے تمام ماجرا کہہ سنایا! اور سپاہیوں کو اپنے پیچھے ڈور ہوس تک آنے کیلئے حکم دیکر وہ دونو روانہ ہو گئے۔ راستہ میں انسپکٹر نے پوچھا۔

انسپکٹر تو پھر قاتل سکوائر نہ تھا؟

برٹنیس۔ نہیں۔ کیا تمہیں اس پر شک تھا؟

انسپکٹر۔ ہاں میرا خیال تھا کہ قتل کی وجہ حسد تھا۔

" یہ ایک عجیب معاملہ ہے۔ برٹنیس نے کہا۔

" میں نے تو کبھی ایسا واقعہ نہیں سنا۔ انسپکٹر نے جواب دیا اور پھر اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ممکن نہیں کہ قاتل آسانی سے گرفتار ہو جائے۔

برٹنیس نے کہا میرا بھی ایسا ہی خیال ہے اسی وجہ سے میں نے تمہیں اپنے ساتھ پستول لانے کے لئے کہا تھا۔

اس کے بعد برٹنیس نے سپاہیوں کو ضروری ہدایات کیں اور پھر دوڑ کر انسپکٹر کے ساتھ جا ملا

پندرہ منٹ کی تیز روی سے وہ ڈور ہوس پہنچ گئے جب وہاں پہونچے تو دروازہ بند تھا۔ جسکو دیکھکر انسپکٹر نے کہا انہیں ضرور کچھ شبہ ہے۔ ورنہ اب تک کبھی کا دروازہ کھل گیا ہوتا۔

برٹنیس نے کہا۔ "ممکن ہے کہ وہ ابھی سو ہی رہے ہوں لیکن ہمیں ان کے بیدار ہونیکا انتظار نہ کرنا چاہیئے۔ اور ہم اس دروازہ کو توڑنے کی کوشش کریں۔ امید ہے کہ وہ ٹوٹ جائیگا۔

انہوں نے ابھی زور کرنا شروع بھی نہ کیا تھا کہ کتے بھونکتے ہوئے آئے۔ برٹنیس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ وہ دو کو سنبھالے باقی دو کو وہ خود مار لیگا۔" چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور ایک منٹ کے اندر چاروں کتے زمین پر لوٹتے ہوئے نظر آئے۔

اس اثنا میں سپاہی بھی پہونچ گئے۔ سب نے مل کر زور کیا۔ دروازہ ٹوٹ گیا۔ اور سب اندر داخل ہوئے۔ برٹنیس نے اطلاعی گھنٹی زور سے بجائی ایک نوکر نے دروازہ کھولا یہ وہی تھا جس سے برٹنیس نے تارگھر کے دروازہ پر ٹکر کھائی تھی۔ اب اسے شک پیدا ہؤا مبادا کیمروں نکل گیا ہو۔ لیکن اس نے سوال کیا۔

برٹنیس "مسٹر کیمرون کہاں ہیں؟

نوکر۔ وہ تو چلے گئے۔

"اس سے کچھ نہ ہوگا" برنٹیس نے کہا۔ اور وہ اس لڑکے کو ایک طرف ہٹا اندر داخل ہؤا۔ ایک پرانے فیشن کا ہال تھا جو سطح زمین سے قدرے نیچا تھا۔ یہاں اُس نے ایک کرخت آواز سُنی جو اُسے یہ کہہ رہی تھی۔

آواز۔ برٹنیس! اس بے جا مداخلت کے کیا معنے؟

جب اس نے پھر کر دیکھا تو مسٹر کیمرون کی منتظمہ خانہ کو کھڑے پایا۔ اس کے سوال کے جواب میں اس نے یوں کہا۔

برٹنیس۔ میرے پاس کیمرون کی گرفتاری کے وارنٹ ہے۔ اور میں اُسے پکڑنا چاہتا ہوں۔
بوڑھیا نے جواب دیا۔ تو پھر تم کو اِسے ڈھونڈنا پڑے گا۔
برٹنیس۔ کم از کم مجھے گھر تو دیکھنا ضروری ہے۔
خادمہ۔ ہاں اس میں مجھے کچھ احتراز نہیں۔
انہوں نے گھر کا کونہ کونہ دیکھا لیکن مسٹر کیمرون کو نہ پایا جب انہوں نے اصطبل دیکھا تو وہاں گھوڑے موجود نہ تھے۔ آخر وہ ہال میں آئے۔ یہاں انہوں نے ایک بوڑھیا کو بیٹھے پایا جس کی شکل نائن کیمرون سے بہت ملتی جلتی تھی۔ اِسے مخاطب کرکے برٹنیس نے کہا۔
"مسز ٹیٹز۔ مس انگرم کا کیا ہوا؟" یہ سوال اس نے اس لئے دریافت کیا کیونکہ اُسے مس انگرم ڈورہوس میں کہیں نہ ملی تھی۔
"وہ چونکی اور بولی۔
"ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ سکوائر نے تمہیں کچھ حالات گذشتہ سے آگاہ کردیا ہے"
برٹنیس۔ "ہاں ایسا ہی ہے لیکن تم یہ بتاؤ کہ مس انگرم کہاں ہے"
"ہال میں اور کہاں" مسز ٹیٹز نے مذاقیہ لہجہ میں کہا۔
برٹنیس۔ تم مذاق مت کرو۔ وہ تمہاری دوہتری ہے یاد رکھو تم ایک قتل میں شریک ہو۔ یہاں تک مجھے یقین ہے رُوئے تمہارے ہاں ہی آکر مرا۔ اور مس اس کی قاتل ہے"
مسز ٹیٹز' بہتر ہے کہ تم اسے ثابت کرو۔

برٹنیس کو یقین ہوگیا کہ وہ اور کچھ نہ بتا ئیگی - اس لئے وہ انسپکٹر کو ان سب کی نگرانی کے لئے ڈور ہوس میں چھوڑ واپس ہال میں آیا - تاکہ جاکر نقلی مس انگرم سے کچھ حالات دریافت کرے آتی دفعہ وہ انسپکٹر سے کہہ آیا - کہ اگر تمہیں مدد کی ضرورت ہو تو گھر کی چوٹی پر جو گھنٹی ہے بجا دینا - میں مدد کے لئے آجاؤنگا دیکھنا یہ لڑکا اور خادمائیں بھی کہیں جانے نہ پائیں "

" ایسی بھی کیا بات ہے وہ کہیں نہیں جائیں گی - انسپکٹر نے جواب دیا "

اٹھارہواں باب

ایڈی کی کارگذاری

برٹنیس ڈور ہاؤس سے روانہ ہو سیدھا ہال کی طرف آیا - ایک سپاہی اس کے ساتھ تھا - جسے وہ ہال کے دروازہ پر چھوڑ گیا -

ڈیوڑھی پر اُسے نوکر ملا جس نے اس سے کہا "کہ کھانا بڑے کمرہ میں چنا ہُوا ہے"۔ برٹنیس اُسے جلدی آنے کا وعدہ کر کے اپنے کمرہ کی طرف روانہ ہُوا۔ تاکہ کپڑے تبدیل کرے۔

ابھی وہ اپنے کمرہ میں داخل بھی نہ ہُوا تھا کہ اُسے ایڈی جو اپنے خیال میں مستغرق تھی اس کی طرف بڑی تیزی سے آتی ہوئی دکھائی دی۔ اس وقت وہ بہت حیران سی معلوم ہوتی تھی۔ لیکن جونہی اسکی نگاہ برٹنیس پڑی۔ اسکا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔ اور وہ بولی۔

ایڈی۔ جناب میں آپ سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔ رات کا ذکر ہے۔ میں بہت جلد اپنی خوابگاہ میں چلی گئی اور مجھے رخصت کر دیا حالانکہ پہلے وہ ایسا نہ کیا کرتی تھی۔ مجھے اس پر کچھ شک سا ہو گیا۔ اور میں ساتھ کے کمرہ میں چھپ رہی جب سب سو گئے تو میں اپنے بستر سے اٹھی۔ اور چپکے سے اپنے کمرہ سے باہر نکلی۔ اس کے پاس ایک لمپ بھی تھی۔ جس سے کبھی کبھی وہ چاروں طرف غور سے دیکھ لیتی تھی۔ لیکن میں نے ایسی چالاکی سے اسکا پیچھا کیا۔ کہ اُسے خبر تک بھی نہ ہونے دی۔ وہ نوکروں کے زینہ سے اتر کر چھوٹی ڈیوڑھی میں گئی۔ جہاں سے اس نے ایک پتھر جس میں ایک لوہے کا چھلا لگا تھا اٹھایا اور نیچے اتر گئی۔ مجھے اس کے پیچھے جانے کی جرات نہ ہوئی اس لئے میں واپس اپنے کمرہ میں آ گئی۔ اور اُس کے آنیکا انتظار کرنے لگی وہ بہت دیر باہر رہی اور تقریباً دو

دو بجے واپس آئی۔"
برٹنیس تقریباً دو گھنٹے تک وہ باہر رہی؟
ایڈی نے اثبات کے طور پر سر ہلایا۔ برٹنیس اسے یہ کہتا ہوا کہ تم ہمیں وہ راستہ بتادینا۔ دوڑتا ہوا نیچے چلا گیا وہ اس قدر تیز تھا کہ راستہ میں ملنے والے نوکر سخت حیران ہوئے۔ جلد ہی وہ سپاہی جو اس کے ساتھ ڈور ہوس سے آیا تھا مل گیا اور وہ اس کے ہمراہ سیڑھیوں کو طے کرتا ہوا ایڈی کے پاس آپہنچا اب ان کے ساتھ ایک اور نوکر بھی آملا۔
وہ سب ایڈی کو ساتھ لئے اس پوشیدہ راہ کے سرے پر آئے۔ برٹنیس نے پتھر ہٹایا ایک بڑا سا راستہ آغوش مادر کی طرح کھلا نظر آیا۔
ایڈی کو انہوں نے یہیں چھوڑا اور تینوں یعنی برٹنیس۔ سپاہی اور خادم اس میں داخل ہوئے۔
جب وہ اس سرنگ میں بہت دور نکل گئے تو انہیں ایک زنانہ آواز سنائی دی جو کہہ رہی تھی مدد! مدد!!
برٹنیس نے جواب میں کہا۔ "ہم آرہے ہیں تم بے خطر رہو" وہ بہت جلد لالٹین کی روشنی میں اس کے قریب جا پہنچے۔ عورت بالکل زرد ہو رہی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مدتوں کی بیمار ہے۔ برٹنیس نے اسے بہت جلد پہچان لیا۔ یہ لاؤرا انگرم ہی تھی۔ وہ اس کے قریب گیا اور بولا۔
"کیا تم لاؤرا انگرم ہو؟"

مس انگرم - ہاں - . . . جس قدر جلد ہو سکے مجھے میرے باپ کے پاس لے چلو -
اس کے بعد وہ فوراً ہی بے ہوش ہو گئی - بر ٹینس نے برانڈی جو خوش قسمتی سے اس کے پاس ہی تھی اسے پلائی اُسے ہوش آ گیا - اور اس نے آنکھیں کھول دیں - اور اب اس نے پھر بولنا شروع کیا -
مس انگرم - "مجھے میرے باپ کے پاس لے چلو"
بر ٹینس نے اُسے بازو کے سہارے سے اٹھایا اور لے چلا وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ مس ٹھیر گئی اور بولی -
میری کمر میں ایک مضبوط رسی بندھی ہے جو مجھے آگے نہیں جانے دیتی - میں نے اُسے کھولنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہی -
بر ٹینس نے اس رسی کو اپنے چاقو سے کاٹنا چاہا لیکن وہ کچھ نہ کر سکا آخر سپاہی نے اپنے فوجی چاقو سے جو پہلے کی نسبت مضبوط اور تیز تھا - اس رسی کو کاٹا - اور بد بخت و مصیبت زدہ مس کو رہائی دلائی -
وہ مس انگرم کی رفتار پر جو کمزور ہونے کی وجہ سے بہت سست تھی چلتے گئے - جب دروازہ پر پہونچے تو ایڈی کو کھڑے پایا جس نے اُن سے کہا - "بے خطر چلے آؤ" راستہ کھلا ہے "
وہ سب سیڑھیوں پر چڑھنے لگے بہت جلد وہ چھت پر تھے

لیڈی مس انگرم کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اور اُسے گلے لگالیا کچھ دیر تک دونوں ایک دوسری سے چمٹی رہیں پھر برٹنیس کے کہنے پر جدا ہوئیں اور لاٹبری کی سمت روانہ ہوئیں۔ برٹنیس سپاہی اور سب خادم بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب یہ دروازہ پر پہونچے تو انہوں نے سکوائر کو یہ کہتے سُنا۔" نامعلوم تمہاری طبیعت کو کیا ہوگیا ہے جو اسقدر جلد شادی کرنے پر زور دے رہی ہے۔ وہ کچھ جواب دیا ہی چاہتی تھی کہ مس برٹنیس کے بازو پر جھکی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اور بولی میں لاؤرا انگرم ہوں"! سکوائر حیران سا رہ گیا اور بولا " تو پھر یہ کون ہے"؟۔ کچھ دیر کے بعد لیڈی اور خادم باہر چلے گئے سپاہی نے ان کا ساتھ دیا۔ اس نے اس لڑکی کی طرف جو پہلے اسی سے گفتگو میں مشغول تھی اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" میں تمہاری لڑکی ہوں اور ڈلسی کے بطن سے ہوں جسے تم نے اپنی بے رحمی سے چھوڑ دیا اور کچھ خبر نہ لی۔ میں ڈرسلی سے شادی کر لیتی لیکن اُسے کچھ شک سا ہو گیا جس سے شادی میں دیر ہوئی۔ میرے خیال میں اب بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ میں کیوں شادی کے لئے بیقرار تھی

" میری ماں بچپن میں ہی دل ٹوٹ جانے سے مر گئی میری نانی نے میری پرورش کی۔ جب میری عمر سولہ سترہ سال کی ہوئی تو میری نانی نے مجھ سے اس کا تذکرہ کیا۔ پھر ہم انتقام لینے کی تجویز سوچتے رہے اسی اثنا میں میرے نانا نے

وفات پائی۔ اور تمام جائداد میرے ماموں کے ہاتھ آئی اس لئے اسے فروخت کر ڈالا اور ہم سب انگلینڈ روانہ ہوئے۔ یہاں آکر اُسے اس عورت کی تلاش ہوئی جس نے اس سے شادی کرنے کا وعدہ کیا تھا بہت جلد اُسے اس کا سراغ مل گیا وہ ایک ایکٹرس تھی اس نے اس سے ملاقات کی لیکن وہ شادی کرنے پر رضامند نہ ہوئی اسی وقت وہ تمہارے دام محبت میں گرفتار تھی۔ بعدازاں تمہاری اس سے شادی ہوگئی۔

اس کے بعد ہم ڈورہاؤس میں چلے آئے۔ یہاں میرے ماموں نے اپنی معشوقہ یا تمہاری بیوی کو قتل کیا۔ اور تمہاری لڑکی کو گرفتار کیا۔ اُس کا ارادہ اسی سے شادی کرنے کا تھا۔ اور سب مجھے ڈرسلی سے بیاہ ہنے کا۔ ساتھ ہی تمہاری جائداد پر قابض ہونا ضروری تھا جس کے لئے ہم نے روئے کو راہ سے ہٹایا۔

اگر کچھ عرصہ راز پنہاں رہتا تو میں ضرور ڈرسلی سے شادی کرلیتی اور لاؤرا میرے ماموں کی بیوی بنتی۔ چونکہ مس انگرم خوشی سے ایسا ہرگز نہ کرتی اس لئے اسے قید کردیا گیا۔

لیکن افسوس کہ مسٹر برٹینس بہت چالاک نکلا اور ہمارے منصوبے میں ناکام رہے۔"

اٹھارہواں باب ختم شد

انیسواں باب

گذشتہ کی یاد اور کفِ افسوس

سکوائر بہت غمگین نظر آتا تھا۔ شاید اُسے پیش آمدہ واقعات
ہو اس کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اور قریب تھا کہ وہ بیہوش
ئے۔ مس انگرم پر غشی طاری ہوگئی۔

سکوائر جس نے پہلے بہت سے رنج سہے تھے اس تازہ
ت سے سنبھل گیا۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب انسان پر حد سے
ہ مصیبتیں آئیں تو پھر اس کی وہ چنداں پرواہ نہیں کرتا
ہ مرزا غالب کا بھی قول ہے۔ ؎

رنج کا خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اسقدر پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں

وہ برٹنیس کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ وہ گھنٹی بجائے
ی کو بلا کر برانڈی لانے کے لئے کہے۔

بٹنیس نے گھنٹی بجائی ایک خادم داخل ہوا جس سے اس نے
"ایڈی کو کچھ تھوڑی برانڈی دے کر بھیجو۔"

خادم چلا گیا۔ اس کے فوراً ہی بعد دونوں ایڈی شراب لئے کمرہ میں داخل ہوئی۔ اور دونوں لڑکیوں کی شکل کی مشابہت دیکھ حیران سی رہ گئی۔ اور دیکھنے لگی۔ گویا اسے اپنی آنکھوں پر بھروسہ نہیں ہے۔

سکواز نے ایڈی کے ہاتھ سے شراب لی اور اس کے حلق میں ٹپکاتے ہوئے بولا۔

"او بیچاری کیسی زرد رو معلوم ہوتی ہے"

سکواز کے ان محبت آمیز لفظوں سے دوسری لڑکی جو ہال میں مس انگرم کی جگہ رہتی تھی جل گئی اور اٹھ کر باہر جانے کو تھی کہ برٹنیس نے اس کا بازو پکڑ لیا اور بولا۔ "تم کہاں جاتی ہو؟"

نقلی مس انگرم۔ "اپنی نانی کے پاس ڈرور ہوس جاتی ہوں۔ اب میرا اس جگہ کوئی کام نہیں ہے" برٹنیس نے کہا "میں تمہیں باہر ہرگز نہ جانے دونگا۔ پھر اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"کم از کم مجھے اس کا ذکر سکواز سے ضرور کر لینا چاہئیے"

یکایک سکواز نے خودبخود برٹنیس کو مخاطب کرکے کہا۔ کیا تم نے سنا ہے۔ کہ وہ نائل کیمرون کے بارے میں کیا کہتی ہے

برٹنیس نے جواب دیا میں اس سے پہلے سے واقف ہوں لیکن افسوس وہ ہاتھ سے نکل گیا۔ میں صبح اسے گرفتار کرنے گیا تھا۔ لیکن میں نے اسے کہیں نہ پایا۔ ناچار واپس چلا آیا۔

اس کے بعد برٹنیس نے ایڈی کو لڑکی کی نگرانی پر چھوڑا اور

ایک اور خادم کو حکم دیا کہ وہ جا کر لاؤرا کے واسطے ہیٹ اور کوٹ لے آوے۔ کچھ عرصہ بعد وہ آگیا برٹنیس نے ایڈی کی مدد سے لڑکی کو کپڑے پہنلئے۔ اور سکوائر سے یوں مخاطب ہؤا۔ "میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن میری خواہش ہے کہ اِسے اسا بیلا (لڑکی کا نام جومس انگرم کی جگہ ہال میں رہی یا سکوائر کی ناجائز لڑکی) نہ سُن سکے۔

"تو پھر اُسے جانے دیں"، سکوائر نے کہا۔

"نہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو وہ ایک چالاک لڑکی ہے ممکن ہے کہ بھاگنے کی کوشش کرے۔

سکوائر۔ تو پھر کیا کرنا چاہیئے؟

"بہتر ہو کہ سپاہی جا کر اُسے ہال سے دُور ہوس چھوڑ آئے" برٹنیس نے کہا۔ سکوائر کا منہ غصہ سے سرخ ہوگیا لیکن وہ خاموش رہا اور سپاہی اس کے ساتھ روانہ ہؤا وہ اُسے دو گز کی دوری سے دیکھتا رہا اور اُسے کسی طرف نہ جانے دیا۔

برٹنیس اور سکوائر ان کے پیچھے آہستہ آہستہ باتیں کرتے روانہ ہوئے۔ راہ میں برٹنیس نے تمام و کمال ماجرا کہہ سنایا۔ اور بتایا کہ کیونکر وہ یعنی قاتل بچ کر نکل گیا۔

سکوائر بولا۔" امید ہے کہ اب بھی ہم اُسے گرفتار کرسکیں گے"۔

پھر اس نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا " لیکن میں نہیں چاہتا کہ مسز میشز اور اسا بیلا گرفتار ہوں"۔

برٹنیس نے اپنی بھی رائے دی اور کہا کہ میں اسے بچانے کی کوشش

کرونگا۔ اس اثنا میں وہ ہال سے ڈور ہوس پہنچ گئے۔ اور دروازہ کھول اندر داخل ہوئے۔ یہاں انہیں انسپکٹر ملا جس نے بتایا کہ مسز نیپئر کھانا کھانے کے کمرہ میں ہیں۔ وہ اسی طرف روانہ ہوئے۔ جب وہ کمرہ میں داخل ہوئے۔ تو مسز نیپئر کھانا ختم کر چکی تھی اور ایک کھڑکی کے قریب ایک کرسی پر بیٹھی تھی۔ ان کے آتے ہی اس نے منہ پھیر لیا اور بولی۔ "ہم بڑی مدت کے بعد ملے ہیں۔ سکوائر کا چہرہ شرم سے پانی پانی ہو گیا۔ اور اس نے سر جھکا لیا۔ مسز نیپئر نے زیادہ تنگ کرنے کی غرض سے پھر کہا۔ " بہت مدت کے بعد" پھر وہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتی ہوئی بولی۔ " جب میں نے تمہیں آخری مرتبہ دیکھا تھا تو میں تمہیں بہت نیک سمجھتی تھی لیکن بہت جلد میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ تم ایک پاجی اور وعدہ خلاف ثابت ہوئے ہو۔ تم نے میری لڑکی پر . . . . اکلوتی لڑکی پر ظلم کیا۔ اور سخت ظلم کیا تمہیں شرم چاہیئے۔ بڑا افسوس ہے۔ کہ جب سے تم امریکہ سے واپس آئے تم نے اس بیچاری کو خط تک بھی نہ لکھا۔ اور نہ ہی ایک پیسہ تک اس کے خرچ کے لئے روانہ کیا باوجودیکہ تم جانتے تھے۔ کہ وہ ایک غریب لڑکی ہے۔ خیر۔ جب یہ لڑکی اسابیلا پیدا ہوئی تو وہ بیچاری مر گئی۔ اس کا دل غصہ سے ٹوٹ چکا تھا۔ افسوس . . . . . .

اور وہ رو پڑی اور اس کے بعد پھر بولی۔ اس وقت میں نے عہد کیا کہ میں انتقام ضرور لونگی۔ کچھ عرصہ تک تو مجھے کوئی اچھا موقعہ ہاتھ نہ آیا۔ میرا خیال تھا کہ شاید میرا عہد پورا نہ ہو۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس نے سامان پیدا کر دیئے۔ اور میں نے موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا

ہم نے تمہاری بیوی کو قتل کیا اور پھر اسابیلا کو تمہاری اس لڑکی کی جگہ جس کا تمہیں بہت فخر ہے ڈال دیا۔ ہم تمہارے لڑکے کو اٹھا لائے میرا ارادہ تھا۔ کہ اُسے ایسی پٹی پڑھائیں کہ وہ تم سے نفرت کرنے لگے افسوس کہ اُسے سردی ہو گئی۔ جس سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ میں نے اسے بچانے کی بہت کوشش کی لیکن اجل کو کون روک سکتا ہے وہ مر گیا۔ میرا ارادہ تمہاری لڑکی لاؤرا کی اپنے نیک بچے سے شادی کرنے کا تھا۔" پھر اس نے برٹینس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا لیکن یہ حد سے چالاک نکلا اور میرا منصوبہ پورا نہ ہو سکا۔

اس وقت تک سکوائر خاموش تھا لیکن اب اسکی قوت برداشت نے اسے جواب دے دیا اور وہ بولا۔" بس بس اب کافی ہو چکی اب تم مجھے زیادہ نہ جلاؤ۔ میں اب اور برداشت نہیں کر سکتا۔"

اس کے بعد ایک منٹ تک وقفہ رہا پھر وہ بولا۔" افسوس ہے کہ میں نے وہ گناہ کیا جس کے لئے مجھے تمام عمر نادم رہنا پڑا۔ لیکن تم نے ایک زبردست جرم میں حصہ لیا ہے۔ خیر میں معاف کرتا ہوں۔ امید ہے کہ مسٹر برٹینس اصلی قاتل کا ضرور کھوج لگا لیگا اور وہ اپنی سزا پائیگا۔ لیکن اب تم مجھے زیادہ تنگ نہ کرو۔

بوڑھی بولی۔" کیوں۔ تم نے ایک طرح سے میری بچی کی جان لی اب تم میرے پاس ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں معاف کر دوں۔

سکوائر نے کہا۔ میں اپنے کئے پر بہت نادم و پشیمان ہوں اب چونکہ میں تمہیں گرفتار کرانا نہیں چاہتا اس لئے ضروری ہے کہ

کہ تم یہاں سے چلی جاؤ۔ اور سرِدست راہ کے خرچ کیلئے تم یہ روپیہ لے سکتی ہو (سکوائر نے پچاس پونڈ بڑھاتے ہوئے کہا) اور میں تاحیات پانچ سو پونڈ سالانہ وظیفہ دونگا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم یہاں سے سو میل کے اندر نہ رہو"

بوڑھی نے روپیہ لینے سے انکار کیا۔ لیکن مس انگرم یعنی اسابیلا بولی۔

"گو ہمیں اس سے سخت نفرت ہے تاہم ہمیں روپیہ سے انکار نہ کرنا چاہیئے۔ یہ کوئی احسان تھوڑا ہی ہے۔ یہ تو میرا حق ہے۔ اور مجھے اسے حاصل کرنے سے انکار نہ کرنا چاہیئے۔

بوڑھی نے روپیہ لے لیا لیکن کوئی شکریہ ادا نہ کیا۔

پھر سکوائر نے برٹنیس کو مخاطب کیا اور بولا۔

"اب فیصلہ ہو چکا ہے اس لئے انہیں یہاں سے چلے جانا چاہیئے"

برٹنیس نے جواب دیا "یہ تو سب ٹھیک ہے لیکن پہلے ہمیں انسپکٹر کو راہ سے دور کرنا چاہیئے۔ اس نے کچھ تار مختلف پولیس سٹیشنوں کی طرف لکھے۔ یہ سب مسٹر ٹمبرون کی گرفتاری کے تھے۔ اس طرح سے انسپکٹر کو رخصت کر اس نے سپاہیوں کو مکان میں سرنگ تلاش کرنے کے لئے روانہ کیا جب وہ بھی ٹل گئے تو گاڑی منگا کر منیٹر اور اسابیلا کو رخصت کیا تاکہ وہ وقت پر گاڑی میں سوار ہو سکیں۔

انہیں گئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ سپاہی آئے اور انہوں نے کہا کہ سرنگ کی راہ مل گئی۔

برٹیلس نے کہا۔ "بہت اچھا" پھر وہ بولا۔ "میں ہال کی طرف جاتا ہوں۔ تاکہ دریافت کروں کہ اس سرنگ کا کیا کرنا چاہیئے۔

اگر میری غیر حاضری میں انسپکٹر صاحب آ جائیں تو انہیں کہہ دینا کہ مسز نیشز اور اسابیلا کے خلاف کوئی ثبوت نہیں اور نہ ہی انہوں نے جرم میں کوئی حصہ لیا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ اور وہ یہاں سے چلی گئی ہیں۔ یہ کہہ کر وہ گھر سے باہر چلا گیا سکواٹر اس کے ساتھ تھا۔

وہ بہت جلد ہال پہنچ گئے یہاں آ انہوں نے دریافت کیا۔ "مس انگرم کہاں ہے؟"

ایک نوکر نے جواب دیا۔

"جناب وہ ہال میں نہیں"۔

یہ دونو اسی طرف روانہ ہوئے۔ جب کمرہ میں داخل ہوئے۔ تو مسٹر ڈرسلی کو بھی موجود پایا۔ اس وقت سکواٹر کا چہرہ بہت غمگین معلوم ہوتا تھا۔

ان کے آتے ہی ڈرسلی نے کہا۔

"مسٹر برٹیلس میں تمہارا شکریہ کیونکر ادا کروں صرف تمہاری مدد سے میں اپنی معشوقہ سے ملا۔ ورنہ میری شادی

کبھی کی اس شریر لڑکی سے ہو گئی ہوتی۔"
سکواٹر نے کہا۔ "چُپ چُپ اس معاملہ کو جانے دو۔"
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اس لڑکی کے جرم کا خود ہی ذمہ وار ہے۔
برٹنیس نے دریافت کیا۔ "تمہیں یہ تمام حال کیوں کر معلوم ہُوا؟"
اس نے جواب دیا۔ "مجھے کسی نے اس معاملہ سے آگاہ نہیں کیا۔ لیکن میں خود بخود اس طرف کھچا چلا آیا ہوں۔ نامعلوم کونسی طاقت کے زیر اثر یہاں آیا ہوں لیکن جب سے یہاں آیا اور اپنی معشوقہ کو دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ ہم سب دھوکے میں رہے۔

انیسواں باب ختم شُد
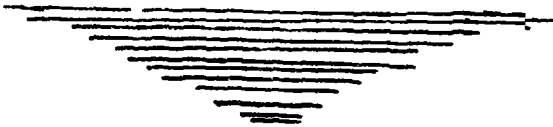
بیسواں باب

لاورا انگرم کی سرگذشت

بھائی ان کی مشابہت لاثانی تھی۔ میں تو اُسے ہرگز پہچان نہ سکا۔ مجھے تو فرق صرف اس وقت معلوم ہُوا جب وہ ایک دوسرے کے سامنے ہوئیں۔ برٹنیس نے کہا۔"

ڈرسلی بولا "معاف کرنا۔ میں تو ایسا ہرگز خیال نہیں کرتا اس کے رنگ وغیرہ میں فرق تھا اور اس کی عادات تو بالکل جداگانہ تھیں۔ لیکن ہم اُسے اس استعمال شدہ دوائی کا اثر سمجھتے رہے۔"

پھر برٹنیس نے دریافت کیا "کیا مس اپنی سرگذشت بیان کر چکی ہے؟"

ڈرسلی نے جواب دیا "نہیں۔"

سکوائر بولا بہر صورت ہمیں معلوم کر لینا چاہیئے کہ اس پر کیا گذری؟

برٹینس کہنے لگا "اس کا ذکر پھر چھیڑنا پہلے یہ بتاؤ کہ اس سرنگ کا کیا کیا چاہیئے ؟"
سکوائر نے جواب دیا "اُسے بند کرنا ہی بہتر ہے۔
اس کے بعد برٹینس نے ایک رقعہ انسپکٹر کی طرف تحریر کیا جس میں مرقوم تھا کہ وہ اگلے دن تک بمعہ ایک سپاہی کے ضرور ڈورہاوس میں رہے یہ رقعہ اس نے ایک سپاہی کے ہاتھ ڈورہاوس میں روانہ کیا۔ اس کے جانے کے بعد سکوائر نے سائیس کو بلایا تاکہ وہ شہر جاکر چند معماروں کو بلا لائے۔ وہ گیا اور کچھ دیر کے بعد چند ایک کو ساتھ لے واپس آیا ان سے یہ فیصلہ ٹھیرا کہ وہ دوسرے دن آکر صبح ہی سے اپنا کام شروع کردیں۔
چونکہ راستہ کے ویران سرے کو خالی چھوڑنا غلطی تھا مبادا مسٹر کیمرون اسی میں ہو۔ اور وہ بچ کر نکل جائے۔ اس لئے یہاں بھی برٹینس نے ایک سپاہی تعینات کر دیا۔
اس کے بعد وہ اس کمرہ میں آیا جہاں مس انگرم اور ڈرسلی بیٹھے تھے۔ کچھ دیر کے بعد مسٹر انگرم بھی آ گیا۔ اب مس نے اپنی رام کہانی اس طرح بیان کرنی شروع کی۔
"جس رات ناچ تھا اس روز صبح کے وقت مجھے ایک خط ملا جس کا مضمون حسب ذیل تھا۔
"مس انگرم۔ دیکھو تمہاری ماں آج رات اپنے پیارے دوست سے ملے گی۔ جائے ملاقات گرمیوں کی

رہائش والا مکان ہے۔ اگر تم تماشہ دیکھنا چاہتی ہو تو اس جگہ فلاں وقت چلی آؤ"۔

وقت تو مجھے یاد نہیں رہا لیکن اتنا ضرور خیال پڑتا ہے کہ وہ خط کشیدہ تھا۔ خیر۔ میں وقت پر اس طرف روانہ ہوئی میرا ارادہ وہاں جاکر تمام حالات سے آگاہ ہو کر اپنے والد سے اس کا ذکر کرنے کا تھا۔

جب میں درختوں کی آڑ میں اس طرف جس کا ذکر خط میں تھا جا رہی تھی تو مجھے میری ماں دکھائی دی جو جلد جلد قدم اٹھائے نشیب و فراز کو طے کر رہی تھی

اس کے پیچھے فاصلہ پر مجھے کیمرون دکھائی دیا جو ایک عجیب انداز سے چل رہا تھا۔ اس کی طرز رفتار گو تیز تھی لیکن پاؤں کی چاپ بالکل سنائی نہ دیتی تھی۔ میری ماں ایک جگہ اپنے گاؤن کی شکن کو درست کرنے کے لئے ٹھہر گئی۔ اس وقت مسٹر کیمرون نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک پستول نکالا۔ میں اس کی طرف متوجہ ہوئی کہ دیکھئے کیا کرتا ہے۔ اس نے ایک تیز سی نشتر میرے بازو میں چبھو دی۔ میں گر گئی۔ پھر میں نے اپنے اوپر ایک سیاہ چہرہ جھکا ہوا دیکھا اس کے بعد میں بے ہوش ہو گئی۔ اس عالم میں میں نے پستول چلنے کی آواز سنی۔ پھر مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی مجھے اٹھائے لئے جاتا ہے۔ اس کے بعد کا مجھے کچھ علم نہیں۔ حتیٰ کہ میری آنکھ صبح کے وقت ڈوزہوس

کے ایک کمرہ میں کھلی میں نے ایک بوڑھی عورت کو اپنے قریب کھڑے پایا میں نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کیوں مجھے ڈور ہوس کے ایک کمرہ میں لے آئے ہیں؟ اور میں اس قدر نحیف کیوں ہوں؟

وہ ہنسی اور بولی۔ "کیا تم اس جگہ کو پہچان گئی ہو؟" میں نے اثبات میں جواب دیا جس پر وہ بولی۔

"ہوں"۔ تم بہت چالاک ہو۔ خیر۔

اچھا تم اپنے آپ کو کمزور خیال کرتی ہو۔ ایسے خیال کو دل میں ہرگز جگہ نہ دو۔

پھر وہ ایک چائے کا پیالہ لائی اور بولی۔

"لو تم اسے پی لو۔ امید ہے کہ تمام نقاہت دور ہو جائیگی"

میں نے چائے پی لی۔ مجھے اس میں برانڈی کی بو آتی تھی۔ اس کے بعد میں فوراً ہی سو گئی۔ اور بہت دن چڑھے اٹھی اس وقت بھی میں نے اسی عورت کو اپنے قریب بیٹھے پایا۔ میرے بیدار ہوتے ہی اس نے گھنٹی بجائی۔ کچھ دیر کے بعد ایک خادمہ کمرہ میں داخل ہوئی۔ اس کے پاس کچھ کھانے کا سامان تھا۔ بھوک تو مجھے لگی تھی ہی۔ میں نے خوب کھایا۔ جب اس سے فراغت پائی۔ تو میں نے پھر اپنا سوال دوہرایا کہ مجھے جنگل سے یہاں کیوں لائے ہیں؟ وہ عورت مسکرائی اور بولی۔

اچھا بیان کرو۔ تمہیں کیا کچھ یاد ہے" میں نے اپنی یادداشت

پر زور دیا۔ اور جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا۔ وہ بولی۔ " تو تم اس خط کے زیر اثر آئی ہو۔ اس کا مجھے پہلے ہی سے علم ہے وہ خط میرے لڑکے ہی نے روانہ کیا تھا۔ اور وہ کوئی کام بغیر میری صلاح کے نہیں کرتا۔ وہ خط صرف تمہیں جنگل میں بلانے کے لئے تحریر کیا تھا۔ یہاں میرے نوکر نے تمہیں زہر سے بے ہوش کیا پھر ہم تمہیں یہاں اٹھا لائے۔ اس جگہ سے تم اسوقت باہر نہیں جا سکتی جب تک تم میرے بیٹے کی بہو بننا قبول نہ کرو۔ تمہاری جگہ ہم سکوائر کی ناجائز لڑکی چھوڑ آئے جو بالکل تمہاری ہی ہم شکل ہے۔ اور کوئی شخص تم دونو میں تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ بہت جلد تمہارے عاشق ڈرسلی سے شادی کرلے گی۔

برٹنیس نے کہا: " کیا تم نے نابیل کیمرون کے ہاتھ پستول کے ہونے اور پھر اس کے چلنے کی آواز سننے کا ذکر کیا ؟

لاورا: ہاں لیکن وہ ہنسی اور بولی۔ " یہ تمام تمہارے خیالات کو منقسم کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔

میں چپ ہو رہی میرا خیال تھا کہ ضرور تم میرا کھوج نکالو گے۔ لیکن یہ خوش کن خیال بھی ایک موہوم ثابت ہوا۔ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ اساسیلا میری جگہ ہال میں پہنچ گئی ہے۔ تو میری تمام امیدیں خاک میں مل گئیں۔

اس کے ایک یا دو روز بعد میں کھڑکی میں گئی اور پردہ اٹھایا تو تمہیں کھڑا پایا۔ میں تمہیں آواز دینے کو تھی کہ مجھے

زبردستی پیچھے ہٹا دیا گیا۔ اس دن سے میری خوب نگرانی
ہوتی رہی۔ مسز نیٹر ہر وقت میرے پاس موجود رہتی تھی
اور مسٹر نائیل نیٹر جسے تم نائیل کیمرون کے نام سے جانتے
ہو دن میں ایک مرتبہ مجھ سے ملاقات کرتا۔ لیکن مجھے اس
کی صحبت کبھی خوش نہ آئی۔ وہ مجھے دھمکیاں دیتا۔
التجائیں کرتا۔ کہ میں اس سے شادی کر لوں۔ لیکن میں
نے اُسے منظور نہ کیا۔ جب سے وہ کچھ غمزدہ سا رہنے لگا
لیکن میں نے اس کی چنداں پرواہ نہ کی۔

جس روز میں نے تمہیں دیکھا۔ اس سے اگلے دن کا ذکر
ہے۔ کہ مجھے ایک بچہ کا رونا سنائی دیا۔ میں نے اس کا
احوال مسز نیٹر سے دریافت کیا جس نے مجھے بتایا کہ وہ
میرا بھائی رو رہا تھا۔

میں نے پوچھا کہ تم اُسے یہاں کیوں لائی ہو۔ وہ بولی۔
ہم اُسے تیرے باپ سے متنفر کرنے کے لئے لائے لیکن
افسوس کہ وہ بچتا نظر نہیں آتا۔ اسے سردی ہو گئی ہے۔
میں نے بہت افسوس کیا اور کہا۔ کہ تمہیں ایسا نہ کرنا چاہیئے
تھا وہ بولی۔ "تمہیں معلوم ہے کہ یہ انتقام ہے" میں نے
کہا۔ "ہاں"۔ وہ بولی۔ "تو بس پھر چپ رہو۔"

اگلے دن مجھے اس نے اطلاع دی کہ بچہ فوت ہو گیا
ہے۔ میں نے پوچھا اب تم کیا کرنا چاہتی ہو۔ اس وقت
مجھے کمال رنج تھا لیکن چپ رہی۔ اس نے جواب دیا۔

اب ہم اُسے واپس تمہارے باپ کے ہاں پہنچا دیں گے میں نے سوال کیا "کیونکر" اس نے کہا۔ آدھی رات کے وقت وہ تمہارے باپ کے ہاں ہو گا۔ میں خاموش ہو رہی۔

دوسرے دن اس نے مجھے اطلاع دی کہ بچہ ہال میں پہنچ گیا ہے اور برٹینس نے لاکھ سر ٹپکا ہے۔ لیکن معلوم نہیں کر سکا کہ بچہ کیونکر واپس آیا۔

پھر آج صبح کا واقعہ ہے کہ گھر میں غیر معمولی شور ہوا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کہیں جانا چاہتے ہیں۔ میں نے گھوڑوں کے سموں کی بھی آواز سُنی۔ جس نے میرے خیال کی تصدیق کی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد دو عورتیں آئیں۔ جو مجھے زبردستی اس غار میں بند کر آئیں جہاں سے مسٹر برٹینس تم نے مجھے رہائی دلائی۔

میں اس غار میں بہت تنگ آئی۔ بہت چیخی چلائی۔ لیکن کوئی میری مدد کو نہ آیا۔ آخر مسٹر برٹینس صرف تم نے مدد دی۔ اگر میں پھر اور وہاں رہتی تو یقیناً پاگل ہو جاتی۔

"برٹینس میں تمہاری بے حد مشکور ہوں"!

اب برٹینس بولا "کیا تمہیں معلوم ہو گیا تھا۔ کہ مسز انگرم قتل ہو گئی ہے؟"

"ہاں اور مجھے اسکا یقین ہے۔ کہ قاتل مسٹر کیمرون کے سوائے

کوئی نہیں۔

"کیا تم قسمیہ کہہ سکتی ہو کہ تم نے کیمرون کے ہاتھ میں پستول دیکھا؟" برٹینس نے سوال کیا۔

"ہاں مجھے اس کا یقین ہے۔ کہ میں نے پستول اُس کے ہاتھ میں دیکھا۔"

"تو بس پھر وہی قاتل ہے۔" برٹینس نے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہا۔

اس وقت ایک پیادہ داخل ہُوا اور یوں کہنے لگا۔

"جناب معمار حاضر ہے۔"

سکوائر نے جواب دیا۔ "بہت بہتر" پھر وہ باہر گیا۔ اور اس سے فیصلہ کر آیا کہ اگلے دن صبح سے ہی وہ اپنا کام شروع کر دے۔

جب وہ واپس آیا تو برٹینس نے اس سے دریافت کیا "کیا تم جانتے تھے کہ ہال میں کوئی سرنگ ہے۔"

"ہاں میں نے اس کا تذکرہ اپنے باپ سے سنا تھا لیکن میں نے اس کا چنداں خیال نہ کیا تھا۔ اور مجھے علم نہ تھا کہ وہ کہاں واقعہ ہے۔"

اگلے دن سرنگ بند کر دی گئی۔ اور برٹینس اپنی کامیابی پر خوش واپس لندن روانہ ہُوا۔ گو اس خوشی میں قدرے رنج کی آمیزش تھی۔ کہ وہ قاتل کو گرفتار نہ کر سکا۔ تاہم وہ خوش تھا کہ اس نے قاتل کا سراغ لگا لیا تھا۔"

کچھ دن کے بعد مسٹر ڈرسلی کی شادی مس انگرم سے ہو
- اور وہ خوش و خرم جوڑا عرصہ تک شادمانی سے
زندگانی بسر کرتا رہا۔
سکوائر باقی عمر اپنے کئے پر کف افسوس ملتا رہا۔
مسٹر کیمرون کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے
کیونکہ اس نے زندگی کے دن پورے کر لئے۔
مسز نیٹز اور اسابیلا واپس امریکہ چلی گئیں اور سکوائر
کی پنشن پر گزارہ کرتی رہیں۔

تمام شد دلاور جاسوس

مقبول عام پریس لاہور میں باہتمام۔ ایم۔ محمد اقبال مینیجر چھپا

اس کتاب کے مطالعہ سے وہ وہ پوشیدہ راز معلوم ہوں گے جنکا آپ کبھی خیال بھی نہیں کر سکتے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ سر ورق پر زغلول پاشا کا خوبصورت فوٹو ہے قیمت صرف ۔ ۔ ۔ ۱۲/

انقلاب روس انقلاب روس کا دردناک نظارہ بالشویک حکومت کے اصول دلفریب بالشویکوں کی ابتدائی تاریخ ان کی کامیابی کا راز انکے عالمگیر اصول زار روس کے مظالم کے نقشے زار کی حکومت کا خاتمہ روسی پارلیمنٹ ڈوما کی تباہی اور دیگر سب باتیں مکمل طور پر درج ہیں یہ روس کے انقلاب کی سچی تاریخ ہے قیمت ۱۲/

سوراجیہ مہاتما گاندھی جی کی کتاب ہوم رول یعنی سوراجیہ کا اردو ترجمہ ہے اس کتاب کے مطالعہ سے سوراجیہ کی حقیقت اور ضرورت بہت اچھی طرح سے ظاہر ہو جاتی ہے کتاب کی بابت کیا لکھا جائے جس کے لکھنے والے مہاتما گاندھی جی ہیں قیمت ۴/

ولیش اپدیش یہ کتاب قومی کہانیوں کا ایک مجموعہ ہے جس کے پڑھنے سے مردہ دلوں میں بھی زندگی پیدا ہو کر قومی خدمت اور دیش سیوا کے مبارک جذبات لہریں مارنے لگتے ہیں اگر آپکی رگوں میں قومی خون موجود ہے مگر اسمیں حرکت کی ضرورت ہے تو آپ ضرور اس کتاب کا مطالعہ کریں آپکے خون کا ہر ایک ذرہ اگر حب قومی کیلئے تڑپنے نہ لگے تو ہم ذمہ وار ہیں نہایت ہی نادر اور حب الوطنی کے نشہ میں سرشار محبان وطن کے سچے اور تواریخی حالات اس کتاب میں درج ہیں آپ ضرور اسکو مطالعہ فرما کر لطف اٹھائیں اور دیش بھگت بنیں قیمت صرف ۴/

محبان وطن پنجاب میں پولیٹکل حرکت پیدا کر کے اسمیں روح پھونکنے والے سردار اجیت سنگھ جی نے اپنے ایام جلاوطنی میں اس کتاب کا مسودہ مانڈلے کے قلعہ میں تیار کیا تھا اور یہ ان کی جلاوطنی کی یادگار ہے اس کتاب میں دنیا بھر کے محبان وطن کے کارنامے انکی ملکی خدمت کی داستانیں وطن پر قربانیاں سردار صاحب نے اپنے ہی ڈھنگ پر لکھی ہیں یہ کتاب سردار صاحب کی جبری جلاوطنی کے بعد آؤٹ آف پرنٹ ہو گئی تھی اب کارپردازان ورمن اینڈ کمپنی نے اسکو پبلک کے مفاد کیخاطر نہایت احتیاط سے پھر شائع کر دیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲/

تاریخ عدم تعاون عدم تعاون سے کیا مراد ہے اور ہندوستان میں اسکا کیا اثر ہوگا۔ کیا مہاتما گاندھی سے پہلے بھی اس پر عمل کیا گیا دنیا کے دیگر ممالک میں اس سے کیا اثر ہوا۔ اسکے بعد قابل مصنف نے مصر آئرلینڈ آسٹریا۔ ہنگری۔ کوریا اور جاپان وغیرہ ممالک کے تاریخی حالات وواقعات اور وہاں کے حکام کی ناملائم کارروائیوں کا پورا پورا خاکہ کھینچ کر بتایا ہے کہ حکام سے قطع تعلق کر دینے سے ان کا کسطرح ناک میں دم کیا گیا اور وہاں مظالم کا خاتمہ ہو گیا نہایت دلچسپ تاریخی کتاب ہے قیمت صرف بارہ آنے ۔ ۔ ۔ ۱۲/

بزرگوں کی سوانحعمریاں

دیش بھگت گورو گوبند سنگھ گورو گوبند سنگھ جی کا

جو عزت اہل ہند کے دلوں میں عموماً اور ہندو جاتی
کے دلوں میں خصوصاً ہے وہ محتاج بیان نہیں گورو
جی مہاراج کو ہندو بھی ہنما سب لگ مانتے ہی ہیں مگر اس
کتاب میں بڑی معتبر اور مستند تواریخوں کے حوالجات
کی بنا پر گورو گوبند سنگھ جی کو پولٹیکل لیڈری کی پدوی
میں دکھایا گیا ہے اس سوانح عمری کے متعلق اتنا لکھ دینا
کافی ہوگا کہ اسکے لکھنے والے پنجاب کے مشہور اہل قلم
مہتہ آنند کشور جی پریزیڈنٹ کانگریس کمیٹی [illegible]
ملک بھر کے تمام اخبارات اور بڑے بڑے لیڈروں نے
اس کتاب کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے چنانچہ
جب ۱۹۱۹ء میں سکھ لیگ کا پہلا اجلاس ہوا اور
سکھ لیگ کیطرف سے مہاتما گاندھی جی کو ایڈریس
پیش کیا گیا تو سکھ لیگ کی طرف سے یہی کتاب مہاتما
گاندھی کو بطور تحفہ بھینٹ پیش کیگئی تھی کیونکہ اس
سے بہتر اور کوئی کتاب سکھوں کی تاریخ کے متعلق
واقفیت دینے والی نہ ملسکتی تھی قیمت اردو عہ
ہندی ۱۲/ اردو معمولی کاغذ عہ

شہید شہزادے

گورو گوبند سنگھ جی کے معصوم بچوں کی قربانی
کے مکمل و مفصل حالات ان کا دھرم پر ان کا
آتم بلیدان حاکم سرہند سے انکے بے دہڑک اور
دلیرانہ سوال و جواب مہتہ آنند کشور جی نے اپنے ہی
انداز سے لکھے ہیں کتاب باتصویر ہے قیمت ۱۲/

بھائی تارو سنگھ جی

شہیدوں کی روح قوم کے اندر کس طرح
کام کرتی ہے خالصہ قوم کی لاج شہید بھائی تارو سنگھ
جی کی قربانی اپنی نظیر آپ ہی ہے ان کا چرخی پر
چڑھایا جانا ظالموں کا انکے کیشوں کو کھوپڑی سے
الگ کرنیکی کوشش کرنا ایسی باتیں ہیں جو سنگ
دلوں کو بھی موم کر دیتی ہیں ہر ایک شخص کو بھائی
تارو سنگھ جی کی زندگی کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے
کتاب باتصویر ہے قیمت ... ۲/

پرتھوی راج

ہندوستان کے آخری
تاجدار مہاراجہ پرتھوی راج جی کی ہندوستان
کی آزادی قائم رکھنے کی جد و جہد میں اس قربانگاہ
کی بھینٹ ہو جانا مگر غلامی قبول نہ کرنا یہ مہاراجہ
پرتھوی راج کا ہی کام ہے ہر ایک ہندوستانی کو جو
آزادی کا خواہشمند ہے اور قومی درد دل میں رکھتا
ہے ضرور اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس کتاب
کے اخیر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کسطرح آہستہ
آہستہ غلامی کیساتھ ساتھ گرانی بھی بھارت ورش
میں ڈیرہ جماتی گئی اسوقت سے لیکر آجتک کے تمام
اشیا کے نرخ بھی درج ہیں یہ مہاراجہ پرتھوی راج کی
مکمل سوانح عمری ہے۔ قیمت ... عہ/

بھگوان تلک

ہندوستان کی آزادی کے پیغمبر تلک مہاراج
کی زندگی کے حالات اور ان کے اپدیش ان کی
گرفتاری اور مانڈلے کی جلاوطنی کی داستانیں
نہایت ہی سبق آموز اور بھارتی ویروں کے پڑھنے
کے لائق ہے۔ قیمت ... ۸/

مدن موہن مالوی

دیش سیوک پنڈت مدن موہن مالوی
کے نام سے کون ناواقف ہے ان کی ساری
زندگی قوم کیخدمت میں ہی صرف ہوئی ہے

انہوں نے آجتک دیش سیوا کے کون کونسے کام
کئے یہ سب حالات اس کتاب میں مفصل درج
ہیں کتاب قابلدید ہے قیمت - - ۸/

لالہ لاجپت رائے

لالہ لاجپت رائے جی کی مکمل سوانحعمری
سنہ ۱۹۰۶ء سے لیکر آجتک کے ان کے دیش
بھگتی کے کام امریکہ اور جاپان میں ان کی فرائض
ملکی کی انجام دہی اور دیگر سب ضروری باتیں
اس میں درج ہیں قیمت - - ۱۰/

سوانحعمری ڈاکٹر کچلو قیمت ۱۲/

گورو نانک دیو	۱۲/	مہاتما بدھ مکمل	۶/
گورو تیغ بہادر	۴/	سوامی دیانند	عہ/
رانا پرتاپ	۴/ ۱۲/	سیواجی	عہ/ ۱۲/
مہاراجہ اشوک	عہ/ ۴/	سری کرشن	عہ/
سوامی ویویکانند	۱۰/	مہاتما گاندھی	۱۰/
مہاراجہ رنجیت سنگھ	عہ/	ہری سنگھ نلوا	۸/
جمیل فتا	۴/	سوامی رامداس	۴/

بچوں کی کتابیں

اردو خط و کتابت طلباء اور
مدرسین کی خاطر یہ خط و کتابت بالکل نئے
ڈھنگ پر لکھی گئی ہے ہر ایک سکول میں خواہ
سرکاری ہو یا قومی اس کا پڑھانا طلباء کی
بہتری کا ذریعہ ہوگا - اس کتاب میں تقریباً
تمام قسم کی خط و کتابت و دیگر ضروری واقفیت
کے متعلق لکھے گئے ہیں قیمت صرف ۴/
ہنسی کا گول گپا اس میں پاکیزہ [illegible]

اخلاقی اور پُرلطف لطیفے درج ہیں لکھائی چھپائی
اور کاغذ ہر لحاظ سے کتاب عمدہ اور قابلدید
ہے سرورق آرٹ پیپر کا باتصویر ہے غرض
بچوں کے واسطے نہایت پُرمذاق کتاب ہے
قیمت صرف - - - ۱/
دیگر پُرلطف مفید کتابیں یہ ہیں :—

آنریری مجسٹریٹ	۴/	دلپذیر ناٹک	۸/
گھر کی باتیں	۸/	نصیحت آموز کہانیاں	۸/
دیش پوجا	۴/	دلچسپ کہانیاں	۸/
پھولوں کی کیاری	۵/	ہندی ڈکشنری اردو	۱/
بال پدیش گھوٹولا	-/	قاعدہ نششماہی	-/

کتب ناول و ناٹک

بنگالی جاسوس یوں تو جاسوسی ناول آپنے
سینکڑوں پڑھے ہوں گے مگر یہ عجیب و
غریب قسم کا خفیہ پولیس بنگال کے ایک کن
کا کارنامہ ہے اس کے مطالعہ سے پتہ لگ
سکتا ہے کہ جانباز بنگالی سراغرساں نے باوجود
ملازم خفیہ پولیس ہونیکے کسطرح دیش سیوا
کے مقدس فرض کو ادا کیا اور اپنے فرائض
ملکی میں بھی ویسا ہی ثابت قدم نکلا جیسا کہ
ہر ایک محب وطن کا فرض ہے - یہ اپنے طرز
کی بالکل نئی کتاب ہے جو لوگ ملازمان
پولیس کے ہتھکنڈوں سے واقف ہونا
چاہتے ہیں وہ ضرور اس کتاب کا
مطالعہ کریں - یہ نہایت دلچسپ
کتاب ہے قیمت ۸/

بندۂ بہادر

بطرز ناول مکمل جیون چرتر از بخشی گردہاری لعل پریتم ڈراماٹسٹ جس میں بندہ بہادر کی پریم بھگتی دہرم سیوا اور شہیدی کا نظارہ نہایت حسن و خوبی سے دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۱۲/

شاہی لکڑ ہارا	۱۲/	چندر ہار	۴/
شاہی ڈاکو	۸/	بھگت سورداس	
شوخی طوفاں	۸/	ناٹک	۳/
بےغیبا والزام حصہ اول	۱۰/	شریمتی سنجری	۱۰/
حصہ دوم	۴/	گلشن ہستی	۴/

ناٹک ولیم شیکسپیر

تمام علمی دنیا شیکسپیر کے نام سے اچھی طرح واقف ہے انکی تصنیفات کو جو عزت اور توقیر حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ انگریزی میں ان کی تصنیفات کو جو قدر و منزلت حاصل ہے آج تک کسی دوسرے شاعر کی تصانیف کو نصیب نہیں ہوئی۔ ان کی ایک نہایت ہی بہترین کتاب ڈرامہ موسومہ بہ

as you like

کا اردو ترجمہ ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ قیمت ۸/

فسانۂ بنگال

جس میں بنگالی کے مشہور فسانہ نویس بابو رابندر ناتھ ٹیگور پربھات کمار مکرجی مسز ڈاکٹر دت مسز ڈاین گپتا شریمتی ستیہ لیلے آٹھ نہایت بنگالی قصوں کا پُر لطف سلیس اردو ترجمہ ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۶/

دار الشفا پنجابی

حکمت یونانی کی پنجابی میں سب سے بہترین کتاب سب سے زیادہ مقبول اور پرچلت ہے یہی وجہ ہے کہ ہر گشتہ کتب فروش اسکو ردی کاغذ پر اور غلط غلط چھاپ کر فروخت کرتے رہتے ہیں ہم نے اسکو تمام مروجہ نسخوں اور پرانی نایاب کتابوں سے مقابلہ کرکے ازسر نو درست کرکے نہایت عمدہ لکھائی چھپائی کرا کر رفاہ عام کی خاطر نہایت اعلےٰ آرٹ پیپر کے بلاک کے سرورق کے ساتھ چھپوایا ہے جس سے اسکا حجم بھی بہت بڑھ گیا ہے اب عام کتابی سائز پر ۸۰ صفحہ بغیر سرورق کے صفحوں کے ہو گئے ہیں باوجود اس قدر محنت اور صرف کثیر کے قیمت بالکل بالکل معمولی رکھی ہے تاکہ ہر ایک اس سے فیضیاب ہو سکے قیمت صرف ۸/

دیگر کتب حکمت

چرک سنگھتا	۵/	علاج الغربا	۸/
واگ بھٹ	۱۸/	مخزن المفردات	۱۲/
نرگھنٹ	۸/	میزان طب	۸/
علاج الامراض	۶/	امرت ساگر	۱۲/
علاج الاطفال	۱۲/	شفاء الامراض	۱۲/
دایہ گری	۴/	طب یوسفی	۷/

متفرق کتب دھارمک ناول ناٹک وغیرہ

نام کتاب	قیمت
تلسی رامائن سٹیک اردو	للعہ
تلسی رامائن سٹیک ہندی	صہ
،، گنگاکرر	للعہ
مہابھارت افق اردو	سے
،، ہندی	سے
،، فلک	۶
لاڈرا جستھان اردو	سے
رامائن بالمیکی افق	۸
،، شوبرت لال	۸
،، رادھاشیام	للعہ ۱۲
پرتھوی راج کلاں	عہ
جنم ساکھی گورونانک	۸
دیانند پرکاش	سے
ستیارتھ پرکاش	۸
منوسمرتی	۱۰
انپشد پرکاش	۱۲
بھگتی درشن	۸
ستیہ وتی سیتا	۶
پریم ساگر	۱۲
کرم یوگ	۸

نام کتاب	قیمت
گوروگوبند سنگھ	۸
سیتا من باس	۱۰
کرشن سداماں	۶
پرہلاد بھگت	۶
راجستھان کی بیر رانیاں	عہ
ستی برتمانت	۸
سچی دیویاں	۱۲
سچی استریاں	۱۲
تواریخ گوروخالصہ مکمل ہر سہ حصہ	عہ
راج ترنگنی تاریخ کشمیر	ے
اصول سکھ گورو صاحبان	۸
رانا پرتاپ	۱۰
مہارانی جھانسی	عہ
بھیشم پتامہ	۱۲
ہنومان	عہ

کتب ہندی

نام کتاب	قیمت
ہنومان جی	۸
گیتا بھاشیہ	عہ
شکنتلا	عہ
لیشیا بجلی	۱۰
بھارتی ویرنا	۱۲
بال رامائن	۹

ناول ناٹک

نام کتاب	قیمت
بنگالی جاسوس	۶
شاہی لکڑ ہارا	عہ
خونی طوفان	عہ
نند کمار کو پھانسی	۸
چندر ہار	۶
چندر کانتا	عہ
بے عیب والزام اول	۴
،، دوم	۴
گلشن ہستی	۶
گوروبیر کرمبیر	۴
بھاگت سوداگر	۱۴

نام کتاب	قیمت
شریمتی منجری	۳
خوبصورت بلا	۳
گوپی چند	۳
نوراسلام	۴
کنک تارا	۳

گورمکھی کتب

نام کتاب	قیمت
گیتا مکمل	۱۲
سندر گٹکا	۱۲
تت نیم	۲
سچا سودا	۴
پنج گرنتھی	عہ

کتب حکمت

نام کتاب	قیمت
دارالشفاء	۸
علاج الغربا	۸
مخزن مفردات	۴
شفاء الامراض	۸
طریق الحکمت	۸
میزان طب	۶